ان الله وملئكته يصلون على النبي يا ايها الذين امنو صلو عليه وسلمو تسليما

الحمد لله الذی اذاقنا طعم الایمان فازبه المومنون ٭ وسقانا شرابا من عین یشرب بها المقربون ٭ والصلوات علی من اتنه علینا به طعمة الجنان ٭ وفرنا به بنعیم الجنة فی قرب الرحمن ٭ وآله الذین انعم الله علینا بهم بالرحمة والغفران اصحابه الذین افاضو علینا موائد الاحسان ٭ اما بعد





لقد تمت بطبع هذا الکتاب بامر المصنف

فی مطبع البرهانیه سنه ۱۳۴۹ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سید
الانبیاء والمرسلین سیما علی ولدہ الشریف غوث الاعظم
وبارک وسلم اما بعد العبد الراجی من فضل الملک المنان خادم الشرع
الشریف المدعو بہ محمد مسیح الدینخان مفتی اول عفی عنہ ابن حضرت محمد وجیہ الدین
خان علیہ الرحمۃ والغفران ناظرین کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ سب
علماء حقانیہ اور صلحا اور اکابر اولیاء خلفاً عن سلفٍ عرس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا مع اعراس بزرگان دین اولیاء اللہ کا کرتے چلے آئے
اور اکابر صلحاء اور علماء اور مشائخین جو مرجع وقت اور اہل مقدرت
تھے طعام اعراس کو تبرک جانتے چنانچہ زمانہ عنقریب مین مولانا عبد العلی
صاحب بحر العلوم ملک العلما اور شاہ عبد العزیز صاحب اور قاضی رتضا علیخان
کہ مرجع خلایق تھے اور ہر شخص انکے قول و فعل سے استدلال کرتا ہے
دعوت اعراس مین جاتے اور ہمارے شہر مین مولوی شجاع الدین صاحب
علیہ الرحمۃ اور مولوی حیدر صاحب مغفور مبرور سے آجتک تقاریب
دعوت اعراس انکے خاندان مین جاری ہے اور کبار مشائخین اس بلدہ کے

جو علم ظاہر سے قطع نظر علوم باطن مین بہرۂ تام رکھتے تھے مثل خاندان حضرت محی
سید شاہ موسیٰ قادری علیہ الرحمہ اور خاندان حضرت سید شاہ عبد القادر
قدس سرہ اور خاندان حضرت شاہ خاموش صاحب علیہ الرحمہ یہہ سب تقریب
اعراس کرتے ہین اور بڑے بڑے صلحاء اور علماء اور امرا اپنی سعادت
سمجھکر تقریب اعراس مین آتے رہے اور حضور پرنور اور ارکین
سلطنت قدیم الایام سے تقریب نیازات کرتے چلے آئے اور
اونکی دعوت مین کبار علماء اور صلحاء اور مشائخین اہل مقدرت اور غیر
اہل مقدرت سب بلا انکار و بے تامل آتے رہے ایسا ہی اس شہر مین اعلی
سے ادنی تک اور ادنی سے اعلی تک اپنی حسب مقدرت عرس شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اعراس اولیاء اللہ کا کرتا ہے اور ہر ایک
کی دعوت مین غنی غیر غنی صلحاء علماء سے بلا تامل آتے ہین خصوصاً بہ
باعث کثرت خیرات اور نیازات کے یہہ بلدہ شہرۂ آفاق ہے اور بباعث برکت
نیازات اور دعاء مسلمین کے قیام ریاست ہے حضور آصف جاہ بہادر سے
آجتک ہر کوئی رئیس اولیاء اللہ سے عقیدت تامہ رکھتے چلے آئے ہیے
اور ہر امورات سنگین و صعب مین استمداد اولیاء اللہ سے کرتے رہے
اور تائید اور استمداد اولیاء اللہ سے بڑے بڑے امور ما لاینحل حل ہوے
حضور ناصر الدولہ غفران منزل اکثر میر نواب صاحب علیہ الرحمہ سے جو سالک
و مجذوب تھے عقیدت رکھتے اور کوئی مشکل صعب در پیش ہوتی اونسے
استمداد کرتے اور تائید چاہتے بہت سے مشکلات حضرت کی تائید سے
حل ہوتے چنانچہ بعض معتبرین کے زبانی مسموع ہوا کہ ایک وقت حضور غفران
منزل کو امور ریاست مین ایک نہایت امر صعب پیش ہوا کہ اوسکا حل

نہایت دشوار معلوم ہوتا تہا حضور غفرانمنزل نے کسی اپنے عمایدکے
ہمراہ ایک کشتی دیکر حضرت میر نوابصاحب علیہ الرحمہ کے نزدیک
بہیجے اوس کشتی مین غفرانمنزل نے اپنی دستار سرکی بندہی ہوی تہی
اور شمشیر دہوپ رکہی ہوی تہی اور جو شخص کہ اونکو کشتی کے ہمراہ کرتے
تہے تخلیہ مین بلاکے کہ کسیکو اس سے اطلاع ہووے اور خفیہ اونکو
فرماے کہ تم اس کشتی کو حضرت میر نوابصاحب قبلہ کے روبرو رکہکر دست
بستہ میری طرف سے عرض کرو کہ حضرت یہہ عزت اور ریاست آپکی ہی عنایت
فرمائی ہوی ہے موافق ارشاد بندگانعالی غفرانمنزل کے انہون نے
وہ کشتی ہمراہ لیکر میر نوابصاحب علیہ الرحمہ کے پاس چلے جبکہ
حضرت میر نوابصاحب کے پاس وہ کشتی لیکر پہنچے اونہون نے ابہی
کچہہ پیام بندگانعالی کا ہنوز میر نوابصاحب کو پہنچایے نہین تہے کہ حضرت
دور سے جب وہ کشتی کو دیکہے خود بخود فرماے کہ وہ کشتی کو سامنے
لاو اسواسطے کہ اوسمین ناصرالدولہ نے اپنی دہوپ اور دستار رکہکر
ہمارے پاس بہیجے ہین اور ہمارے پاس یہہ پیام کئے ہین پہر وہ کشتی
کشادہ ہوکر حضرت کے روبرو رکہے گئے حضرت شمشیر دہوپ پر اور دستار
پر اپنا ہات پہیرکر فرماے کہ جا کہو تیری ریاست تجہے مبارک ہے پہر
وہ کشتی بندگانعالی غفرانمنزل کے نزدیک آئی اور یہ ارشاد حضرت
کا بندگانعالی نے سنے نہایت خوش ہوکر وہ دستار اپنے
سرپر رکہے اور دہوپ اپنے ہات مین لئے پس جو امر صعب کہ
درپیش تہا مثل کافور کان لم یکن تہا اور ایک وقت بندگانعالی
غفرانمنزل کو کوئی ایک اور امر صعب پیش ہوا بندگانعالی نے

سواری کا حکم دئے اور درگاہ مین حضرت سید احمد پیادہ جو قریب آصف نگر
کے ہے تشریف لا کر حضرت کی زیارت گئے اور حضرت سے استمداد اپنے
امور مین کئے اوسیوقت ایک پہول حضرت کی مزار شریف سے ردیر حضور
غفرانمنزل کے آگرا حضور کے قلب پر حضرت کے جانب سے کیا تسکین اور کیا
اشارہ پایا گیا واللہ اعلم حضور نے اوس پہول کو اوٹھا کر اپنی دستار پر رکہے اور فرمایا
کہ حضرت کی عنایت میرے حال پر ہوگئی اور بہت خوشحال ہوکر ویسا ہی پہول رکہا
ہوا دستار مین مراجعت فرمائے اور دیوڑہی مین داخل ہوے اور حصول
مقصود بندگان عالی کا ہوا حضور غفران منزل نے بہت سے اعراس
اولیاء اللہ کے جاری فرمائے چنانچہ حضرت سید احمد پیادہ اور حضرت
شاہ یوسف صاحب شریف صاحب علیہم الرحمۃ والرضوان و راجا لال شاہ صاحب اور
حضرت احمد علی شاہ دولہ قدس سرہما کا عرس جاری کیا ہوا حضور غفرانمنزل
کا ہے اور حضور مغفرت مکان افضل الدولہ مرحوم و مغفور عقیدت اولیاء اللہ
مین مشہور خاندان آصفیہ نے مرام مین جو بات مشکل اور صعب درپیش
ہوتی نیازات اولیاء اللہ کے کرتے اور بہ تائید اولیاء اللہ کے وہ
امور صعب آسانی سے مبدل ہوتے چونکہ اعراس اولیاء اللہ باعث خوشنودی
اور تائیدات ارواح طیبہ اولیاء اللہ ہے اور ایک توجہ سے اولیاء اللہ کے
وہ بلند کار ہوتا ہے جو ہماری سو برس کی عبادت خالص سے نہو سکے جیسا کہ
مولانا روم مثنوی شریف مین فرماتے ہین ؎ یک زمانہ صحبتے با اولیا ؛ بہتر از صد
سالہ طاعت بے ریا ؛ ہر کہ خواہد ہمنشینی با خدا ؛ گو نشیند در حضور اولیا ؛ پس
بنظر خیر خواہی سالکین کے یہہ رسالہ فضایل عرس مین لکہا گیا اور نام
اس رسالہ کا مسیح الانتقام فی فضایل عرس سید الانام و اولیاء اللہ الکرام رکہا گیا

اور رسالہ کو تین فصل پر اور ایک خاتمہ پر مرتب کیا گیا فصل اول بیان مین
فضائل مولود شریف اور اعراس انحضرت اور اولیاء اللہ مین فصل دوم بیان
وجہ تعین اعراس مین فصل سوم بیان مین فواید مولود اور اعراس کے خاتمہ
درباب اصل مذہب و ثابت اور ذکر علامات وہابیونکے بطور اختصار فصل اول
ذکر فضائل اعراس سید الانام و اولیاء اللہ الکرام صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ
و اولیاء اللہ صلواۃ دائمۃ متکررۃ ماتکررت الدہور والایام بسم اللہ
الرحمن الرحیم ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یاایہا الذین
امنو صلو علیہ وسلمو تسلیما حق تعالی اس آیہ کریمہ مین اظہار شان
اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا فرماتا ہے کہ ارشاد الہی
ہے کہ ہمارے حبیب کی شان اور مرتبہ ہمارے پاس ایسا ہے کہ
ہم اور ہمارے فرشتے ہمارے حبیب پر رحمت کاملہ نازل کرتے ہین
اور تربیت امت مرحومہ کو کرتا ہے کہ اے ہمارے حبیب کی امت تم بھی
ہمارے حبیب پر درود بھیجنے مین مصروف اور مشغول رہو اس آیت کریمہ
سے مفاد اور مقصود یہی درود بھیجنے کا معلوم ہوا کہ فایدہ درود بھیجنے کا واسطے
طلب رضامندی آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے ہے تا کہ حضرت کی رضا
مندی کے حاصل ہونے مین استحقاق شفاعت حضرت کا امت مرحومہ کو زیادہ
تر ہووے نہ اسواسطے کہ معاذ اللہ کچھ حضرتکو ہمارے درود پہنچنیکی
احتیاج ہے اسواسطے کہ جب خود حق سبحانہ تعالی اپنی رحمت نازل کرتے ہین
حضرت کے جانب متوجہ ہے پس بندونکی دعا نزول رحمت کی کہ معنی درود
ہے حضرت کو کیا احتیاج ہے پس حضرت کے واسطے ہر آن نزول
رحمت الہی اور ترقیات مراتب حق تعالی کے جانب سے عنایت

ہین حضرت کا تو بڑا مرتبہ ہے حال امت مرحومہ کا حضرت کے بیان کیا جاتا ہے عقد الثمین نے فضایل ملبولا لامین مین لکہا ہے [قال المرجانی] سمعت والدی رحمۃ اللہ علیہ یقول سمعت ابا عبداللہ اللاصی یقول سمعنا الشیخ عبداللہ الدیبی یقول کشف لی عن اہل المعلی فقلت لہم انجدون نفعا بما یھدی الیکم من قراۃ ونحوھا قالوا لیس نحن محتاجین الی ذلک فقلت لہم ما منکم احد واقف الحال قالوا ما تقف حال احد فی ھذا المکان ترجمہ کہا مرجانی نے کہ مین نے اپنے والد سے سنا کہ وہ کہتے تہے کہ مین نے ابو عبداللہ ولاصی سے سنا ہون وہ کہتے ہین کہ مجھے اہل معلی کا حال کشف ہوا پس مین نے اہل معلی سے کہا کہ جو تمہارے پاس [ہین] یہ از قسم قراۃ قران وغیرہ بہیجے جاتا ہے پہر اس سے تمکو نفع حاصل ہوتا ہے انہون نے کہے کہ ہم اسکے کچھہ محتاج نہین ہین پہر مین اونسے کہا کہ کوی تمسے ایسا بہی ہے کہ جسکا ایک حال ہے اور اوسکو ترقی نہین اونہون نے کہا کہ اس مقام مین کوی ایسا نہین کہ واقف الحال ہو یعنے اوسکو ترقی ہو تو جبکہ امت مرحومہ مین جو اولیاءاللہ ہین اونکو صدقہ اور ایصال ثواب سے کچھہ پروا نہین حضرت تو سید الامت بلکہ سید الانبیا ہین حضرت کو کیا حاجت ہے بلکہ حضرت ہر وقت رحمت الہی مین مستغرق ہین اور رحمت الہی حضرت کو کافی اور وافی ہے پس امت مرحومہ کو چاہیے کہ خواہ حضرت پر درود عرض کرین خواہ ایصال ثواب از قسم نیاز وغیرہ کرین کمال آداب و خشوع و خضوع سے کرین اور یہہ تصور اور یقین کرین کہ اگر درود یا ایصال ثواب ہمارا حضرت کی جناب مین

مقبول ہووے اور حضرتکی خوشنودی اور رضامندی ہمارے حال پر سرفراز
ہووے باعث سعادت ابدو فلاح و نجاح دارین ہمارا ہے سعدی
علیہ الرحمہ فرماتے ہین ؎ منت منہ کہ خدمت سلطان ہمی کنم
منت شناز ازوکہ بخدمت گذاشتت ۞ اور یہہ بہی جاننا چاہیے کہ
خوشنودی حضرتکی کچھہ منحصر ایصال ثواب پر ہی نہین بلکہ حضرتکی اولاد امجاد کے
ساتھہ راہ و رسم رکہنا بہی بڑا خوشنودی حضرتکا باعث ہے اسواسطے کہ
خود حق تعالی فرماتا ہے قل لا اسالکم علیہ اجرا الا مودت فی
القربی اب خیال کیا جاوے کہ اگر محض ہدایا حضرت کو گذراننا ہی
اور کافی ہوتا تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نوبت حضرت عایشہ صدیقہ
رضی اللہ عنہا کو کیون تخصیص کرتے اور معرض دوسرے ازواج
مطہرات کا درباب عدم تخصیص ہدایا نوبت صدیقہ مین کیون نہ مقبول
ہوتا اور خلفاء راشدین اہل بیت اور ازواج مطہراتکے واسطے بلکہ
واسطے انصار اور مہاجرین کے جو جان نثار حضرت کے تہے قدر بیش قرار
وجہ کفاف کیون مقرر کرتے بلکہ خدمت گذاری اہل بیت و ازواج مطہرات
اور مہاجرین و انصار کے واسطے خوشنودی انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی تہی چنانچہ ارشاد حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ ہے
من اصل قرابتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم احب
الی من اصل قرابتی اسیواسطے ارشاد نبوی ہوا کہ جو شخص
کہ بعد اذان کے دعا اللہم رب ہذہ الدعوت الخ کہ اسمین واسطے
عطاء مقام محمود کے حضرت کے واسطے دعا ہے پڑہے ہے اوسکے
واسطے میری شفاعت حلال ہے اور احادیث مین

وارد ہے کہ حضرت نے فرمایٔے کہ جو کوئی میری قبر شریف کی زیارت
کرے اوسکے واسطے میری شفاعت واجب ہے پس یہہ امور محض
واسطے استرضاء نبوی کے تربیت ہوے دیکھا جاوے کہ دنیا مین
عادت سلاطین کی ہے کہ جب کوئی شخص سلطان کے حق مین دعا کرتا
رہے اور اوسکو سلام کرنا عادت اپنی اختیار کرے اور نذر گذرانتا
جاوے ہرچند کہ سلطان اوسکی دعا یا سلام یا نذر سے مستغنی اور بے پروا
ہے مگر عادت سلاطین کی جاری ہے کہ یہ تفضلات شاہانہ سلطان اوسکے
طرف نظر شفقت اور رحمت سے دیکھتا ہے چنانچہ سعدی علیہ الرحمہ
نے فرمائی ہین سہ دو بامداد گر آید کسے بخدمت شاہ ؀ سوم هر آئینہ بروے
کند بلطف نگاہ ؀ اسی باعث سے درود وسلام عرض کرنا عین عبادت
الہی نماز مین ہمیں حکم ہوا تاکہ نماز ہماری کہ سراسر از نقصانات ہے حضرتکی
شفاعت اور سرفرازی سے مقبول جناب الٰہی ہووے اور زیارت
کو حضرتکے حاضر ہونیکا بھی اسیواسطے ارشاد ہوا کہ سرفرازی اور عنایت
حضرتکی ہمیں سرفراز رہے اور کیون نہ ہم بندے حضرتکی رضاجوئی کرین
اور طالب رضائے نبوی رہین کہ حق تعالی طالب رضای آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم ہے جیسا کہ حدیث بخاری مین قول حضرت عایشہ صدیقہ مطہرہ
رضی اللہ تعالی عنہا سے ہے ما اری ربک الا یسارع فی ھواک
یعنے حضرت صدیقہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کئے
کہ مین نہین دیکھتی ہون آپکے پروردگار کو مگر آپکی خواہش کیطرف جلدی
کرتا ہے اور حدیث قدسی ہے کل شیٔ یطلب رضائی وانا اطلب
رضاک یا حبیبی یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہرچند کہ

موافق شروط علماء ظاہر کے اسناد اس حدیث کے نہین ہے مگر مضمون اس حدیث
کا صحیح ہے اسواسطے کہ حدیث مشکوٰۃ انا حبیب اللہ حضرت نے
فرماے ہین اور معنی حبیب اللہ کی علماء نے یہی فرماے ہین کہ حق تعالے
طالب رضاے آنحضرت ہے اسکا حاصل رضاجوئی آنحضرت کی ہمپر
کئی وجوہ سے ضرور ہوئی اول یہہ کہ ہم جسکے بندے ہین وہ خود رضا
جوے حضرت ہے دوم یہہ کہ ہمارے پروردگار نے خود رضاجوئی حضرت
کی ہمکو تعلیم فرمایا جیسا کہ بیان اوسکا آگے گذرا تیسرا یہہ کہ ہر شخص چاہتا ہے
کہ خدا اسسے راضی رہے اور رضامندی خدا کی بے رضامندی آپکے
ممکن نہین چنانچہ ارشاد الٰہی ہے قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی
یحببکم اللہ دیکھنا چاہئے ہرچند کوئی آدمی لا الہ الا اللہ لاکہ بار
کہے محمد الرسول اللہ نکہے وہ کافر دوزخی ہے چوتہا امر یہہ ہے کہ ہر شخص
اپنے منافع چاہتا ہے پس سعادت دارین اور منافع کونین آپکی عنایت
اور شفاعت پر منوط اور منحصر ہین پس ان وجوہات سے ہمپر واجب
ہے کہ ہم ہمیشہ رضاجوئی اور استرضاء مین حضرت کے ہمہ تن مصروف
رہین اور اس محبوب الٰہی کی محبت مین اپنے جان و مال کو نثار کرین
منوط الرحمن مین تفسیر عزیزی متعلق سورہ الم نشرح سے نقل کرتے
ہین محبوب ما زمینی ما حبیبی بلکہ کعبہ تعالی کہ تجلی الٰہی بدن او را آستانہ
خود ساختہ و طور تعالی کہ انوار حسن ازلی بران تافتہ شان محبوبیت الٰہی
در جلوہ گر شدہ صید دلہا بجاذبہ محبت می کند و ہزاران ہزار عاشق
حسن ازلی دیوانہ وار از بے توقع منفعت و استفادہ کمالی از دور و در
دست بجاذبہ کمند او دیدہ می آید و بر آستانہ او سجدات می کنند [illegible]

لمعہ از جمال او بید ایمر تبہ از ان مراتب است کہ ہیچکس را از بشر دست نداده مگر
بطفیل این محبوب مقبول بہرخے ز اولیاء امت را شُد از ان محبوبیت نصیب
شده و مسجود خلایق و محبوب دلہا گشتہ اند مثل حضرت غوث الاعظم و سلطان
المشایخ نظام الدین اولیاء قدس سرہما انتہا پانچوان وجہ یہ ہے کہ حضرت کی
شفقت اور رحمت اپنی سب امت پر کس طور سے مبذول ہے کہ ابتداء
تولد شریف سے وصال تک آپکو اپنی امت کی فکر رہی اور آپ اپنی
امت کے واسطے بہبودی اور شفاعت چاہتے رہے اور عالم برزخ
مین بھی جیسے آپ تشریف فرما ہین اپنی امت کے واسطے شفاعت فرماتے
ہین اور قیامت مین بھی اپنی امت کے واسطے شفاعت اپنی اسکی اختیار
فرما دینگے دیکھا چاہئے کہ دنیا مین حضرت نے واسطے ہدایت اور ایمان
اپنی امت مرحومہ کے کس کس طور سے سعی فرمائے ہین اور کس طور کی
فکر ہدایت اور رعایت امت آپکے قلب مبارک مین تھے یہان تک
کہ ارشاد الٰہی ہوا لَعَلَّکَ بَاخِعٌ نَّفْسَکَ اَنْ لَّا یَکُوْنُوْا مُؤْمِنِیْنَ
یعنے حق تعالے حضرتکو فرماتا ہے کہ شاید اپنے تئین آپ ہلاک کر لو گے سبب
اونکے ایمان نہ لانیکے اور حدیث مین وارد ہے لَتَّہِمَّالُوْا اُمَّتِی
یعنے میری امت کو اپنے انجام اور مآل کی فکر نہین جیسا کہ مجھے اونکے انجام
اور مآل کار کی فکر اور مصیبت ہے دیکھئے کسقدر شفقت اور مرحمت آپکی
امت مرحومہ پر ہے حضرت کا ارشاد مبارک تھا کہ جو کوئی مال چھوڑ کر
مرے وہ اوسکے وارثونکے واسطے ہے اور جو کوئی قرض اور وارثونکو یتیم
مفلس چھوڑے ادائی قرض اور پرورش اونکے میرے ذمہ ہے
پرورش امت کا حضرتکو کسقدر خیال تھا کہ اغنیا اور فقراء امت پر باجمیعہم

عنایت آپکی شامل حال تھی اسواسطے آپنے حکم زکوٰۃ اور صدقات نفل اور
صلۂ رحمی اور ضیافت مسلمین اور اطعام طعام کا فرمائے تاکہ زکوٰۃ سے
فقراء کو اور ضیافت سے اغنیا کو اور صدقات نفل اور صلۂ رحمی سے سب
فقراء اور اغنیا کو عموماً آرام اور راحت ہو اس باب میں جو احادیث وارد
ہین عرض کئے جاتے ہین کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم یقول اعبدوا الرحمن واطعموا الطعام وافشوا السلام
وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام ۞ وقال ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ قلت یا رسول اللہ انی اذا رأیتک
طابت نفسی فانبئنی عن کل شیئ قال کل شیئ خلق من الماء
فقلت یا رسول اللہ اخبرنی بشیئ اذا عملتہ دخلت
الجنۃ قال اطعم الطعام وافش السلام وصل الارحام
تدخل الجنۃ بسلام ۞ وکان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یقول خیارکم من اطعم الطعام وکان صلی اللہ علیہ وسلم
یقول الکفارات اطعام الطعام وافشاء السلام وصلوٰۃ
باللیل والناس نیام ۞ وکان صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان اللہ عز وجل یباہی ملائکتہ بالذین یطعمون الطعام
من عبید ۞ وکان علی رضی اللہ عنہ یقول لان اجمع
نفر من اخوانی علی صاع او صاعین من طعام احب الی
من ان اشتری رقبۃ واعتقہا ۞ وکان صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم یقول من اعطی نارا فکانما تصدق بجمیع ما
انضجت تلک النار ومن اعطی ملحا فکانما تصدق بجمیع

ما طيبت نفسك الملح ومن سقى مسلما شربة من الماء حيث يوجد الماء فكانما اعتق رقبة ومن سقى مسلما شربة من ماء حيث لا يوجد الماء فكانما احيى نفسا كذا في كشف الغمة للقطب الشعراني رحمہ اللہ علیہ ترجمہ حدیث اول کا عبادت کرو تم حق تعالیٰ کی اور کہلاؤ تم کھانے کو اور شایع کرو تم سلام کو اور نماز پڑہو رات کو درحالیکہ آدمی سوتے ہو دین ترجمہ حدیث ثانی کہے ابوہریرہ نے عرض کیا مین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین جبوقت آپکو دیکھتا ہون خوش ہوتا ہون پس مجھے خبر دیجیے ہر شئے سے حضرت نے فرماتے کہ ہر شئے پیدا کی گئی ہے پانی سے پھر عرض کیا مین یا رسول اللہ مجھے خبر دیجیے اوس کام سے کہ جب مین وہ کام کرون جنت مین داخل ہون حضرت نے فرمایا کہ کھانا کہلا اور سلام شایع کرا ور صلہ رحمی کر جنت مین سلامتی سے داخل ہو گے ترجمہ تیسری حدیث کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بہتر تمہارا وہ شخص ہے کہ جو کہانا کہلاوے ترجمہ چوتھی حدیث کا مٹانے والی گناہونکی کھلانا کہانیکا اور شایع کرنا سلام کا اور نماز راتکے وقتین جو سب سوتے ہون ترجمہ پانچوین حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ حق تعالیٰ اپنے فرشتونکے روبرو فخر کرتا ہے اون لوگون سے جو اوسکے بندون کو کھانا کہلاتے ہین ترجمہ چھٹی حدیث کا اور تھے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ فرماتے تھے کہ مین اپنے بہائیون کو ایک صاع یا دو صاع طعام پر جمع کرون خوش ہے میرے نزدیک اس بات سے کہ ایک غلام خرید کرون اور آزاد کرون ترجمہ ساتوین حدیث کا حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے جو شخص کہ آگ کسیکو دیوے پس جسقدر اوس آگ سے کھانا پکا ہے اوسکا ثواب اوس شخص کو حاصل ہے اور جو شخص نمک دیا پس جسقدر نمک سے کہانا درست ہوا سب کہانیکا ثواب اوس شخص کو حاصل ہے وہ جو شخص کسیکو پانی پلاوے اوس جا سے کہ پانی

میسر آتا ہے پس گویا کہ اوسنے غلام آزاد کیا اگر کوئی شخص پانی پلا دے اوس
جا سے کہ وہان پانی نہین ملتا ہے تو گویا کہ اوسنے ایک جان کو زندہ کیا مسلم
مین روایت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہے عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم قال رجل لاتصدقن اللیلۃ بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا
فی ید زانیۃ فاصبحوا یتحدثون تصدق اللیلۃ فی ید زانیۃ
قال اللہم لک الحمد علی زانیۃ لاتصدقن بصدقۃ فوضعہا فی
ید غنی فاصبحوا یتحدثون تصدق علی غنی قال اللہم لک الحمد
غنی لاتصدقن بصدقۃ فخرج بصدقتہ فوضعہا فی ید سارق
فاصبحوا یتحدثون تصدق علی سارق فقال اللہم لک الحمد
علی زانیۃ وعلی غنی وعلی سارق فاتی فقیل لہ اما صدقتک
فقد قبلت اما الزانیۃ فلعلہا تستعف بہا عن زناہا ولعل
الغنی یعتبر فینفق مما اعطاہ اللہ ولعل السارق یستعف
بہا عن سرقتہ ترجمہ حدیث روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سے فرمایا حضرت نے کہ ایک شخص نے کہا کہ مین آجکی رات
خیرات کرونگا پس نکالا اوسنے اپنی خیراتکو اور رکھا اوسکو ایک زن
فاحشہ کے ہات مین پس صبحکو لوگ بیان کرتے کہ آج شبکو ایک زن فاحشہ
پر خیرات کی گئی اوس شخص نے کہا کہ ای پروردگار تیرا حمد ہے کہ خیرات
میری زن فاحشہ پر ہوی پھر اوسنے ارادہ خیرات کا کیا اور خیرات
کو غنی کے ہاتھ مین رکھا پس صبحکو لوگو نمین ذکر ہوا کہ خیرات غنی کو گئی
اوس شخص نے کہا کہ اے حق تعالے تیرا حمد ہے کہ خیرات میری
غنی کو ہوی پھر اوسنے خیرات کا ارادہ کیا اور خیرات کو سارق کے ہاتھ

مین رکھا صبح کو لوگوںمین ذکر ہوا کہ خیرات سارق کو ہوئی پھر اوس شخص
نے کہا کہ اے پروردگار تیرا حمد ہے کہ خیرات میری زن فاحشہ اور
غنی اور سارق پر ہوئی پھر اوس شخص کے خواب مین ایک مرد آیا
اور کہا کہ تیری خیرات قبول ہوئی لیکن زن فاحشہ پس شاید اپنے فعل
سے باز رہے اور لیکن غنی پس شاید کہ وہ عبرت اختیار کرے اور وہ بھی
خیرات کرے اور لیکن سارق پس شاید کہ وہ سرقہ سے باز رہے
امام نووی اس حدیث کی شرح مین لکھتے ہین فیہ ثبوت الثواب فی
الصدقۃ وان کان الاخذ فاسقا وغنیا ففی کل کبد حری
اجر ہذا فی الصدقۃ التطوع واما الزکوۃ فلا یجزی دفعہا
الی غنی ترجمہ اس حدیث مین ثبوت ثواب ہے خیرات کا اگرچہ لینے
والا فاسق یا غنی ہو پس ہر جگر تر یعنے جاندار مین ثواب ہے باب
ضیافت مشکوۃ المصابیح مین ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت
ہے قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الخیر اسرع الی
البیت الذی یوکل فیہ الطعام من الشفرۃ الی سنام البعیر ترجمہ
یعنے نیکی پہنچنے والی ہی طرف اوس مکان کے جسمین کھانا کھایا جاتا ہے
چھری سے طرف کوہان شتر کے یعنے کوہان شتر نہایت نرم ہوتا ہے کہ اوسمین
چھری جلد کام کرتی ہے اوس سے نیکی جلد پہنچتی ہے جس مکان مین کہ کھانا کھایا
جاتا ہے دوسری حدیث ابی سعد الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال مثل المومن ومثل
الایمان کمثل الفرس فی اخیتہ یجول ثم یرجع الی اخیتہ
وان المومن یسہو ثم یرجع الی الایمان فاطعموا طعامکم

الا تقیاء وادلوا معروفکم المومنین ترجمہ حال مومن کا اور حال ایمان
دار کا مانند حال گھوڑے کے ہے اپنے رسیون اندر طویلہ مین کہ جولان کرتا ہے
پھر پلٹتا ہے اپنے طویلہ اور رسیون مین اور تحقیق کہ مومن سہوا در خطا کرتا ہے
پھر ایمان کے طرف پلٹتا ہے پس کھلاؤ تم اپنے کھانیکو متقیونکو اور دیوتم عطا
مومنین کو اس حدیث مین کھلانا متقیونکو اور عطا مومنین کو حکم ہوا اور
مومنین یا متقین مین تخصیص فقرا نہین ہوی تیسری حدیث مشکات مین
یہہ ہے عن ابی شریح الکعبی رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال من کان یومن باللہ والیوم
الآخر فلیکرم ضیفہ جائزتہ یوم ولیلۃ والضیافۃ ثلثۃ ایام
فما بعد ذالک فھو صدقۃ ترجمہ مروی ہے ابی شریح الکعبی
سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہ ایمان
اللہ اور حشر کے ساتھ لاتا ہے پس وہ اپنے مہمانکی خاطر داری کرے
تحایف اور خوشش اخلاقی سے ایک رات اور ایک دن اور ضیافت تین
دن ہے پھر بعد اوسکے صدقہ ہے دیکھا چاہئی کہ حضرت نے خاطر داری
اور ضیافت کیواسطے کسقدر تاکید بلیغ فرمائے اور فرق درمیان غنی اور
فقیر کے نہین فرمائے بلکہ ظاہر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مورد اس
حدیث کا اغنیاء ہین اسواسطے کہ ضیافت واسطے اغنیاء کے ہوتی ہے
عقد ثمین مین کتاب روضۃ العلماء اندولسی سے یہہ حدیث نقل کرتے
ہین عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم من سقا مومنا شربۃ ماء فکانما احیی سبعین
سبعین نبیا قیل کیف یا رسول اللہ قال ذالک لانہ خرج

سبعون نبی من بنی اسرائیل فی المفازه ومعهم قربة من ماء فناموا
جمیعًا فجاءت فارة فقرضت القربة فسال ماءها فاستیقظوا فماتوا
عطشًا ترجمہ انس رضی اللہ تعالی سے روایت ہے کہا انہون نے کہ
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ مومن کو پانی پلاوے پس
گویا کہ وہ شخص ستر نبی کو زندہ کیا کہا گیا کس طور سے یا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم فرمایا حضرت نے اور یہ بات اسواسطے سے کہ ستر نبی
بنی اسرائیل سے صحرا مین نکلے اور اونکے ساتھ ایک مشک پانی کی تھی
پس وے سب سو رہے پس ایک چوہا آیا او مشک کو کترا پس پانی
اوسکا بہ گیا پھر وہ بیدار ہوے اور پیاسے انتقال کئے پس ان احادیث
سے معلوم ہوا کہ ضیافت اغنیا اور صدقات فقرا اور صلہ رحمی اور
پلانا پانیکا اور مواسات مسلمین اور انفاق مال فی حب اللہ وحب
رسولہ سب باعث خوشنودی خدا اور رسول ہے اور سب مین اجر ہے
اس باعث سے مشایخ کرام رحمۃ اللہ علیہم رحمۃ واسعۃ کہ مجمع علوم
ظاہر و باطن اور متادب بآداب رسول اکرم اور متخلق بہ اخلاق حق
ذو المنن مین طریقہ عرس سید الانام اور اولیاء کرام جاری فرمائے
کہ اسمین ہر قسم کے ثواب اور اجر کے امور ہوتے ہین اور اسمین ہر
طور سے رضامندی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیا
اللہ کی ہوتی ہے چنانچہ ولی اللہ صاحب اپنے والد کا حال لکھتے ہین
کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عرس ہر سال کیا کرتے
تھے ایک سال بوقت عرس مبارک حضرت کے مجھے کچھ میسر نہ آیا سواے
نخود بریان کے کہ انہون نے بروز عرس شریف حضرت کے

نحو دبربان کو تقسیم کیئے پھر اوسی شب کو وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے خواب مین مشرف ہوے اور وہی نحو دبربان حضرتکے
روبرو تھے اور اعراس مین بھی اثر ا اور ربط قلبی کا ساتھ حضر
ظاہر ہوتا ہے کہ بذل مال حضرت کی خوشنودی مین ہوتا ہے اور عزیز
کرنیوالے مشربہ ایمان کامل اور مورد اس حدیث کے ہوتے ہین
لا یومن احدکم حتی اکون احب الیہ من مالہ وولدہ والناس
اجمعین ترجمہ نہین مومن کامل ہوگا کوئی شخص تم مین یہان تک کہ
مین اوسکے نزدیک اوسکے مال اور فرزند اور تمام آدمیونسے دوست
زیادہ ہون اسواسطے کہ جب بذل مال حضرتکی محبت مین ہوا
پس متحقق ہوا کہ حضرتکی محبت اوس شخص کے دل مین مال سے
زایدہے اور جبکہ حضرت کی محبت اوسکے دلمین قرار پکڑی انشاء
اللہ تعالی حضرت کی معیت اوس شخص کو نصیب ہوتی اگرچہ وہ اعمال
مین ناقص ہو اسواسطے کہ حدیث مین وارد ہے کہ ایک شخص حضرت
کی خدمت مبارک مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ حضرت قیامت کب ہے حضرت
نے ارشاد فرمایا کہ تونے کیا تیکے واسطے کیا اسباب مہیا کی اوسنے
عرض کیا کہ حضرت میرے پاس کوئی ایسے اعمال صالحہ نہین ہین کہ مین
اونپر اعتماد اور بھروسا کرون سوائے اس امر کے کہ مین اللہ اور اوسکے
رسول سے محبت رکھتا ہون پس حضرت کا ارشاد ہوا کہ المرء مع من
احب یعنی ہر شخص اوسکے ساتھ ہوگا جسکو وہ دوست رکھا پس وہ مرد
یہ حضرت کا ارشاد سنکر بہت خوش ہوے اور کہے کہ مین حضرت
صلعم کے اور ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ ہونگا اگرچہ اونکے

اعمال کو نہین پہونچا جانا چاہئے کہ محبت نبوی ربط قلبی آنحضرت کا نام
ہے اور اتباع سنت منجملہ آثار اس ربط قلبی کے ہے اگر کسکو حضرت
کے ساتھ ربط قلبی حاصل ہو وہ شخص فائز المطلوب ہے مگر چند آثار
اوسکے جو اتباع سنت اور اعمال صالحہ سے ظاہر مین کم نمایان ہون دیکھنا
چاہئے کہ حضرت نے اون شخص سے اعمال صالحہ کے سوال فرمائے
کہ کیا اعمال تیری پاس مین انہون نے کوئی اعمال صالحہ اپنا سوا
محبت نبوی کے نہین بتائے پس اس سے ظاہر ہوا کہ حب نبوی ماورا
اس اعمال صالحہ کے ہے کہ بدولت اوسکے بشارت معیت نبوی
صلعم اونکو سرفراز ہے بخلاف فریق ضالہ وہابیہ کے کہ اونکو زبانی
دعوی اتباع سنت ہے اور آثار حب نبوی کے اونسے کوئی ظاہر
نہین بلکہ خلاف اوسکا کہ تنقیص شان اور بے ادبی حضرت کے جناب
مین کرتے ہین اور دعوت مین نیاز مبارک حضرت کے نہین جاتے
اور حیلہ یہہ درپیش کرتے ہین کہ یہہ حق فقیر ونکا ہے ہم لوگ
اغنیا ہین ہمکو کھانا نیاز شریف کا حرام ہے اور آپ اونکے بھی
حضرت کی محبت مین صرف نہین کرتے بھلا اغنیا نہین تو فقرا کو بھی طعام
طعام حضرت کے نام مبارک سے نہین کرتے اور صورت حال اونکا
متکلم باین کلام ہے ؎ من نکردم شما حذر بکنید یعنے ہم بھی اس کام
کو نہین کرتے اور تم بھی اس کام سے حذر کرو اور بارز سو متقولہ
اونکا یہہ ہے کہ طعام نیاز کا کھانا کھانا غنی پر یا جو کہ کسب پر طاقت
رکھے ناجائز اور حرام ہے پس اس سے معلوم ہوا کہ فقرا کو بھی عموما
طعام فاتحہ کھانا جائز نہین بلکہ وہ فقرا جو مریض ہون یا بسبب پیری کے

کسب پر طاقت رکہین اونکو کہانا طعام نیاز کا جایز ہے اور دلیل اسپر
یہہ حدیث بیان کرتے ہین کہ سعد بن عبادہ نے حضرت کی خدمت مین عرض
کیا کہ میری مان وفات پائی تس کونسا صدقہ افضل ہے حضرت
نے فرمایا کہ پانی کا صدقہ افضل ہے پس باولی کہودی گئی اور یہ اشتہار
ہوا کہ یہہ سعد بن عبادہ کے مانکے جانب سے ہے اس سے معلوم ہوا
کہ جو بات کہ ایصال ثواب میت کے واسطے کیا جاوے وہ صدقہ
ہے اور صدقات کا کہانا غنی اور صاحب قوت کو جایز نہین اسواسطے
کہ حدیث مین وارد ہے لا یحل الصدقة لغنی ولا لذی
مرة سوی یعنی صدقہ لینا غنی اور صاحب قوت اور تندرست کو جایز
نہین ہے اس جلسے مین اونکی بڑی غلطی ہے اسواسطے کہ تتبع کتب
احادیث سے معلوم ہوا کہ حضرت کے زمانے سے آجتک ظاہر الفاظ اس
حدیث پر عمل نہین ہوا دیکھا چاہئے کہ حضرت اموال زکوٰۃ مسلمین کو
محض فقرا پر تقسیم فرماتے تھے اور فقرا مین مریض اور بیطاقت کو
تخصیص نہین فرماتے ایسا ہی صحابہ اور تابعین سے آجتک اور نہ
کوئی علماء حنفیہ کتاب زکوٰۃ مین اسطور کی تخصیص کی بلکہ ایک
حدیث مین تو استثنا بعض اغنیاء کا بھی وارد ہے جیسا کہ کشف الغمہ
مین وارد ہے کان صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعطی الغازی
وابن السبیل من الصدقة وان کانا غنیین ویقول
لا تحل الصدقة لغنی الا فی سبیل اللہ وابن السبیل
ترجمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجاہد اور مسافر کو زکوٰۃ
دیتے اگرچہ وہ غنی ہون اور فرماتے کہ حلال نہین ہے زکوات

واسطے غنی کی مگر راہ خدا مین اور مسافر کو میزان شعرانی مین تحریر ہے
کہ من ذالک قول ابی حنیفہ و مالک رح انہ یجوز دفع الزکوٰۃ
الی من یقدر علی الکسب لصحتہ و قوتہ ترجمہ یعنی اسی باب
سے ہے قول ابی حنیفہ اور مالک رح کا تحقیق کہ جائز ہے زکوٰۃ دینا
اوس شخص کو وہ کہ قادر ہے کسب پر بسبب قوت کے اور صحت کے
پس تعجب ہے قول بعضے علماء وقت سے کہ بعضے فتوے پر دیکھا گیا
جمیع الصدقات من المفروضات والکفارات والتطوعات
لا یحل للاغنیاء وللقوی المکتسب والہاشمی والعبد بخلاف ہذا
کذا فی الطحاوی عند ابی حنیفہ وابی یوسف ومحمد
رحمہم اللہ ترجمہ جمیع صدقات فرض اور کفارات اور تطوعات
سے حلال نہین واسطے اغنیاء کے اور واسطے صاحب قوت کے
کسب والیکے اور زیدیہ اور ہیہ بخلاف اوسکے ہے ایسا ہی بیچ طحاوی
کے نزدیک ابی حنیفہ اور ابی یوسف اور محمد رحمہم اللہ کے اور تشریح
مقام یہہ ہے کہ صدقات مفروضات اور تطوع کا اغنیاء اور بنی
ہاشم پر حرام ہونا بنا بر ایک قول امام اور صاحبین کے
البتہ صحیح ہے کہ بیچ طحاوی مین تحریر ہے ہر چند کہ قول امام اور
صاحبین اور عند امام اور صاحبین مین فرق ہے کہ طحاوی مین
لفظ عند نہین بلکہ لفظ قول ہے چنانچہ عبارت طحاوی کی تحریر کیئے
جاتی ہے وذالک اما ایتاء غیر بنی ہاشم من الاغنیاء والفقراء
فی الصدقات المفروضات والتطوع سواء من حرم
علیہ اخذ صدقۃ مفروضۃ حرم علیہ اخذ صدقۃ غیر مفروضۃ

فلما حرم على بنی ہاشم اخذ الصدقات المفروضات حرم علیہم
اخذ الصدقات غیر المفروضات فہذا ہو النظر فی ہذا
الباب وہو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ
پس دیکھا چاہئے کہ طحاوی میں صدقات تطوعات کا لینا اغنیاء
کو عند امام وصاحبین کہاں ہے بلکہ قول امام وصاحبین ہے خیر
یقضی ما مضی الخبر فیما وقع اب ہمکو بحث اور گفتگو اس بات میں ہے
کہ قوی اور مکتسب کو صدقات مفروضات اور تطوعات کا لینا
طحاوی میں نظر نہیں آیا بلکہ جو لوگ کہ فقیر مکتسب کو صدقات لینا جائز
کہتے ہیں انکو امام طحاوی نے شد و مد رد کئے ہیں بلکہ اسکو غلط لکھے
ہیں عبارت طحاوی کی نقل کئے جاتی ہے فذہب قوم الی
ان الصدقۃ لا تحل لذی مرۃ سوی وجعلوہ فیہا کالغنی
واحتجوا بہذہ الآثار وخالفہم فی ذالک آخرون فقالوا
کل فقیر من قوی وزمن فالصدقۃ لہ حلال وذہبوا فی
تاویل ہذہ الآثار المتقدمۃ الی ان قول النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لا تحل الصدقۃ لذی مرۃ سوی ای انہا لا تحل
لہ کما تحل للفقیر الزمن الذی لا یقدر علی غیرہا فیاخذہا
علی الضرورۃ وعلی الحاجۃ من جمیع الجہات الیہا فلیس
مثلہ ذو المرۃ السوی القادر علی الاکتساب غیرہا فی حلہا
لہ لان الزمن الفقیر یحل لہ من قبل الزمانۃ ومن قبل عدم
قدرۃ علی غیرہا وذو المرۃ السوی انما تحل لہ من جہۃ الفقیر
حاجتہ وان کان جمیعا قد یحل لہما اخذہا فان الافضل

لذی المرۃ السوی انہ کغنا و الاکل من الاکتساب تبعلہ اب دیکھنا
چاہیے کہ اس عبارت سے صاف و صریح ظاہر ہے کہ جو لوگ صاحب
قوت کو صدقات لینا جائز رکھتے ہین تو وہ لوگ حدیث لا یحل الصدقۃ
لذی مرۃ سوی کی یہ توجیہ کرتے ہین کہ فقیر لنجہ کو ہمہ وجوہ یعنے
بوجہ لنج ہونیکے او بوجہ فقیر ہونیکے جائز ہے تو فقیر قوی کو ایک وجہ یعنے
بوجہ فقیری کے جائز ہے ہرچند کہ مطلق جواز مین فقیر لونجہ اور فقیر قوی شریک
ہین مگر فقیر لونجہ کو بطریق اولویت اور افضلیت کے جائز ہے اور فقیر
قوی کو بطریق غیر اولویت کے جائز ہے پھر دیکھیے امام طحاوی من بعد
کیا فرماتے ہین وقد یغلظ من ہذا انہ قال لا یحل او لا یکون
کذا الا انہ غیر متکامل الاسباب التی بہا یحل ذلک
المعنی وان کان ذلک المعنی قد یحل بما دون تکامل
تلک الاسباب من ذلک ما روی عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم انہ قال لیس المسکین الذی
بالطواف ولا بالذی تردہ التمرۃ والتمرتان واللقمۃ
واللقمتان ولکن المسکین الذی لا یسأل ولا یفطن
بہ فیتصدق علیہ فلم یکن المسکین الذی یسأل خارجا
من اسباب المسکنۃ واحکامہا حتی لا تحل لہ اخذ
الصدقۃ وحتی لا یجزی من اعطاہ منہا شیئا مما اعطاہ
من ذلک ولکن ذلک علی انہ لیس بمسکین متکامل
اسباب المسکنۃ فکذلک قولہ لا تحل الصدقۃ لذی
مرۃ سوی انہا لا تحل لہ من جمیع الاسباب التی بہا

تحل الصدقة لمرة ان كان قد تحل له ببعض تلك الاسباب

یعنی امام طحاوی فرماتے ہین کہ بعضی لوگ اس مقام مین غلطی کرتے ہین اور کہا جاتا ہے کہ صاحب قوت فقیر کو صدقہ لینا جایز نہین ہے اور ایسا نہین ہے بلکہ معنی یہہ ہین کہ فقیر قوی تمین اسباب کاملہ صدقہ لینے کے جمع نہین ہین ہر چند کہ صدقہ لینا بغیر کامل ہونے اسباب حلت صدقہ کے بھی جایز ہے مثال اوسکی یہہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ مسکین وہ شخص نہین ہے جو گہو متا پھرے اور نہ اوسکو ایک یا دو کہجور یا لقمین گرونش دلادین بلکہ مسکین وہ ہے کہ سوال نکرے اور اوسکے حال کو بھی لوگ نہ جانین پس جو مسکین کہ در بدر گہومے اور سوال کرے وہ اسباب اور احکام مسکنت سے خارج ہے تاکہ اونکو صدقہ لینا جایز نہو یا اونکو جو صدقہ دیوین سو صدقہ دینے والونکو صدقہ دینا کافی نہو بلکہ ارشاد حضرت کا یہہ ہے کہ جو مسکین کہ گہومتا پھرے وہ مسکین کامل اسباب مسکنت نہین پس ایسا ہی ہے ارشاد حضرت کا جو لا تحل الصدقة لغنی ولا لذی مرة سوی ہے یعنے صدقہ لینا قوی تندرست کو جمیع اسباب مسکنت کے ساتھ نہین ہے اگرچہ صدقہ بعضے اسباب مسکنت یعنی محض فقیر ہونے کے ساتھ بھی جایز ہے مین بعد جواحادیث کہ استدلال وہ لوگونکے ہے جو کہتے ہین فقیر قوی کو صدقہ لینا جایز نہین بیان کرتے ہین وہ یہہ ہے کہ امام طحاوی اپنے اسناد متصل سے عدی بن الخیار سے روایت کرتے ہین عدی ابن الخیار کہتے ہین حدثنی

رجلان من قومی انهما اتیا النبی صلی الله علیه وسلم وهو یقسم الصدقة فسألاه منها فرفع البصر وخفضه فراهما جلدین قویین فقال ان شئتما فعلت ولاحق فیها لغنی ولا لقوی مکتسب یعنی آنحضرت صلی الله علیه وسلم کے پاس دو شخص حاضر ہوی اوس حالت مین کہ حضرت تقسیم صدقہ فرماتے تھے پس وہ دو شخص اوس صدقہ سے سوال کیے پس حضرت نے اونکو زیر و بالا ملاحظہ فرماتے کہ وہ دو شخص صاحب طاقت اور قوی ہین پھر ارشاد ہوا کہ اگر تم چاہو تو مین کرتا ہون یعنی صدقہ مین سے تمکو دیتا ہون اور حال یہہ ہے کہ صدقہ مین حق غنی کا اور صاحب قوت کا جو کسب کرتا ہے نہین ہے پھر امام طحاوی جواب اون لوگونکا جو فقیر قوی کو دینا جایز کہتے ہین ادا کرتے ہین انی ان غناکما یخفی علی فان کنتما غنیین فلا حق لکما فیها وان شئتما فعلت لانی لم اعلم بغناکما فمباح لی اعطائکما وحرام علیکما اخذ ما اعطیتکما ان کنتما تعلمان من حقیقة امورکما فی الغنی معنی حدیث کے یہہ ہین کہ اگر تم غنی ہو تو تمہارا حق صدقات مین نہین ہے اگر تم لینا چاہتے ہو تو مین تمکو دیتا ہون کہ اسواسطے مین تمہارے غنی ہونیکو نہین جانتا ہون پس مجھے تمہارا دینا جایز ہے مگر تم لوگون کو اپنا غنی ہونا معلوم ہے تو لینا جایز نہین پھر امام طحاوی اپنے جانب سے فیصلہ فرماتے ہین اور اہل مذہب اولی کو جو فقیر قوی کو دینا ناجایز کہتے ہین اوسکو رد کرتے ہین وهذا

اولی ما حملت علیہ ھذہ الآثار لانھا ان حملت علی ما
حملہا علیہ اھل المقالۃ الاولی ضادت سواھا مما قد روی
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعنی امام
طحاوی فرماتے ہین کہ یہہ معنی حدیث کے جو ذکر ہوئے اولیت
رکھتے ہین کہ حمل کیا جاوین اون احادیث کے معانی ایسی واسطے
کہ اگر اہل مذہب اول جو معنے حدیث کے حمل کئے یعنے حرام ہونا
صدقہ کا فقیر قوی پر جاوے اور روایتین جو حضرت سے مروی ہین اونکے
یہہ احادیث مخالف ہوجاوینگے پھر امام طحاوی نے کئین احادیث
رد مین اہل مقالہ اولی کے جو فقیر قوی کو صدقہ لینا ناجائز کہتے ہین
لائے اور خلاصہ سب جواب امام طحاوی کا یہہ ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فقرا اقویا کو اور صحیح البدن کو صدقہ
دینے سے انکار نہین فرمائے اور فقرا اقویا کو بھی صدقہ دئے
اور جہان حضرت نے انکار فرمائے ہین تو اصل غرض حضرت
کی اور انکار حضرت کا بباعث غنی ہونیکے تھا نہ بباعث قوی
اور صحیح ہونیکے پھر اسبارہ امام طحاوی بطریق فیصلہ اور رد اہل
مقالہ اولی جو قایل بعدم جواز اخذ صدقات بفقیر قوی ہین فرماتے ہین
وکان اولی الاشیاء بنا فی الآثار التی رویناھا عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی الفصل الاول
من قولہ لا تحل الصدقۃ لذی مرۃ سوی ان لا نخرج
معناھا من الآیۃ المحکمۃ ولا من الاحادیث الاخر التی
رویناھا ویکون معنی الکل معنے واحدا یصدق بعضہ بعضا

یعنی امام طحاوی فرماتے ہین کہ وہ جو ہمنے حدیث کے معنے بیان کیا
یہی معنے کرنا اون احادیث کے جو فصل اول مین مذکور ہین قول
سے حضرت کے جو لاتحل الصدقۃ کے معنے ہے تاکہ نہ خارج ہو جاوین
معنے حدیث کے آیت محکمہ قرآنی سے اور نہ دوسری احادیث
سے جو ہمنے روایت کیا اور ہوجاوین معنے سبکے ایکہی معنے کہ ایک
کو ایک تصدیق کرین یعنے جو آیت قرآنی ہے کہ انما الصدقات
للفقراء والمساکین والعاملین علیہا حق تعالے نے صدقات
فقراء اور مساکین وغیرہ کو دینے کا ارشاد فرمایا اور یہہ نہین فرمایا
کہ للفقراء والمساکین المرضی یعنے جو فقیر اور مسکین بیمار رہین اونکو
زکواۃ دی جاوے نہ قوی اور صحیح کو اور حضرت نے بھی صحیح
اقویاء فقراء کو صدقات عنایت فرمایا اگر حدیث مذکورہ در فصل اول
جو لاتحل الصدقۃ لذی مرۃ سوی ہے اپنے ظاہر معنے پر رکھا جاوے
اوسکی تاویل حسب صدر نکیا جاوے یعنے حکم حرمت اخذ صدقات
فقیر قوی صحیح پر کیا جاوے تو یہہ حکم مخالف آیت قرآنی کے اور
اس احادیث کے ہونا لازم آتا ہے کہ جن احادیث مین یہہ وارد
ہوا کہ حضرت نے فقیر صحیح قوی کو صدقات عنایت فرمایا ہے پھر امام
طحاوی نے بہت احادیث اور آثار مسئلہ جواز اخذ صدقات
فقیر قوی کی روایت کرکے اوس سے استنباط مسئلہ مذکورہ کیئے
اور جواب اون لوگونکا دیئے جو فقیر قوی پر حرمت اخذ صدقات
کے قایل ہین بالآخر یہہ لکھے ہین وھذا المعنے الذی حملنا علیہ
وجوہ ھذہ الآثار وھو قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ

یعنی بعد تاویل احادیث درباب جواز اخذ صدقات فقیر قوی کے
جو احادیث سے کہ بیان آئے ہیں قول امام اور صاحبین کا ہے
ہیں بعد امام طحاوی نے جو سوالات اس مذہب اور اوسکے متعلقات
پر ہونے تھے وہ سوالات کر کے اوسکے جوابات ادا کئے اور اخیر
ختم باب ذی المرۃ السوی الفقیر ہل یحل لہ الصدقۃ کا فرمائے خیال
کیا جاوے کہ مجیب فتوی نے جو فقیر قوی صحیح کا عدم جواز اخذ
صدقات فتوے میں لکھکر داخلہ طحاوی کا دئے تو ہر چند کہ قول ا
ایک قوم کا طحاوی میں مذکور ہے مگر یہہ مذہب نامرضی طحاوی کا ہے
اور طحاوی نے اس مذہب کو رد کیا اور خلاف اوسکا یعنی جواز اخذ
صدقات فقیر صحیح کو لکہا ہے پس ایسا داخلہ دینا مفید مدعا مجیب کو نہیں
ہے جیسا کہ اکثر اقوال قران میں نقل ہیں کہ قرآن اون اقوال کا
رد کیا پس اگر ویسے اقوال کا جو کوئی شخص دعوی کرے کہ کذا فی القران
کہے پس ویسا داخلہ قران کا کیا اوسکو مفید مدعا ہے اور دوسرا یہہ
ہے کہ مجیب صاحب نے لکھے ہیں کہ امام اور صاحبین کا یہہ مذہب ہے
پس طحاوی میں خلاف اوسکا ہے یعنی امام اور صاحبین کے نزدیک
جواز اخذ صدقات فقیر قوی کو طحاوی نے ذکر کیا کتاب فتح المبین
میں صحیح ترمذی سے منقول ہے و اذا کان الرجل قویا محتاجا
ولم یکن عندہ شیء فتصدق علیہ اجزی عن المتصدق
عند اهل العلم و وجه هذا الحديث عند بعض اهل
العلم المسئلة ترجمہ اور جبوقت مرد قوی اور محتاج ہوا اور اوسکے
نزدیک کچھ چیز نہوا اور اوسکے اوپر صدقہ کیا جاوے کفایت

کرتا ہے صدقہ دینے والیکو اہل علم کے نزدیک لمعات
مین شرح اس حدیث لایحل الصدقۃ لغنی الخ کی یہہ لکھتے ہین کہ اس
حدیث کو بعضے علما منسوخ کہتے ہین یا مراد لایحل سے لاینبغی ہے
یعنے بتقدیر عدم نسخ لفظ لایحل جو اس حدیث مین وارد ہے اپنے
معنی حقیقی جو عدم حلت ہین مستعمل نہین بلکہ اس مقام پر بمعنے اوسکے
عدم اولویت کے ہین یعنے صدقہ لینا غنی کو اولی نہین اگر لیوے
تو جائز ہے حرام نہین محدثین کو اس حدیث مین ایسے توجیہات
کے اسواسطے احتیاج اور ضرورت پڑی کہ اس باب مین احادیث
مختلف وارد ہین مشکواۃ مین ترمذی اور نسای وغیرہ سے بروایت
عبداللہ بن مسعود وارد ہے کہ حضرت نے فرمایا کہ جسکے نزدیک
پچاس درہم ہون اوسکو سوال کرنا حلال نہین اور دوسری
حدیث عطا سے روایت ہے کہ جس شخص کے نزدیک چالیس
درہم ہون اوسکو سوال حلال نہین بنا بر حدیث اول کے جسکے نزدیک
پچاس درہم سے کم ہون اور بنا بر حدیث دوم کے جسکے نزدیک
کم چالیس درہم سے ہون اوسکو سوال جائز ہے پس صدقہ لینا
بے سوال بطریق اولے اور ایک مقام پر شیخ عبدالحق سے حاشیہ
مشکواۃ مین منقول ہے کہ امام ابو حنیفہ اور اونکے اصحابکے پاس
یہہ حکم ہے کہ جس شخص کے نزدیک دوسو درہم ہون وہ سوال
نکرے اور ایک حدیث مرسل موافق مذہب امام کے نقل کئے
ہین کہ یہہ حدیث ناسخ اون تمام احادیث کی جو اس باب مین
وارد ہین لیس موافق مذہب حنیفہ کے جسکے نزدیک دوسو درہم

سے کم ہون اوسکو صدقہ فرض یعنے زکواۃ لینا بھی جایز ہے صدقہ نفل بطریق
اولی فتاوی عزایب مین مرقوم ہے ذرذی ابو عصمۃ عن
ابی حنیفۃ رضی اللہ عنہ یجوز دفع الزکواۃ الی الھاشمی
فی زماننا وانما کان لایجوز فی ذالک الوقت ویجوز
النفل بالاجماع وکذا یجوز النفل للغنی من لایحل لہ
الصدقۃ یعنے روایت کیا ابو عصمہ ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ سے
کہ جایز ہے دینا زکواۃ کا ہاشمی کو ہمارے زمانہ مین کہ سوائے
اوسکے نہین ہے کہ اوسوقت مین جایز نہین تھا اور ایسا ہی جایز ہے
صدقہ نفل اوس غنی کو کہ اوسکے واسطے صدقہ فرض یعنے زکواۃ لینا
حلال نہین اور فتاوے سراجیہ مین مرقوم ہے لو تصدق
علی غنیین جاز فی روایۃ عن ابیحنیفۃ رحمۃ اللہ
وھو قولھا ترجمہ اگر صدقہ کرے دو غنی پر جایز ہے ایک روایت
مین ابو حنیفہ رحمۃ اللہ سے اور وہی ہے قول صاحبین کا یعنے
ہبہ دو شخصون پر بسبب مشاع ہونیکے جایز نہین بخلاف صدقہ نفل
کے کہ اگر دو غنی پر کرے جایز ہے صاحب مائۃ مسائل بحر الرائق
سے نقل کرتے ہین وقید بالزکوٰۃ لان النفل یجوز للغنی کما
لھاشمی واما الصدقات المفروضۃ والواجبۃ والنذر
وصدقۃ الفطر لایجوز صرفھا للغنی لعموم قولہ علیہ السلام
لاتحل الصدقۃ لغنی ترجمہ پس اس روایات سے صاف صریح
ظاہر ہوا کہ مراد صدقہ سے کہ حدیث لایحل الصدقۃ لغنی الخ
مین مذکور ہے صدقہ فرض یعنے زکواۃ ہے غنی کو لینا حلال نہین نہ

صدقہ نفل اور درمختار مین تحریر ہے ان طالب العلم یجوز لہ
اخذ الزکوٰۃ ولو غنیا اذا فرغ نفسہ لافادۃ العلم
واستفادتہ لعجزہ عن الکسب والحاجتہ داعیۃ الی مالا
لابد منہ یعنے طالب العلم کو زکواۃ لینا جایز ہے اگرچہ وہ غنی ہو جسوقت
کہ وہ اپنے تین خالی کیا واسطے سکہانے علم کے اور سیکہنے اوسکے
واسطے عاجز ہونے اوسکے کسب سے اور حاجت چاہتے ہے ضروریات
کو پس اس روایت سے معلوم ہوا کہ معلمین اور مدرسین اور
طالب علمونکو زکوات لینا باوجود غنی ہونیکے جایز ہے پس صدقات
نوافل اور طعام نیازات اونکو کیونکر نہ جایز ہوگا اور وجہہ اوسکی
یہہ ہے کہ معاش مدرسین کی جو ہوتی ہے یا تو سرکار سے مقرر ہوتی
ہے یا بطور چندہ کے مسلمان جمع کرکے دیتے ہین یا کوئی امیر اونکو
مشاہرہ دیتا ہے اگر سرکار سے اونکو مشاہرہ ملتا ہے وہ بیت
المال مصرف زکواۃ ہے اگر بطریق چندہ ہے یا کوئی امیر انکو مشاہرہ
دیتا ہے تو یہہ خیرات اور صدقات نوافل سے ہے پس مدرسین
اور معلمین کو صدقات باوجود غنی ہونیکے مفروضہ اور صدقات
نوافل سب کچھہ جایز ہے اور اوسکو وہ لوگ بخوشی قبول فرماتے
ہین پھر طعام فاتحہ اونکو جایز کیون نہ ہوا تا ان مگر فاتحہ مین کھانا ہوتا
ہے نقدی نہین ہوتی شعر وللناس فیما یعشقون مذاھب
مظاہر حق مین شرح حدیث لاتحل الصدقۃ لغنی الخ کی
لکھتے ہین کہ مراد صدقہ سے اس حدیث مین زکواۃ ہے اور غنی کے
تین قسم ہین ایک وہ غنی کہ زکوات اوسپر واجب ہو دوسرا وہ

کہ صدقہ فطر اور قربانی اوسپر آوے نہ زکوات سوم وہ کہ سوال
اوسپر حرام ہووے نہ صدقہ جس شخص کے پاس قوت یکروزہ ہے
زکوات لینا عمل ظاہر اس حدیث کے ممنوع ہے اور نزدیک
حنفیہ کے عمل اون احادیث پر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم صحابہ کرام کو باآنکہ صاحب قوت اور کسب قادر تھے
مگر صاحب نصاب نہین تھے تا رحلت شریف زکواۃ عنایت فرماتے
رہے پس حدیث لاتحل الصدقہ ان احادیث سے منسوخ ہے
یا ماول اب حدیث سعد بن عبادہ کا حال بیان کیا جاتا ہے کہ انہون نے
اپنے والدہ مرحومہ کے جانب سے براہ صدقہ باولی کہدائے کہ آیا وہ
باولی کا پانی خاص فقیرون کا ہی حق تھا یا اغنیا بھی اوسمین
شامل تھے تخصیص فقرا کی حدیث سے مفہوم نہین اور الی الآن بھی
یہی عادت جاری ہے کہ جو کوئی للہ باولی کھداتے ہین تخصیص
فقرا کی نہین کرتے بلکہ فقرا اور اغنیا سب اوس سے مستفیض
ہوتے ہین سے علی الخصوص جو باولی یا حوض تحت مسجد ہوتے ہین
سب اسی قبیل کے صدقات ہین اور سبوچہ وغیرہ مین پانی
مسجد یا آبدارخانو مین رہتا ہے یہہ سب از قبیل صدقات ہوتا ہے
پس اس قسم کے اغنیا اغلبکہ ایسے پانی سے استعمال وضو وغیرہ
فرماتے ہون یہان کچھ اقوال علماء سلف درباب طعام نیازات
بیان کئے جاتے ہین سوط الرحمن علی قرن الشیطان مین
مرقوم ہے کہ شاہ عبدالعزیز صاحب جواب فتوے مین لکھے ہین
اگر فاتحہ بنام بزرگے دادہ شود اغنیا را خوردن دران جایز است

مولوی عبد الحکیم صاحب دہلوی کتاب جمال الملت و الدین فی رد
وہابیین مین لکہتے ہین ہمارے وقت کے علماء بالاتفاق لکہتے
ہین کہ فاتحہ کے دو طریق ہین پہلا یہ کہ کہانے پینے سے فارغ
ہوکر آیات قرآنی پڑہین ثواب باو بخشین التماس کرین کہ خدا اس کہانیکا
اجر فلانی میت کو پہونچا یہی عادت بزرگان حرمین شریفین مین ہے
زادہما اللہ شرفا و تعظیما دوسرے یہہ طریق ہے کہ آیات قرآنی
پڑہین اور ہاتہہ جناب کبریائی الہی مین کرین کہ الہی اس قرائت کا ثواب
اور اس کہانیکا اجر فلانی میت کو پہنچا ایسے فاتحہ کا کہانا غنی اور
فقیر سب کو جائز ہے اور اجر میت کو پہونچتا ہے انتہی مائۃ مسائل
مین تحریر ہے شیخ عبد الحق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ در جامع البرکات
مے نویسند طعامیکہ بہ نیت تصدق بہ فقراء از اموات بہ پزند جز
فقیر را ندواند خورد تصدق بر فقراء مے باشد وبہ ہمہ اغنیاء را آنچہ
بہ نیت ضیافت مسلمین تیار کنند ہرکہ باشد غنی باشد خواہ فقیر چنانچہ
در اعراس مشایخ در دیار ما استعمار رفتہ عام باشد فقراء و اغنیاء
را لابد بد آنچہ فقراء و محتاجان خورند مورث ثواب خواہد بود
و آنچہ غیر فقراء خورند غیر موجب عقاب نخواہد بود انتہی جاننا چاہیئے
کہ کلام شیخ جو مورث عقاب نخواہد بود ہے مقابل اور رد مین
کلام اون لوگون کے ہے جو کہ طعام فاتحہ اغنیاء کو حرام اور نادرست
سمجہتے ہین نہ یہہ معنی ہین کہ اغنیاء کا کہانا بالکل ثواب نہووے
جیسا ارشاد الہی ہوا اِنَّ الصفا والمروۃ مِن شعائر اللہ
فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما یعنی

صفا اور مروہ عبادت گاہون الٰہی سے ہے جو شخص کہ حج کرے یا عمرہ
لا وے او سپر گناہ نہین ہے کہ سعی صفا مروہ کرے پس اسکے یہہ
معنی نہین ہین کہ سعی صفا مروہ مین کچھ ثواب نہین ہے بلکہ یہہ ارکان
حج وعمرہ ہے بلکہ یہہ ارشاد اسواسطے ہوا کہ قبل اسلام صفا اور مروہ
پر بتونکی پرستش ہوتی تھی جبکہ اسلام آیا مسلمانون نے سعی صفا اور
مروہ بباعث عادت سابقہ کے مکروہ اور گناہ جانے اس باعث سے
حق تعالے نے اوسکی نفی کیا اور فرمایا کہ سعی صفا اور مروہ عبادت
ہے اور گناہ نہین اور کتاب فتح الحق مین شرح برزخ سے
منقول ہے ویکرہ لاهل اتخاذ الطعام للاقرباء و للاغنیاء
الی ثلثہ ایام ویکرہ لهم اکلہ اما بعد ثلثہ ایام لایکرہ
اتخاذ الطعام لمن مات لہ لمیت لاللنزو حیر ولا علی سبیل
الضیافۃ ولا یکرہ الاکل فیہ لا لغنی ولا للفقیر بل عی الله
اوبیر سل الیہ ترجمہ اور مکروہ ہے تیار کرنا کھانے کا واسطے
اقربا اور اغنیاء کے تین دن تک اور مکروہ ہے اونکو کھانا
اوسکا لیکن بعد تین دن کے مکروہ نہین تیار کرنا کھانے کا اوس شخص
کو کہ جسکا کوئی مرا ہے نہ واسطے میت کے اور نہ علی سبیل ضیافت
کے اور مکروہ نہین کھانا اوسکا نہ واسطے غنی کے نہ واسطے فقیر
کے کہ دعوت اوس کھانیکی کیا جاوے یا اونکو بہیجا جاوے شاہ
محی الدین دہلوی نے فصل الخطاب بین زاد الاخرۃ سے نقل
کئے ہین اہل مصیبت را اتخاذ طعام برائے فقرا تا سہ روز و خوردن
ایشان ازان مکروہ نیست اما ترتیب طعام برائے اقرباء و اغنیاء و

خوردن ایشان آنرا تا سه روز ایام مصیبت مکروه است و بعد انقضاے سه روز
عام ازین کہ براے ارواح موتی باشد یا بر سبیل ضیافت و ہمچنین در
خوردن آن غنی و فقیر برابر است کہ دعوت کردہ شوند یا بایشان
فرستادہ شود دیگر دہ نبود و چہ در تصدق باغنیا نیز ثواب است اما
کم از ثواب تصدق بہ فقراء کذا فی شرح البرزخ واللآلی الفاخرہ
زیرا کہ صدقہ موتی از قسم صدقات واجبہ نیست کہ محض حق فقرا باشد
و سواے ایشان بدیگرے حلال نبود بل از تطوعات است کہ تصرف
آن بدیگران ہم جایز باشد اور دوسرے مقام پر باب طعام اعراس
مین لکھے ہین طرفہ اینست کہ مفرطان باین خیال خام در اجابت
دعوت چنین طعام بحر العلوم و سند العلماء و سید واعظ و مولوی
صفوی و دیگر علماء کمنظنون الخیر طعنہ میزنند طعن برین علماء گذشتہ ناشی
از جہل مسایل دینی و مشعر در کمال شوخی و بے ادبیست تعزیر بے
ادبی در مقدمہ شانزدہم حوالہ قلم کردیدہ است انتہی مراد صاحب
تحفہ کی بحر العلوم ملک العلماء مولانا عبد العلی صاحب ہے اور سند العلماء
سے شاہ عبد العزیز صاحب اور سید واعظ سے مراد مولوی سید
محمد علی مصطفے آبادی اور مولوی صفوی سے مراد قاضی ارتضا علی
رحمۃ اللہ علیہم ہین پس اس تحریر سے صاف واضح ہوا کہ یہ علمائے
عظام سب طعام اعراس کہاتے اور دعوت قبول فرماتے
باوجودیکہ یہ سب متمول اور ذی مقدرت تھے کتاب غنیۃ
المستملی شرح منیۃ المصلی سے صاحب فتح الحق نقل کرتے
ہین ما رواہ الامام احمد بسند صحیح و ابو داؤد عن عاصم عن کلیبہ

عن ابیہ عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرأیتہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم وھو علی القبر یوصی الحافر یقول اوسع
من قبل رجلیہ اوسع من قبل راسہ فلما رجع استقبلہ
داعی امرأتہ فجاء وجیء بالطعام فوضع القوم فاکلوا و
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یلوک لقمۃ فی فیہ
ثم قال انی اجد لحم شاۃ اخذت بغیر اذن اھلھا
فارسلت المرأۃ تقول یا رسول اللہ انی ارسلت
الی البقیع اشتری شاۃ فلم اجد فارسلت بھا
الی جارلی قد اشتری شاۃ ان یرسل الی بثمنھا
فلم یجد فارسلت بھا الی فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اطعمیہ الاساری فھذا ابدل علی
اباحۃ صنع اھل المیت الطعام والدعوۃ الیہ کتاب
فتح الحق مین تحریر ہے مولانا قاضی الملک بدر الدولہ رحمۃ اللہ
علیہ تفسیر فیض الکریم مین شافعیہ کے کتب معتبرہ سے مسائل بیان
کرنیکے بعد فرماتے ہین اون مسائل کی نظیر بیان کرتے اور ہم
کہتے ہین کہ میت کے نام سے فاتحہ کرنا بھی قربات سے ہوگا
کیا واسطے کہ قرآن شریف کے سورے پڑھکی اونکا ثواب
میت کو بخشنا اور میت کے نام سے فاتحہ کرنیکو عرف مین فاتحہ
کہتے ہین اوسکے ساتھ کبھی شیرنی یا میوہ یا کھانا اپنے حسب حال تیار
کرکے کھلاتے ہین اور بانٹتی ہین اور اموات کے لئے دعا مانگنا

اور اونکے نام سے صدقہ دینا بالاتفاق اہل سنت وجماعت کے مذہب
مین قربات سے ہے جب دعا کرنا اور کھلانا قربات سے ہوا تو اوسکی نذر
بھی صحیح ہوئی اوسکو ادا کرنا بھی لازم ہوا فاتحہ کا کھانا جسکو کھلانیکی یا تقسیم
کرنیکی نیت کریگا تو اوسیکو کھلانا لازم ہوگا اگرچہ وہ شخص غنی یا نا ذی
عیال مین ہو اور فاتحہ کا کھانا فقرا اور مساکین کو سبے کھلاوے
تو اوسمین اجر ہے سو یہہ بات نہین بلکہ اغنیا کو بھی بطریق صدقہ یا ہدیہ کے
دینے مین اجر ہے اگرچہ فقرا اور مساکین کو کھلانے مین ثواب بڑا ہے
انتہی کلام سے قاضی بدر الدولہ کے جو صلحاء وقت سے تھے نمونہ اونکی
صلاحیت کا اونکے خلف مولوی محمد سعید خانصاحب مفتی مرافعہ صدر
سے ظاہر ہے کئی تصریحات ظاہر ہوئے اول یہہ کہ طعام فاتحہ کا
کھانا اغنیا کو اور فقرا کو جایز ہے دوم یہہ ہے کہ طعام فاتحہ کا کھلانا
جن لوگونکو نیت مین ہوا وہین کھلانا لازم ہوگا اگرچہ وہ غنی اور عیال نا
کے ہون پس یہان قبل از تیاری طعام اسماء دعوتی اغنیا یا فقرا
تجویز کئے جاتے ہین پس لازم ہوا کہ اونہین کو طعام فاتحہ کھلایا جاوے
کہ جنکے کھلانیکی نیت کئے گئی ہے تیسرا یہہ کہ غنی کو بھی کھلانیمین اجر ہے
جیسا کہ اور علماء سے بھی اوسکی تصریح کئے جیسا کہ اوپر گذری پس
ایصال ثواب میت کو غنی کے بھی کھلانے مین متحقق ہے چوتھا یہہ
ہے کہ طعام فاتحہ کی اگر نذر کرین اوسکا ایفا بھی ضرور ہے فللہ درہ
پس اس سے جواب اون اقوال کا ہوا کہ جو بعضے لوگ نذر اولیاء کو
حرام کہتے ہین اور بعضی اطلاق کفر بھی کرتے ہین اور دلیل اونکی یہہ
ہے کہ نذر خاص عبادت الٰہی ہے غیر کے واسطے حرام یا کفر ہے

یہہ قول اونکا بلا تدقیق ہے اسواسطے کہ عوام الناس کے نزدیک نذر و
نیاز کے معنی ایک ہے یعنے عوام الناس نذر و نیاز ہر دو بمعنے
ایصال ثواب استعمال کرتے ہین بلکہ لوگ لفظ نذر مین اداب خدمت
اولیاء اللہ سمجھتے ہین یعنے لفظ نذر عرفًا اوس چیز کو کہتے ہین کہ جو
بادشاہونکو گذرانے جاتی ہے اور بعضی اہل لغت بھی نذر کے یہہ معنی سوائے
معنی نذر شرعی کے لکہتے ہین پس اسوقت مین نذر اولیا مین نہ حرمت ہے
اور نہ استعمال لفظ نذر اس جا سے موجب کفر ہے اور نذر شرعی وہ ہے
کہ عبادت حق تعالی مثل صدقہ اور صوم یا نماز جو واجب نہو اپنے پر واجب
کرے مگر کوئی شخص اس قسم کے نیت نہین کرتا اور یہہ نہین کہتا کہ صدقہ
سے مراد ہماری عبادت اولیاء اللہ ہے بلکہ اس قسم کا گمان کرنا ہے
مسلمانکے حق مین سوءظن ہے کتاب فتح الحق مین خلف قاضی الاسلام
انتقام پر لکہتے ہین کہ اعتقاد امور قلبیہ سے ہے اوسکا علم علم غیب پر موقوف
ہے اور ہم اوسکی تجسس کے شرعًا مامور نہین حدیث ہلا شققت قلبہ وسی
دلیل ہے پس عوام کے حق مین یہہ آپکا سوءظن ہے بہر حال ہم کہتے
ہین معترض صاحب نے عوام کی نذر و نیاز جو فہم کیا کہ اعوام کا اعتقاد
بہ امید حل مشکلات اور غیر اللہ سو معترض صاحب کی خوش فہمی
منشی ہے انتہی صحیح بخاری مین حدیث وارد ہے کہ انحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا انی لم اومر ان انقب عن
قلب الناس ولا اشق بطونہم یعنے مجھے حکم نہین ہے کہ مین
آدمیونکے قلب مین سوراخ کرون اور نہ یہہ کہ اونکے شکمونکو چیرون
شاہ محی الدین دیلوری فصل الخطاب مین لکھے ہین انچہ مولوی دہلوی در

باب دوم صراط مستقیم فصل آخر در ذکر در خوبی نذر و نیاز تشکیک نیست و آنچه پیش
بزرگان و امراء میبرند را نذر میگویند بمعنی ہدیہ است نه بمعنی عبادت و امام ربانی
در بعضے مکتوبات خود فرموده اند که نذر شما رسید درین امر مطاعن طرفین
بزرگان از جانبین مجرا ز دانی و شعر از امر نفسانی است انتہی عین الحیات
میں تحریر ہے شاہ عبد العزیز صاحب لکھتے ہیں و نذر اولیاء اللہ برائے
قضاء حوائج معمول و مرسوم است اکثر فقہا بحقیقت آن پے نبرده آنرا
و آنرا بر نذر خدا قیاس کرده حکم برآورند که اگر نذر بالاستقلال برائے
آن ولی است باطل و اگر برائی خدا است و ذکر ولی برائے مصرف
است صحیح است لیکن حقیقت نذر آنست که اہداء ثواب اطعام و انفاق
و بذل مال بروح میت که امر یست مسنون و از روئے احادیث مثل
ما ورد فی الصحیحین حال ام سعد وغیرہا این نذر مستلزم مے شود
پس حاصل این نذر آنست ان شئت قلت مثلا اہدی ثواب
ہذا القدر الی روح فلان و ذکر ولی برائے تعیین محل منذور
است نه برائے مصرف و مصرف این نذر نزد ایشان از اقارب
و ہمطریقان و اتباع او الکہ ہمین مقصود نذر است و حکمہ انہ صحیح
یجب الوفاء لانہ قربۃ معتبرۃ فی الشرع آری اگر آن ولی را حلال مشکلات
بالاستقلال یا شفیع غالب اعتقاد مے کنند این عقیدہ منجر بشرک
و فساد مے گردد لیکن این عقیدہ چیزے دیگر است و نذر چیزے
دیگر انتہی اور فتح الحق میں تحریر ہے و مولوی رفیع الدین صاحب
علیہ الرحمہ در رسالہ نذور مے نگارند و لفظ نذر اینجا مستعمل مے شود
نه بمعنی شرعی است چه عرف آنست که آنچه پیش بزرگان مے برند

نذر وفا رہے گو نیہ انہی علماء مکہ نے جو ابن عبد الوہاب نجدی کے لکھین
ہین بیان کیا جاتا ہے واما ما یقولون ہذا قبر النبی ہذا نذر الولی
فلیس بنذر شرعی ولا بداخل فی النہی ولیس فیہ
معنی النذر الشرعی ما یہدی الی الاکابر یقال لہ نذر
فہذا الجاہل لا یعرف معانی الالفاظ ولا یمیز بین المعانی
اللغویۃ والشرعیۃ ویتخوض فی الدین ویختلق انتہی کذا فی
سیف الجبار ترجمہ لیکن لوگ جو کہتے ہین کہ یہہ نذر نبی اور نذر ولی کی ہے
یہہ نذر شرعی نہین اور نہ داخل ہے منع مین اور نہ اسمین معنی نذر شرعی
کے ہین جو چیز کہ بزرگونکے پاس بہیجی جاتی ہے اوسکو نذر کہنا
ہے پس یہہ جاہل معنی الفاظ کو نہین پہچانتا ہے اور تمیز درمیان معانی
لغویہ اور شرعیہ کے نہین کرتا اور دین مین جرأت کرتا ہے اور اختراع
کرتا ہے کتاب سیف الجبار مین تحریر ہے شاہ ولی اللہ نے انفاس
العارفین مین اپنے والد کے حال مین لکہا ہے حضرت ایشان نے فرمود
کہ فرہاد بیگ را مشکلے پیش آمد نذر کرد کہ بار خدایا اگر این مشکل بر آید
اینقدر مبلغ بحضرت ایشان ہدیہ دہم آن مشکل مندفع شد و آن از خاطر
او رفت بعد چندے اسپ او بیمار شد و نزدیک ہلاک رسید بر سبب این
امر مشرف شدم بدست یکے از خادمان گفتہ فرستادم کہ این بیماری
بسبب عدم وفاء نذر است اگر اسپ خود را میخواہے نذرے کہ در فلان
محل التزام نمودہ بفرستد مے نادم شد و آن نذر فرستاد و ہمان ساعت
اسپ او شفا یافت اور بہی وہی کتاب مین ہے این فقیر از یاران لہ
حاضر واقعہ بودند شنیدہ است کہ حضرت ایشان در قصبۂ ڈاسنہ

بزیارت مخدوم الله دیه رفته بودند و شب هنگام بود و دران محل
فرمودند مخدوم ضیافت ما میکنند و میگویند که چیزے خورده روید
توقف کردند تا آنکه اثر مردم منقطع شد و ملال بر یاران غالب
آمد آنگاه زنے برآمد طبق برنج و شیرینی بر سر و گفت که نذر کرده
بودم که اگر زوج من بیاید همان ساعت این طعام پخته به نشینندگان
درگاه مخدوم الله دیه رسانم درین وقت آمد ایفاء نذر کردم و
آرزو کردم که کسے آنجا باشد که تناول کند اور بھی اوسی کتاب
مین حضرت میر ابو العلے کے ذکر مین کہ اونکے پیر و خمین سے
تھے لکھا ہے کہ بمزار فایض الانوار حضرت خواجہ معین الدین چشتی
قدس سره متوجه مے بودند و ازان جناب دلربا بہا یافتند
و فیضها گرفتند استماع افتاد که خانگیان ایشان بسبب علتے که عارض
میر ابو العلے شده بود بان مزار یک روپیه و یک چادر نیاز
فرستاده بودند حضرت امیر را ازان اطلاع نبود در روزے
بان مزار متوجه بودند که از درون ندا آمد که اینقدر از خانه شما نیاز
آمده است و برائے صحت فرزند شما و خواهش فرزند دیگر کرده اند
و آن ملتمس مقبول است شاه عبد العزیز صاحب نے تحفه اثناعشریہ
مین لکھا ہے معنی امامت که در اولاد امیر علیه السلام باقی مانده
و یکے مر دیگر را وصی آن میساختند ہمین قطبیت ارشاد و مشیخت
فیض و لایت بود لهذا التزام این امر کافه خلایق از ائمه اطهار ضرور
نشده بلکه یاران چیده و مصاحبان برگزیده خود را بان فیض خاص
مشرف میساختند و هر یکے را بقدر استعداد او باین دولت

سے نوا فقتند اور بعد تہوڑیسے کلام کے لکہاہے ونیز ازین است کہ حضرت امیرو
ذریتہ طاہرہ او را تمام امت بر مثال پیران و مرشدان مے پرستند وامور
تکوینیہ را وابستہ باشیان مے دانند و فاتحہ و درود وصدقات و نذر و نیاز ا
بنام ایشان رایج ومعمول کروند چنانچہ با جمیع اولیاء اللہ ہمین معاملہ است
اور دوسرے مقام پر سیف الجبار مین تحریر ہے مولوی رفیع الدین صاحب
نے اسرار المحبت مین لکہا ہے المحبۃ مع الاحیاء الحاضرین نافعۃ
عاجلا واجلا واما مع الاموات فنافعۃ فی الآجل بشرط الاتباع علیہم
والایمان واما فی العاجل فیشترط دوام التوجہ وتخلیۃ القلب معہ
فی الخلوۃ وملاومتہ ذکرہ وکثرۃ الدعاء والصحبۃ لروحہ والترحم
علیہ وایصال الثواب والاحسان الی اہلہ فلذلک کثیرا ما تفتح بابہ
الاولیۃ وتعطی منفعتہ ترجمہ محبت زندون حاضرین کی ساتہ یعنی جو
اولیاء اللہ ہین نافع ہے آخرت اور دنیا مین لیکن محبت اون اولیاء اللہ
سے جو اس عالم سے پردہ فرماتے ہین پس نافع ہے آخرت مین بشرط
اطاعت اور ایمان کے لیکن نفع اونسے دنیا مین پس شرط کیا جاتا ہے دوام
توجہ اور خالی کرنا دل کے خلوتون مین اور ہمیشگی ذکر اونکی اور بہت پکارنا
اونکو اور صحبت روحی اونکی ساتہ رکہنا اور نیکی کرنا اونکے ساتہ پہونچانے
ثواب کے اور احسان کرنا اونکے اہل وعیال کے ساتہ پس یہہ کام بہت
فضیلت اور منفعت دیتے ہین عقد ثمین فی فضائل بلد الامین
مین جو شیخ احمد بن شیخ محمد الفرادی رحمۃ اللہ سے ہے بیان مین تجدید قبر
خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے تحریر ہے قال المرجانی وقبرہا بمکۃ غیر معروف
الا ان بعض الصالحین رآہ فی المنام او کشف لہ بالقرب

من الشعب عند قبر الفضيل بن عياض وقد وجدت عليها حجر
مكتوب سنة سبعمائة وتسعة وعشرين وبنيت عليه قبة كبيرة
وتابوت خشب وبعض الوزراء البسه بكسوة الحرير مزركشة
بالذهب قال القرشي رحمة الله عليه ولا كان ينبغي تعيين
قبورها على الامر المجهول قلت بل تعيينه فيه خير كثير احدهما انه
في كل شهر يعمل لها قراءات عظيمة وسماحة لطيفة ويجتمع
اهل مكة هناك وتقرء الموالد النبوية وتفوح الروايح المختلفة
وتشرق عليهم من كتبها الانوار الالهية وكل ذلك والناس
يجتمعون عند ضريحها المعطر مع بذل الصدقات و
نظر الله سبحانه وتعالى عليهم امر عظيم قال ولي
القطب الشعراني سيدي عبد الوهاب رضي الله عنه
اخذ علينا العهود ان لا نعترض ولا ننكر ابدا على ليالي الاولياء
وموالدهم التي لهم كل شهر او كل سنة ولقد كنت ارى
سيدي احمد بدوي رضي الله عنه ومعه جريدة خضراء
وهو يدعو الناس من ساير الاقطار الى حضور مولده
والناس خلفه ويمينه وشماله قال واخبرني شيخي الشيخ محمد
الشناوي رضي الله عنه ان شخصا انكر حضور مولده
فسلب الايمان فلم يكن فيه شعرة تحن الى دين الاسلام
فاستغاث بسيدي احمد البدوي رضي الله عنه فقال
بشرط ان لا تعود فقال نعم فرد عليه ثوب ايمانه ثم قال
وماذا تنكر علينا قال اختلاط الرجال والنساء فقال له سيدي

احمد ذالک واقع فی الطواف ولم ینکرہ احد ولم یمنع منہ ثم
قال نفعنا اللہ ببرکتہ ما عصی احد فی مولد النبی الا وتاب و
حسنت توبتہ واللہ لکنت ادعو الوحوش والسمک فی البحار
من بعضہم انہ یعجز اللہ عزوجل عن حمایۃ من یحضر فی
مولد النبی فتنتہ حینئذ انتہی فائدہ جاننا چاہیے کہ اس بار مین
جس تقریب اولیاء اللہ کو عرس کہتے ہین اوس تقریب کو عرب مین مو
لود کہتے ہین ترجمہ کھاہر جانی سے اور قبر سیدہ خدیجۃ الکبری رضی اللہ
عنہا کی مکہ مین مشہور نہین ہے مگر بعضے صالحین نے قبر کو اونکے خوابین
دیکھے یا اونکو کشف ہوا کہ قبر شریف سیدہ خدیجۃ الکبرے رضی اللہ عنہا
کی نزدیک شعب کے قریب قبر فضیل بن عیاض کے ہے حجر مکتوب سنہ
ساتھ سو انیس برس بنا کیا گیا اور بنایا گیا اونکی قبر شریف پر قبہ کبیر
یعنے گنبد بلند اور صندوق چوبی اور بعضے وزراؤ نے لباس پرتکلف
صندوق قبر شریف کے واسطے بھیجے کہ قرشی رحمۃ اللہ تعالے نے اور
سزاوار نہین تھا تعین قبر خدیجۃ الکبری امر مجہول پر مین کہتا ہون بلکہ تعین
کرنیمین خیر کثیر ہے ایک یہہ ہے کہ ہر ماہ مین اونکے واسطے قرات
عظیمہ کئے جاتے ہین اور چراغہاے لطیف لگائے جاتے ہین اور اہل
مکہ اوسجا سے جمع ہوتے ہین اور قرات مولد نبویہ اوس جلسے کئے
جاتے ہین اور خوشبوی شایع ہوتی ہے اور ظاہر ہوتے ہین برکت
سے سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے اہل مکہ پر انوار الٰہیہ اور مرحلے امر
ہوتا ہے اسوقت مین کہ لوگ نزدیک قبر شریف اونکے ساتھ خرچ
کرنے صدقات کے جمع ہوتے ہین اور اونپر اسرار عظیمہ ظاہر ہوتے

ہین کہے ولی نعمت ہمارے قطب شعرانی سیدی عبدالوہاب رضی اللہ
عنہ ہم سے عہد لیا گیا ہے اس امر کا کہ ہم انکار او نکا رفع شش ناے
اولیاء اللہ اور موالد یعنے اعراس جو اونکے ہر ماہ یا ہر سال ہوتے ہین
کبھی نکرین اور مین سیدی احمد البدوی رضی اللہ عنہ کو دیکھتا تھا کہ
اونکے پاس ایک سبز شاخ تھی اور وہ تمام اقطار زمین سے اپنے مولود
یعنے عرس مین حاضر ہونے واسطے بلاتے تھے اور لوگ پیچھے اور
داہنے اور بائین طرف اونکے رہتے کہے انہون نے کہ خبر دی مجھے
شیخ الشیخ محمد الشناوی رضی اللہ عنہ نے کہ ایک شخص نے سید احمد
بدوی کے عرس مین حاضر ہونیکو انکار کیا پس اوسکا ایمان سلب ہوا
پس ایک بال بھی اوس شخص کا باقی ایسا نہین رہا کہ وہ دین اسلام
کیطرف مائل ہووے پھر اوسنے سید احمد بدوی کے طرف فریاد
کیا اونہون نے فرمایا کہ اس شرط پر کہ پھر ایسا کام نکرنا اوس شخص نے
کہا کہ ہان پھر نہین کرونگا پس اوس شخص پر لباس ایمان پھیرا گیا
پھر سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم کسواسطے ہم پر انکار
کرتے ہو اوس شخص نے کہا کہ اسواسطے کہ عرس مین عورتین اور مرد
ایک جا ہوتے ہین پھر سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ
یہ امر یعنے ایکجا ہونا مردون اور عورتون کا طواف مین بھی ہوتا
ہے اور کوئی اوسکو برا نہین سمجھتا اور کوئی اوس سے منع نہین
کرتا پھر سید احمد بدوی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ قسم ہے بزرگی
میرے پروردگار کی کہ نہین گنہ کیا کوئی شخص میرے عرس مین مگر
وہ توبہ کیا اپنے گناہ سے اور توبہ اوسکی مقبول ہوئی اور جبکہ

مین جانوران وحشی اور ماہی دریای کو بلاتا ہون اور اونکو ایک سے
دوسہر بچے نقصان سے نگاہ رکھتا ہون کیا مجھے حق تعالی عاجز کریگا
کہ جو شخص میرے عرس مین حاضر ہووے مین اوسکی نگہبانی کرون
اس قسم کا حال سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کا مسموع ہوا کہ ایام سکونت
مدینہ طیبہ کے جو وقت عرس مبارک حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ پہونچا
ایک ساکنین سے مدینہ طیبہ کے یون فرمائے کہ آج وہ روز ہے کہ حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ نے ایک عالم مدینہ کو ارشاد فرمائے مین کہا کہ
وہ کیا ہے انہون نے کہا کہ ایک عالم ہین کہ اونکی عادت تھی کہ
ہر روز عرس حضرت سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے حضرت کی زیارت
کو حاضر نہین ہوتے بلکہ ہر روز دوم حاضر ہوتے اور اونکے تلامیذ
اور اتباع بھی ایسا ہی کرتے ایک سال جب عرس حضرت حمزہ
رضی اللہ عنہ کا پہونچا شب عرس شریف مین وہ عالم خواب مین حضرت
حمزہ رضی اللہ عنہ سے مشرف ہوئے اور حضرت نے اون عالم
سے پوچھے کہ تم کیون نہین ہمارے عرس مین حاضر ہوتے ہو انہون
نے کہا کہ حضرت بعضے لوگ اس موقع مین آتش بازی جلاتے ہین
حضرت نے اون عالم کو ارشاد فرمایا کہ ہمارا مرتبہ حق تعالی کے پاس
اتنا بھی نہین ہے کہ ہمارے زایرین کی حق تعالی کے پاس سفارش
کرین اور اونکے گناہ حق تعالی سے معاف کرائین ایسا ہی شہر
ربیع الاول مین تقریب مولود سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کی مدینہ طیبہ مین بہت تکلف سے ہوتی ہے اور اسمین سب علماء
اور صلحاء مدینہ طیبہ اور اہل خدمات مثل قاضی اور مفتی اور بادشاہ

وغیرہ اہل مقدرت اور غیر اہل مقدرت جمع رہتے ہین اوس مجلس مین
بیان میلاد مبارک اور رحایل رضاعت اور احوال معراج مبارک
ہوتا ہے پھر شیرنی یا خرماسب اہل مجلس مین تقسیم اور اہل مقدرت
اور غیر اہل مقدرت سب اوس شیرینی کو برکت جانکر لیتے ہین
کہ ہذا برکتہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنے یہہ برکت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی ہے اور اولیاء اللہ کا بھی عرس مدینہ منورہ مین اسی قسم سے
ہوتا ہے خصوصًا سلطان الاولیاء سید المحبوبین سیدنا غوث
الاعظم رضی اللہ عنہ کا عرس بہ تکلف تمام اور بکثرت ہوتا ہے
جاننا چاہیے کہ جہان اعراس بزرگان دین کے ہوتے ہین کوئی ایسا
عرس نہین کہ سب فقراء محرومین رہوین اور اغنیاء کے سواے
ایک فقیر بھی نہ کھاوے اور نہ کسیکا ایسا دعوی صحیح ہے کہ ہم
کسی فقیر کو رد نہین کرتے بلکہ سب جاے اہتمام رہتا ہے اور اپنے
اندازہ طعام کے موافق فقرا اور اغنیاء کو ہر کوئی کھلاتا ہے اور
یہہ امر کچھ ناجایز نہین اور نہ ناخوشی ارواح بزرگونکا موجب ہے
اسواسطے کہ اگر اندازہ طعام کے موافق اہتمام نکیا جاوے تو
بہت سے مدعوئی لوگ بہوکے واپس ہوجاوینگے اور کھانا بے
دعوتی لوگ کھالیوینگے پس نہ شرع یہہ کہتی ہے کہ کھانا اپنا سب
فقراء حاضرین کو کھلادو اگرچہ اہل دعوت کو کافی نہو اور نہ بزرگونکی
اوسمین رضامندی ہے کہ اہل دعوت بہوکے پلٹ جاوین اور فقراء
حاضرین سب کھالیوین قد تمت فصل الاول من مسیح
الاستقام فی فضایل عرس سید الانام واولیاء اللہ

الکرام صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ واولیاء امتہ ماتکررت الدہور والایام من تصنیف انیف وتالیف لطیف عمدۃ العلماء محبوب نواز الدولہ بہادر یعنے حضرت مولانا مولوی مفتی مسیح الدین خان دام اقبالہ مفتی اول بلدۂ فرخندہ بنیاد حیدرآباد صانہا اللہ عن الفساد ربنا اتنا فی الدنیا حسنۃ وفی الاخرۃ حسنۃ وقنا عذاب النار ۞ فصل دوم بیان مین اصلیت تعین روز و تاریخ فاتحہ و عرس سید الانبیاء اور اعراس اولیاء اللہ مین بسم اللہ الرحمن الرحیم قال اللہ سبحانہ تعالی سبحان الذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی حق تعالی اس آیہ کریمہ مین حال معراج شریف نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ارشاد فرماتا ہے کہ پاک ہے وہ حق تعالی کہ اپنے بندہ خاص جو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم ہین اونکو مسجد حرام سے مسجد اقصی تک سیر کرایا شب مین سیر حضرت کا مسجد حرام سے مسجد اقصی تک اس کریمہ سے ثابت ہے پھر مسجد اقصی سے مقام قاب قوسین تک احادیث صحیحہ سے ثابت ہے شب معراج مین حضرت کو جو مقام قاب قوسین اور قرب الہی کا عنایت ہوا اس مقام مین حضرت خاص ہین کہ ایسے مقام مین کسی نبی اولوالعزم کو شرکت نہین اور اسی مقام سے دوسری آیت مین حق تعالی تصریح فرمایا و رفع بعضہم درجات یعنے حق تعالی بعضے نبی کے درجات کو بلند فرمایا اولیاء امت مرحومہ

بھی بہ تبعیت آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی شمہ اسی مقام سے
فیضیاب ہوتے ہین اور شب معراجکی برکات اور انوار اہل باطن
پر ظاہر اور منکشوف ہر سال ہین ہوتے ہین اور عادت الٰہی جاری
ہے کہ جس روز کوئی امر عنایات اور تفضلات کا کوئی اپنے بندۂ
خاص پر کرے پھر آثار اوس امر تفضلات الٰہی کے اوس روز و
تاریخ مین ہر سال رہتے ہین اور وہ روز و تاریخ بباعث اوس تفضلات
خاص کے اور ایام پر فضیلت رکھتا ہے جیسا کہ روز جمعہ اور عاشورہ
کے فضیلت مین حدیث وارد ہے کہ اوسمین توبہ آدم علیہ السلام
کی مقبول ہوی ہے اور نجات کشتئ نوح ہوی اور نجات موسیٰ
علیہ السلام کو فرعون سے حاصل ہوی پس ایسے امورات ایک
بار اوسمین حاصل ہونیکے باعث سے تا قیام قیامت اوسمین ایسے
انوار اور برکات باقی ہین اور رہینگے اور باعث ظہور انوار
اور برکات کے شب معراج مین مشایخین شب بیداری فرماتے
ہین ایسا ہی اولیاء اللہ یون تو بہ تبعیت آنحضرت کی ہر شان اور
ہر حال مین ترقیات مقامات حاصل ہوتے ہین جیسا کہ حدیث مین
وارد ہے الصلوٰۃ معراج المومنین یعنے صلوٰت معراج مومنین
ہے یعنے حالت نماز مین مومنین کاملین جو اولیاء اللہ ہین اونکو عروج
روحی مقام قربت الٰہی بھی ہوتا ہے ایسا ہی ہر عبادت فرایض اور
نوافل مین اونکو ترقیات مراتب حاصل ہوتے جاتے ہین جیسا کہ حدیث
صحیح مین وارد ہے کہ ہمیشہ ہی کہ بندہ میرا قرب نوافل سے
یہان تک کہ مین اوسکی سماعت اور بصارت ہو جاتا ہون کہ وہ

میرے ہی ساتھ سنتا ہے اور میرے ہی ساتھ دیکھتا ہے بلکہ
اونکو ہر آن و ہر زمان ترقی حاصل ہے اسواسطے کہ وہ ہمیشہ محو ذات
الٰہی مین رہتے ہین اور صلوٰۃ دایمی اولیاء اللہ کے نزدیک اسیکا
نام ہے اور ترقی تمام اور وصال ملک علام بوجہ اکمل سوقت مین
اونکو حاصل ہے جبکہ اونکی روح پاک اس قالب عنصری سے
بجانب عرش معلا عروج فرماتی ہے اور یہی معراج کامل اولیاء
اللہ کا ہے جیسا کہ حدیث شریف ابن ماجہ نے ابوہریرہ سے روایت
کئے ہین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المیت تحضرہ
الملایکۃ فاذا کان الرجل صالحا قالوا اخرجی حمیدۃ وابشری
بروح وریحان ورب غیر غضبان ولا تزال یقال لہا
ذالک حتی تخرج ثم یعرج بہا الی السماء فیفتح لہا فیقال
من ہذا فیقولون فلان فیقال مرحبا بالنفس الطیبۃ کانت
فی الجسد الطیب ادخلی حمیدۃ وابشری بروح وریحان
ورب غیر غضبان فلا تزال یقال لہا ذالک حتی تنتہی الی السماء
التی فیہا اللہ ترجمہ فرمائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کہ میت کے نزدیک ملایکہ قابض ارواح حاضر ہوتے ہین پس
اگر مرد صالح ہو پس وہ فرشتے کہتے ہین کہ نکل تو اے نفس پاک
کہ تھی تو جسد پاک مین نکل تو محمود اور خوش ہو تو ساتھ راحت
کے اور رزق اور پروردگار کے کہ جو تجہپر غضب نہین کیا ہے پس
ہمیشہ اسکو یہ بات کہے جائینگی یہان تک کہ وہ نکلے گی پھر اوسکا عروج
آسمان تک ہوتا ہے پس آسمان کا دروازہ کشادہ اوسکے واسطے

ہوگا پس پھر کہا جاویگا کہ یہہ کون ہے پس فرشتے اوسکو کہین گے
کہ فلان شخص ہے پس کہا جاویگا مرحبا ہو نفس پاک کو کہ وہ جسد
پاک مین تھا داخل ہو تو محمود اور خوش ہو تو ساتھ راحت اور رزق
اور پروردگار کے کہ تجھہ غصہ نہین کیا پس ہمیشہ اوسکو ایسا کہا جاویگا
یہان تک کہ پہونچتی ہے روح اوس اسمان پر کہ تجلی خاص حق
تعالی کی ہے ایضاً ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مسلم نے
روایت کئے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
فرمایا اذا خرجت روح المومن تلقاها ملکان یصعدانها
قال حماد فذکر من طیب ریحها وذکر المسک قال ویقول
اهل السماء روح طیبة جائت من قبل الارض صلی الله
علیک وعلی جسد کنت تعمرینه فینطلق به الی ربه ثم
یقول انطلقوا به الی آخر الاجل ترجمہ جبوقت نکلتی ہے روح
مومن کی ملاقات کرتے ہین اوس روحکو دو فرشتے کہ اوسکو
عروج کرتے ہین کہے حماد راوی حدیث نے کہ ذکر فرمائے
حضرت نے خوشبوئی سے اوسکی اور ذکر فرمائے مشک کو
کہے راوی اور کہتے ہین آسمان والے کہ روح پاک آئی ہے
جانب سے زمین کے رحمت کاملہ نازل کرے اے روح
تجھپر اور تیرے جسد پر کہ تو اوسکو آباد کرتی ہے پھر اوس روحکو
پروردگار کے طرف لیجاتے ہین پھر حق تعالی فرماویگا کہ اوس
روح کو لیجاو مقام قبر اور برزخ مین آخر مدت حشر تک ایضاً
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے احمد اور نسائی روایت کئے ہین

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اذا حضر المومن
اتتہ ملائکۃ الرحمۃ بحریرۃ بیضاء فیقولون اخرجی راضیۃ
مرضیا عنک الی روح اللہ وریحان ورب غیر غضبان
فتخرج کاطیب ریح المسک حتی انہ لیناولہ بعضہم بعضا حتی
یاتوا بہ ابواب السماء فیقولون ما اطیب ہذہ الریح التی جاء
من الارض ترجمہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
جس وقت کہ وقت موت مومن کا پہونچتا ہے فرشتے رحمت کے اوسکے
نزدیک اطلس سفید لاتے ہین پھر کہتے ہین کہ نکل تو اے روح کہ
تو بھی خوش ہے اور پروردگار بھی تجھسے خوش ہے طرف راحت
اور رزق کے اور طرف پروردگار کے جو تجھپر غصہ نہین کیا پھر
نکلتی ہے روح مانند نہایت خوشبوئی مشک کے یہان تک کہ
فرشتے ایک کے بعد ایک اوس روحکو دست بدست لیتے ہین حتے
کہ اوس روحکو آسمانکے دروازونکے پاس لاتے ہین پھر فرشتے
کہتے ہین کہ کیا خوشبوئی ہے کہ تمہارے پاس زمین سے آتی
ہے ایضاً براد ابن عازب سے امام احمد روایت کرتے
ہین ان العبد المومن اذا کان فی انقطاع من الدنیا واقبال
من الاخرۃ نزل الیہ ملائکۃ من السماء بیض الوجوہ کان
وجوہہم الشمس معہم کفن من اکفان الجنۃ وحنوط من
حنوط الجنۃ حتی یجلسوا منہ مد البصر ثم یجیء ملک الموت
علیہ السلام حتی یجلس عند راسہ فیقول ایتہا النفس الطیبۃ
اخرجی الی مغفرۃ من اللہ ورضوان قال فتخرج کما تسیل

القطرة من السقاء فياخذها فاذا اخذها لم يدعوها في يده طرفة عين حتى ياخذوها فيجعلوها في ذالك الكفن وفي ذالك الحنوط وتخرج منها كاطيب نفحة مسك وجدت على وجه الارض قال فيصعدون بها فلا يمرون يعني بها على ملاء من الملائكة الا قالوا ما هذا الروح الطيب فيقولون فلان ابن فلان باحسن اسماء التي كانو يسمونه بها في الدنيا حتى ينتهوا بها الى السماء الدنيا فيستفتحون له فيفتح لهم فيشيعه من كل سماء مقربوها الى السماء التي تليها حتى تنتهي به الى السماء السابعة فيقول الله عز وجل اكتبوا كتاب عبدي في عليين واعيدوه الى الارض فاني منها خلقتهم وفيها اعيدهم ومنها اخرجهم تارة اخرى

ترجمہ فرماتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق کہ بندہ مومن جسوقت کہ دنیا سے علحدگی مین ہوتا ہے اور متوجہ آخرت ہوتا ہے اوسکے طرف آسمان سے فرشتے روشن صورت اونکے نازل ہوتے ہین کہ چہرہ اونکے مثل آفتاب ہوتے ہین اونکے ہمراہ جنت کا کفن اور جنت کی خوشبوئی ہوتی ہے یہانتک کہ وہ فرشتے تا درازی نظر بیٹھتے ہین پھر ملک الموت علیہ السلام آکر اوسکے سر کے نزدیک بیٹھتے ہین اور ملک الموت کہتے ہین کہ اے نفس پاک نکل تو طرف بخشائش اور رضامندی اللہ کے حضرت فرماتے ہین کہ نکلتی ہے روح اوس بندہ مومن کی اور بہتی ہے جیسا کہ قطرہ مشک سے بہ آسانی اور سہولت نکلتا ہے پہر اوس روحکو ملک الموت لے لیتے ہین پھر جبکہ ملک الموت اوس روحکو لے لیتے ہین وہ فرشتگان نورانی صورت ملک الموت کے

ہاتھہ مین ایک لمحہ بھی نہین چھوڑتے ہین کہ ملک الموت کے ہاتھہ سے اوس روحکو لیکر کفن جنت اور بخور جنت مین رکھہ دیتے ہین پھر اوس روح سے نہایت عمدہ خوشبوئی مشک کی نکلتی ہے پھر حضرت فرماتے ہین کہ وہ فرشتے اوسکو لیکر آسمانون پر چڑہتے ہین پس کوئی جماعت فرشتون سے اوس روحکو کذر نہین کرتے مگر وہ جماعت فرشتونکی کہتی ہے کہ کون یہہ خوشبو روح ہے پھر فرشتگان ہمراہی کہتے ہین کہ فلان ابن فلان جو اوسکا بہتر نام دنیا مین تھا یہان تک کہ کہ آسمان اول پر اوس روحکو لیجاتے ہین پس کہتا ہے دروازہ آسمان اول کا اوس روحکے واسطے فرشتے چاہتے ہین پھر دروازہ آسمان کا اوس روحکے واسطے کہولا جاتا ہے پھر جب آسمان اول پر جاکر دوسرے آسمان پر جانا چاہتے ہین آسمان اول والے فرشتے آسمان دوم تک اوس روحکو پہونچانے کو ہمراہ آتے ہین ایسا ہی ایک آسمانسے دوسری آسمان تک فرشتے پہونچانیکو آتے ہین یہان تک کہ وہ فرشتے ساتوین آسمان پر اوس روحکو لیجاتے ہین پھر حق تعالی فرماتا ہے کہ میرے بندہ کی کتاب علیین مین لکھو کذا فی مشکواۃ المصابیح بشری الکئیب بلقاء الحبیب مین مذکور ہے عن ابن حبان بن الاسود قال الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب ترجمہ مروی ہے ابن حبان بن الاسود سے اہنون نے کہا کہ موت پل ہے کہ وہ دوست کو دوست کیطرف پہونچاتی دا اخرج البیہقی عن مجاہد فی قولہ ان الذین قالو ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملائکۃ ان

لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون قال ذالک
عند الموت ترجمہ روایت کیا بیہقی نے مجاہد نے بیچ تفسیر مین قول حق تعالے
کی تحقیق کہ وہ لوگ جو کہتے ہین کہ رب ہمارا اللہ ہے پھر استقامت اوسپر
پکڑتے ہین نازل ہوتے ہین اونپر فرشتے یہہ کہ کچھہ خوف اور غم
مت کرو اور خوش ہو تم ساتھہ اوس جنت کے کہ تم وعدہ کئے ہو
مجاہد نے کہے کہ یہہ قول حق تعالی اونکو بوقت موت کہا جاویگا و
اخرج ابن ابی حاتم عن مجاہد عن الآیة قال ان لا تخافوا مما
تقدمون علیہ عن امر الموت وامر الاخرة ولا تحزنوا علی
ما خلفهم من الدنیا من ولد او اهل او دین فانا نخلفکم
فی ذالک کله ترجمہ روایت کیا ابن حاتم مجاہد سے اس آیت
کی تفسیر سے کہے مجاہد نے ارشاد الہی اون لوگونکو ہوتا ہے کہ مت
خوف کرو تم اون چیز سے جو تمکو پیش آنے والی ہے موت اور امر
آخرت سے اور مت غمگین ہو اوس چیز پر جو بھی چھوڑ رہے ہے امر دنیا
سے اولاد اور اہل سے یا قرض سے کہ مین تمہاری حفاظت
اون تمام امورات مین کرونگا انتہا پس مین جو ان احادیث سے
اعزاز اور اکرام ملایکہ کا اور تعریف اور توصیف ملایکہ کی اور بشا
رتین انواع و اقسام ہے سے حاصل ہونا اور قرب الہی کا بمرتبہ کمال
مومنین جو بعد رحلت کے ثابت ہے وہ مومنین کاملین اولیاء
اللہ ہین اونکے طفیل مین عجب نہین ہے کہ ہم گنہگاران امت
بھی اس فضل عمیم مین شامل ہون ؎ شنیدم کہ در روز
امید و بیم ٭ بدان را بہ نیکان ببخشد کریم ٭ خصوصًا قول ابن جبا

کا موت پل ہے کہ دوست کو دوست کیطرف پہونچاتی ہے بلکہ دوست
ما ہیبا مقصور مثال مین کیا جاوے کہ دنیا مین کسیکو بھی دوست نہوا ور ایسے
وصال مین کسطور لطف اور راحت حاصل ہوتی ہے مثل دولہا اور
دولہن کے موت مین اولیاء اللہ کو وصال حق حاصل ہوتا ہے
اور موافق اس مضمونکے حدیث بھی وارد ہے ترمذی ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہین احوال سوال منکر و نکیر کا
جو میت سے ہوتا ہے مذکور ہو کر بعد اوسکے یہہ ہے
ثم ینور لہ فیہ ثم یقال لہ نم فیقول ارجع الی اہلی فاخبرہم
فیقولان نم کنومۃ العروس الذی لا یوقظہ الا احب
اہلہ الیہ حتی یبعثہ اللہ من مضجعہ ذالک کذا فی المشکوٰۃ
ترجمہ پھر روشنی کیا جاتی ہے میت کیواسطے اوسکی قبر مین پھر کہا جاتا
ہے اوس میت کو کہ سوجا پس کہتا ہے وہ میت کہ مین اپنے اہل
وعیال مین پلٹ کے جاتا ہون تاکہ اونکو اپنے حال سے خبر دون پھر
کہتے ہین وہ دو فرشتگان منکر و نکیر کو کہ سوجا تو مانند سونے دولہن
کے جو نہین بیدار کرتا ہے اوسکو مگر وہ کہ سب اہل سے وہ اوسکے
طرف دوست ہے یعنے دولہا ہے دولہن کو بیدار کرتا ہے کہ وہ
سب اہل واقربا سے دولہن کیطرف دوست زیادہ ہوتا ہے
پس وصال مجازی جو فیما بین دولہا دولہن ہے نمونہ وصال حقیقی
ہے جو فیما بین مومنین واصلین اور حق تعالی کے ہے اسی باعث
سے جو تقریبات اولیاء کے جو ہر سال مین بایام اونکے رحلت کے
ہوتے ہین اونکو عرس کہتے ہین کہ معنے عرس کے شادی ہین

اور اس ایام مین خصوصیت برکات اور انوار کے معتقدین اور
مریدین پر مشاہدہ ہوتے ہین اسی سبب سے اولیاء اللہ اپنے مرشدین
کے اعراس مین اہتمام تمام فرماتے رہے کتاب گنج احمدی
جو حضرت شاہ عالم گجراتی قدس سرہ کے احوال مین ہے اوسمین
تحریر ہے کہ حضرت شاہ عالم قدس سرہ احوال مین اپنے جد امجد حضرت
مخدوم جہانیان سید جلال الدین بخاری قدس سرہ کے کچھ کرامات
بیان فرما کر ارشاد فرمائے امشب شب عرس ایشانست مارا
باید کہ ایستادہ خدمت بکنیم پھر مولف کتاب گنج احمدی کہتے ہین و
این خانہ زاد گوید عرس در لغت عروسی کردن است و نیز عرس
فرود آمدن کاروان است در شب و صوفیان کہ روز وفات
مشایخ را عرس نامند بنا بر این است کہ در حدیث آمدہ است
کہ فرشتگان چون در قبر سے آیند و از صاحب قبر سوال ہاے مقرری
میکنند بکرم اللہ تعالی او جواب بصواب میدہد اورا میگویند نم کنومة
العروس پس مریدان را حسن ظن بلکہ صدق اعتقاد بہ نسبت
مشایخ است بخطاب نم کنومة العروس مخاطب شدہ اند و عروس
گویا مہمانی این شادیست مریدان صادق چون مہمانی باخلاص
میکنند ارواح مقدسہ مشایخ در منازل ایشان فرود آید پس از رو
بہ این مشابہت فرود آمدن کاروان در شب عروس نامند لہ
کتاب فتح الحق مین خلف قاضی الاسلام لکھتے ہین کہ شیخ احمد بن محمد
الفاروقی نے توضیح الہدی باعمال الندی مین لکھتا ہے و در حدیث آمدہ
فی بعض الکتب اذا نم لما توفی النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم

اطعم عنه كل يوم واحدة من امهات المؤمنين وآخرهن عائشة
رضي الله عنها ثم اطعم ابو بكر الصديق اكثر اهل المدينة و
كان ذالك في ثاني عشر شهر ربيع الاول ولعل هذا
هو الاصل في اتخاذ اكثر الناس هذا اليوم يوم المولود انتهى
ترجمہ اور دیکھا میں نے بعض کتابوں میں کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وفات پائے حضرت کے جانب سے ایک ایک امہات المومنین
سے ایک ایک روز کھانا کھلائے کہ سب سے آخر حضرت عائشہ
مطہرہ رضی اللہ عنہا تھے پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے
اکثر اہل مدینہ کو کھلائے اور وہ روز بارھویں ربیع الاول تھا
اور شاید یہ وہی اصل ہے کہ اسدن لوگ یوم المولود یعنی عرس
شریف حضرت کا ٹھہرائے ہیں ایضاً کتاب مذکور میں منقول ہے
علامہ شیخ ابن حجر مکی نے شرح میں اربعین امام نووی کے
کہا قال الامام ابو شامہ شیخ المصنف رحمہما اللہ تعالی
ومن احسن ما ابتداع في زماننا ما يفعل في
كل عام في اليوم الموافق ليوم مولده صلى الله عليه و
آله وسلم من الصدقات واصطناع المعروف واظهار
الزينة والسرور انتهى ترجمہ کہا ابو شامہ شیخ مصنف
رحمہما اللہ نے اور بہترین اون چیزوں کا جو ایجاد کیا گیا وہ
چیز ہے جو کیا جاتا ہے ہر سال میں اوس روز میں جو موافق
ہے روز پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
صدقات وامور خیر سے اور ظاہر کرنا زینت اور خوشی کا

اور ایضاً اوس کتاب مین مسطور ہے اور بھی ابن حجر مکی نے نعمۃ
الکبری علی العالم مین حافظ ابن حجر عسقلانی سے نقل کیا ہے ینبغی
ان یتحری الیوم بعینہ فان کان ولد لیلا فیقع الشکر بما
یناسب اللیل کالاطعام والقیام وان کان ولدنہارا
فیما یناسبہ کالصیام والاولی ان یکون ذالک
الیوم من عدد ایام الشہر بعینہ حتی یطابق قصۃ موسی
علیہ السلام فی یوم عاشورا ترجمہ چاہیے کہ حضرت
کا شکر ولادت شریف بھی دن ولادت شریف کا بعینہ تلاش کیا
جاوے پس اگر حضرت شب کو تولد پائے ہین پس چاہیے کہ وہ
عبادت شکر یہ ادا کیا جاوین جو مناسب شب کے ہووین جیسا
کھانا کھلانا اور نماز ادا کرنا اور حضرت دنکو تولد ہوے ہین تو عبا
دات شکر یہ ادا کئے جاوین جو مناسب دنکے ہووے
مثل روزہ کے اور ضرور ہے کہ وہ روز مہینے کی تاریخ بھی
وہی اختیار کیا جاوے کہ جس تاریخ مین حضرت تولد پائے ہین
تا کہ مطابق ہووے قصہ موسی علیہ السلام کو یوم عاشورا مین
یعنے جبکہ موسی علیہ السلام کو نجات فرعون سے یوم عاشورا ہوی
تو موسی علیہ السلام اوسکی خوشی اور شکریہ مین ہر سال یوم عا
شورا روزہ رکھے انتہی ایضاً اوسی کتاب مین تحریر ہے اور
شیخ ابن الرصاع نے تذکرۃ المحبین مین لکھا ہے من اداب
المحب لہذا النبی الکریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم
ان یکون معظما لعیۃ میلادہ ولیوم اللہ تعالی اظہر فیہ

لکل شایق ومحب ان یظهر السرور والبشارۃ فی البلد و
صبیحتها ویمتع الدواولادہ مما امکن لہ بحصول برکتها
ویدخل السرور علیهم ویعلمهم اندا انما جعل ذالک محبتہ
لتلک البلد وسرورها واعتناء بفضلها وبیینوانها
الشرف البالی عند اللہ انتہی ترجمہ اداب سے محب
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یہ ہے کہ وہ تعظیم کرے شب
میلاد کو حضرت کے اور اوس روز کو جسمین حق تعالی نے حضرت
کو ظاہر کیا پس چاہیے کہ ہر شایق اور محب کو کہ خوشی اور
بشارت ظاہر کرے اوس شب بین اور صبح کو اوس کے
اور نفع پہنچاوے اپنے اہل وعیال کو واسطے حصول برکت
اوس شب کے اور معلوم کرائے اونکو کہ اوسنے یہ کام
واسطے محبت اور خوشی اوس شبکے اختیار کیا اور واسطے
تعظیم اور تکریم اوس شبکے اون امور کے جانب متوجہ ہو
اور بیان کرے کہ وہ شب سب شبون مین افضل ہے حق تعالی
کے نزدیک انتہی ایضاً اوسی کتاب مین سے اور حافظ جلال
الدین سیوطی نے وظایف الیوم واللیلہ مین فرمایا وعمل
المولد کل سنة فی ربیع الاول استبشارا وسرورا
بمولد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حسن محمود انتہی
ترجمہ اور عمل مولود کا ہر سال ربیع الاول مین واسطے خوشی
اور بشارت تولد شریف حضرت کے بہتر اور پسندیدہ ہے انتہی
اوسی کتاب مین سے اور شیخ الامام برہان الدین بطوبی نے

موعد الکرام مین لکھا ہے حق علی کل انسان من امتہ و
الداخل فی ملتہ التنویہ لھذا المولد السعید فی کل
عام جدید واولی ما کان ھذا التنویہ فی ھذا
الشھر الطاہر فیہ انتہی ترجمہ حق ہے اوپر ہر انسان
کے امت سے آپکے اور وہ جو آپکی امت مین داخل ہین مشہور کرنا
اوس روز تولد مبارک کو ہر سال مین اور بہتر ہے شہرت مولود
شریف کی اوس ماہ مین کہ جسمین آپ تولد پائے ہین انتہی ایضاً
اوسی کتاب مین ہے اور علامہ قسطلانی نے شرح مواہب
اللدنیہ مین لکھا ہے فرحم اللہ امرأ اتخذ لیالی شھر مولدہ
المبارک اعیاداً لیکون اشد علۃ علی من فی
قلبہ مرض واعیاداء ترجمہ پس رحم کرے حق تعالی اوس
شخص پر جسنے آپکی شب مولود کو عید ٹھرایا تاکہ ہووے
جسکے دل مین مرض صعب اور بیماری سخت ہے سخت ناگوار
انتہی ایضاً اور فتاوی طنبداری مین مذکور ہے لا باس
با الجمعیۃ التی فی کل سنۃ للشیخ الجلیل الکبیر احمد بن
علوان نفع اللہ بہ فان المقصود بہ زیارۃ والقرأت
لہ ترجمہ نہین خوف ساتھ اوس اجتماع کے جو کیا جاتا ہے
ہر سال مین واسطے شیخ بزرگ احمد بن علوان کے حق تعالی
اونکی ذات سے نفع دیوے اسواسطے کہ مقصود اوس سے
اونکی زیارت اور اونکے واسطے قرأت قرآن ہے انتہی ایضاً
فیہ اور اوسی فتاوی مین مسطور ہے لا باس بزیارۃ الاو

لیاء فی الیوم معروف کزیارت الشیخ الجلیل الکبیر عیسی
ابن ابی الهتار فی کل سبت من رجب الفرد و
کذا زیارت الشیخ الجلیل الکبیر ابی الغیث بن جمیل
فی آخر سبت منه وکذا لا باس بزیارت الشیخین
الجلیلین العظیمین الشهیرین محمد ابن ابی بکر الحکمی و
محمد بن حسین البجلی ومن معهما من الاولیاء فی اول
خمیس منه ولا انکار بل تستحب الزیارت هولاء الا
ولیاء ترجمہ نہین خوف ہے ساتھ زیارت اولیاء کے رو
معین مین مانند زیارت شیخ جلیل کبیر عیسی ابن ہتار کے ہر ہفتہ
فرد مین رجب کے ایسا ہی زیارت شیخ جلیل کبیر ابی الغیث بن
جمیل کی آخر ہفتہ رجب مین اور ایسا ہی نہین خوف ہے ساتھ
زیارت دو شیخ جلیلین اور قطبین کے جو مشہور ہین ساتھ محمد بن
ابی بکر الحکمی کے اور محمد بن حسین البجلی کے اور جو اور کے
ساتھ ہین اولیاء سے اول پنجشنبہ مین رجب کے اور نہ انکار
ہے بلکہ اون اولیاء اللہ کی زیارت مستحب ہے ایضا فیہ اور
مجموع الروایات مین مذکور ہے ان اراد ان یتخذ
الولیمۃ فلیتخذ یا درک یوم موتہ ویحتاط فی الساعۃ
التی نقل فیها روحہ لان ارواح الموتی یاتون فی ایام
الاعراس فی کل عام فی ذالک الموضع فی تلک الساعۃ
فینبغی ان یطعم الطعام والشراب فی تلک الساعۃ
فان ارواحهم یفرحون بذالک ویدعون لهم

وعليهم انتهى ترجمه اگر کوئی اراده ضیافت کا کرے پس ٹھہراوے
اسکو ساتھ پانی روز وفات میت کے اور احتیاط کرے بیچ اوس
ساعت کے کہ جسمین روح اوسکی پرواز کی ہے اسواسطے کہ
ارواح اموات کے اوس ساعت مین آتے ہین پس چاہیے کہ کھانا
اور پینا اوس ساعت مین کھلا دے اور پلا دے اسواسطے کہ اونکے
ارواح اوس سے خوش ہوتے ہین اور اونکو دعا دیتے ہین
ورنہ اونکو بد دعا دیتے ہین ایضا فیہ اور شیخ احمد بن محمد الفاروقی
نے توضیح الہدی باعمال التقی مین مسطور کیا وفی بعض
الکتب اذا اراد ان یتخذ الوضیمۃ ینبغی ان یجتهد بادراک
یوم موتہ ویحتاط فی الساعۃ التی انتقل بہ روحہ فان
ارواح الموتی یاتون فی ایام الاعراس فی کل عام فی ذالک
الیوم فی تلک الساعۃ وینبغی ان یطعم الطعام والشراب
فی تلک الساعۃ فان ذالک یفرح ارواحهم وان فیہ
تاثیرا بلیغا فاذا اراد شیئا من الماکولات والمشروبات
یسرون ویدعون لهم والا یتحزنوا علیہ ویدعوا
علیهم ترجمه اور بعضے کتب مین ہے جسوقت کہ اراده
کرے کہ تیاری طعام کرے چاہیے کہ کوشش کرے پانیمین
روز وفات میت کے اور احتیاط کرے اوس ساعت مین کہ
جسمین روح میت کی بدن سے نقل کی اسواسطے کہ ارواح میت
آتے ہین ایام عرس مین ہر سال اوس موضع مین اوسوقت اور چاہیے
کہ کھلا دے اور پلا دے اوس ساعت مین اسواسطے کہ جیھ

بات ناونکی ارواحکو خوشش کرتی ہے اور تحقیق کہ اوسمین تاثیر بلیغ
ہے پس جسوقت کہ ارادہ کوئی کھلانے کا اور پلانے کا وقت
رحلت مین اونکے کرے بس وہ اموات اوس سے خوشش ہوتے
ہین اور اونکے واسطے دعا دیتے ہین ورنہ اونکو بد دعا دیتے ہین
اور غمگین ہوتے ہین ایضًا فیہ اور شیخ عبد الحق دہلوی نے ما
ثبت بالسنہ فی الایام والسنہ مین لکھا ہے فان
قلت ہل لہذا العرف الذی شاع فی دیارنا فی حفظ
اعراس المشایخ فی ایام وفاتہم اصل فان یک عندک
علم من ذالک فاذکرہ قلت سألت عن ذالک شیخنا
الامام عبد الوہاب المتقی المکی فقال ذالک من
طرق المشایخ وعاداتہم ولہم فی ذالک نیات
قلت کیف تعیین ذالک الیوم دون سایر الایام قال لہ
نظایر کما فی تحدید بعض المشایخ بعد الصلواۃ والاکتحال
یوم عاشوراء فانہ سنۃ علی الاطلاق بلا عقلہ من
جہۃ الخصوصیۃ ثم قال وذکر بعض المتاخرین من
مشایخ العرب ان الیوم الذی وصل الی جناب العزت
وحظایر القدس یرجی من الخیر والبرکۃ والنورانیۃ
الکثر واوفر من سائر الایام ثم اطرق ملیا ثم رفع رأسہ
فقال لم یکن فی زمن السلف شیء من ذالک وانما
ہو من مستحسنات المتاخرین واللہ اعلم ترجمہ پس اگر
کہے تو آیا اسواسطے اس عرف کے جو شایع ہمارے ملک مین

ہے محافظت اعراس مشائخین مین اونکے ایام وفات مین کچھ اصل ہے پس
اگر تجھے کچھ معلوم ہو اس باب مین تو بیان کر کہو نگا مین کہ مین نے اس امر
مین اپنے شیخ امام عبد الوہاب متقی مکی سے پوچھا انہون نے کہا کہ یہہ امر
مشائخین کے طریقون اور اونکے عادات سے ہے اور مشائخین کے واسطے
اسمین نیتین ہین کہا مین نے کسطور سے معین کرنا اس روز کا سوا اور
ایام کے کہے انہون نے اور اوسکے واسطے بہت مثالین ہین جیسا کہ مصافحہ
بعضے مشائخین کا بعد نماز کے اور سرمہ لگانا روز عاشورہ اکا پس وہ
سنت ہین علی الاطلاق بدعت ہین باعتبار خصوصیت کے پھر کہے شیخ علی
متقی نے کہ ذکر کئے بعضے متاخرین عرب نے کہ جو روز کہ اولیاء اللہ
جناب عزت اور مقام قدس مین داخل ہوے اوس روز مین امید خیر
برکت اور نورانیت اور دنو سے زایہ ہے پھر تہوڑی دیر تامل کرکے
سر کو اپنے بند کر گئے کہے کہ یہہ زمانہ سلف مین نہین تھا بلکہ یہہ امور خیر
نکالے ہوے متاخرین کے ہین واللہ اعلم انتہی الضیافہ اور بہی توضیح
الہدی مین مسطور ہے قال المشائخ والعلماء ینبغی للزائرین ان یراعی
وقت وصالہ خصوصا فی یوم العرس فان لہ تاثیرا بلیغا وانہم
قد وجدوا فی الزیارۃ فی ہذا الوقت فوائد باطنیۃ وبرکات
وکرامات ظاہرۃ اکثر ما وجدوا فی حال حیوتہم وبہذا قال
الشافعی رحمۃ اللہ علیہ قبر موسی الکاظم التریاق المجرب وکان
الشیخ ابو عبد اللہ القرشی یقول اذا کانت الرحمۃ تنزل عند ذکر
ہم فما ظنک بمواطن اجتماعہم علی ربہم ویوم قدومہم علیہ
بالخروج من ہذہ الدار الفانیۃ المملوۃ بالمحن والشدائد وہو

قربهم من ربهم فارغين عن العلايق البشريه والوساوس النفسانية والهوجس الشيطانية فزيارتهم في ذالك الوقت تهيئة لهم وتعرضهم لما يتجدد لهم من نزول الرحمة وحصول زيادة القرب عن ربهم فهي اذن مستحبة ان سلمت من محرم ومكروه ترجمہ کے مشایخ اور علمار نے چاہیے زیارت کرنیوالیکو کہ رعایت کرے وقت وصال کو دلی کے حضوصًا روز عرس مین پس تحقیق کہ اوس روز کو تاثیر بلیغ ہے اور تحقیق وہ لوگ پاے ہین اوسوقت کی زیارت مین فواید باطنیہ اور برکات اور کرامات ظاہرہ اکثر اوس سے جو حال حیات مین اونکے پاتے تھے اور اوسی سبب سے کہے امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ نے قبر موسی کاظم رضی اللہ عنہ کی تریاک مجرب ہے اور شیخ ابوعبداللہ نوری کہتے ہین کہ جسوقت کہ رحمت الہی وقت ذکر اولیا اللہ کے نازل ہوتی ہے پس کیا گمان ہے تیرا ساتھ مقامات اجتماع اونکے اور حاضر ہونے اونکے پاس حق تعالی کے اور روز نکلنے اونکے اس دار فانیہ سے جو بھرا ہوا ہے محنتون اور تکلیفون سے وہ قرب اون لوگون کا پروردگار سے اپنے اوس حالت مین کہ وہ خالی ہین علایق بشریہ سے اور وساوس نفسانیہ سے اور علایق شیطانیہ سے پس زیارت اونکی اوسوقت مین مہیا ہونا ہے اونکی خدمت مین اور پیش آنا ہے اوس چیز کو جو اونکے واسطے ہر آن نئی نئی شان کے نزول رحمت اور حصول زیادت قرب الہی سرفراز رہتا ہے پس وہ زیارت اس وقت مین مستحب ہے جسوقت کہ سلامت رہے حرام اور مکروہ سے انتہی ایضا فیہ وفی تفسیر الدر تحت قولہ تعالی سلام

علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔ اخرج ابن المنذر و ابن مردویہ عن انس رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کان یاتی احداً کل عام ویسلم علی قبور الشہداء ویقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار۔ واخرج ابن جریر عن محمد بن ابراھیم قال کان النبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم یاتی راس کل حول ویقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار وابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم کانوا یفعلون کذالک و روی ان فاطمۃ رضی اللہ عنہا کانت تاتی قبر حمزۃ ابن المطلب رضی اللہ عنہ فی کل عام فتزورہ انتہی۔ ترجمہ اور تفسیر دررمین تحت قول حق تعالی کے سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار کے مرقوم ہے روایت کئے گئے ابن منذر نے انہون نے ابن مردویہ سے انہون نے انس رضی اللہ عنہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آتے شہداء احد کو ہر سال اور سلام کرتے اوپر قبور شہداء کے اور کہتے کہ سلام ہے اوپر تمہارے بسبب صبر کرنے تمہارے پس بہتر ہے دار آخرت اور روایت کئے ہین ابن جریر نے محمد ابن ابراھیم سے کہے انہون نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم آتے ہر سال کے شروع مین قبور شہداء احد پر اور کہتے کہ سلام ہے اوپر تمہارے الخ اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضی اللہ عنہم بھی ایسا ہی کرتے اور روایت کیا گیا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا ہر سال مین قبر حمزہ رضی اللہ عنہ پر آتے اور زیارت قبر کی کرتے۔ ایضاً فیہ

اور شیخ عبد الحق دہلوی نے ماثبت بالسنۃ مین تحریر فرمائے
فلعلہ فی ھذہ الروایت یکون عرسہ تاسع ربیع الاخر وھذا
ھو الذی ادرکنا سیدی الشیخ العارف الشیخ عبد الو
ھاب القادری الحنفی المکی قدس سرہ کان یتحافظ
فی یوم عرسہ رضی اللہ عنہ ھذا التاریخ اما اعتمادا
علی ھذہ الروایۃ او علی ما رای من شیخہ الکبیر علی
المتقی او من غیرہ او من المشایخ رحمۃ اللہ علیہم انتہی
ترجمہ کہا مین پس ساتھ اس روایت کے ہوتا ہے عرس شریف جناب
محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کا نوین ربیع الثانی کو اور یہ وہی ہے کہ
ہم نے شیخ عارف شیخ عبد الوہاب حنفی کو جس پایا ہے ہین کہ وہ محافظت
عرس شریف حضرت کی اس تاریخ کو کیا کرتے باعتماد اوس روایت
پر یا اوسپر جو انہون نے اپنے شیخ کبیر علی متقی کو پایا اور کے سوائے
اور مشایخین کو دیکھے رحمۃ اللہ علیہم ایضاً فیہ اور مخزن مین مسطور
ہے حضرت سید محمد بندہ نواز قدس سرہ بروح قطب عالم خواجہ نصیر
الدین قدس سرہ در شب ہژدہم رمضان المبارک بسیار تصدق
کردے و اطعام فقراء و مساکین نمودے انتہی ایضاً فیہ اور خزانہ
جلالیہ مین جو ملفوظ حضرت مخدوم جہانیان قدس سرہ ہے مذکور
ہے یکے از شرایط صدق ارادت اینست کہ بروح کسے کہ اطعام
کند باید کہ در وقت لطیف کہ آن بزرگوار رحلت کردہ بفقرا اطعام نماید
اور مولانا شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ انتباہ فی سلاسل اولو
لیاء اللہ مین تحریر فرمایا اخبرنی سیدی الوالد قال

کنت اصنع فی ایام المولد طعاما صلة بالنبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فلم یفتح لی فی سنة من السنین شئی اصنع
بہ طعاما فلم اجد الا حمصا مقلیا فقسمتہ بین الناس
فرائیتہ صلی اللہ علیہ وسلم و بین یدیہ ہذا الحمص
ترجمہ خبر دیتے مجھے میرے والد نے اور کہتے کہ میں ایام میں
تولد شریف حضرت کے تیاری کہانیکی کیا کرتا بطریق ہدیہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے پس ایک سال مجھے کچھ میسر نہ آیا کہ میں کچھ اوس سے
تیاری طعام کروں پس نہیں پایا میں مگر نخود بریان پھر میں نے اوس
نخود بریان کو تقسیم لوگوں میں کیا پھر دیکھا میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اور
روبرو حضرت کے وہ نخود بریان تھے انتہی اس سے یہ معلوم ہوا کہ وہ نخود
بریان ہی حضرت کے جناب میں مقبول ہوئے اور مقبولیت علامت
اور آثار خلوص عقیدت اور صفائی محبت ہے ایضا فیہ اور مولانا موصوف
نے ہمعات میں تحریر کیا اینجاست حفظ اعراس مشایخ و مواظبت بزیارت
قبر ایشان والتزام فاتحہ خواندن و صدقہ دادن برائے ایشان و اعتنا
تمام کردن بہ تعظیم آثار و اولاد و منتسبان ایشان انتہی ایضا فیہ مولانا شاہ
عبد العزیز صاحب اپنے فتوے میں تحریر کیا در تمام سال دو مجلس در خانہ
فقیر منعقد میشود ذکر مجلس مولود شریف و ذکر شہادت حسنین رضی اللہ
عنہما اول کہ مردم روز عاشورا یا یکروز پیش ازین قریب چہار صد
یا پانصد کس بلکہ قریب ہزار کس و زیادہ ازان فراہم مے آیند و درود
میخوانند بعد ازانکہ فقیر مے آید مے نشیند و ذکر فضایل حسنین کہ در حدیث
شریف وارد شدہ در میان مے آید و آنچہ اخبار شہادت این بزرگان

وتفصیل بعض حالات ذبد ماتی قاتل ایشان وارد شده نیز بیان کرده
میشود ودرین ضمن بعض مرثیہ ہا از خبر مردم یعنی جن وپری کہ حضرت
ام سلمہ ودیگر صحابہ رضی اللہ عنہم شنیدہ اند نیز مذکور مے شود وخوابہاے
متوحش کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ودیگر صحابہ دیدہ اند ودلالت
برغم واندوہ بروح مبارک حضرت جناب رسالتماب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مے کنند مذکور میشود وبعد ازان ختم قرآن وپنج آیت بر ماحضر فاتحہ نمودہ
مے آید اگر شخصی خوش الحان سلام مے خواند یا مرثیہ شروع کند اکثر
حضار مجلس واین فقیر راہم رقت وبکا لاحق میشود اینست قدریکہ بعمل می آید
پس اگر این چیزہا نزد فقیر بہمین وضع کہ مذکور شد جایز نمے بود اقدام برآن
اصلا نمی کرد باقی مجلس مولود شریف پس حال این اینست کہ بتاریخ دوازدہم
شہر ربیع الاول ہمین کہ موافق معمول سابق فراہم شوند ودر خواندن درود
مشغول گشتند وفقیر می آید اولا بعضی از احادیث فضایل آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مذکور می شود وبعد ازان ذکر ولادت باسعادت وبندے
از حال رضاعت وحلیہ شریف وبعضی از آثار کہ درین اوان بظہور آمد
بمعرض بیان مے آید بعد ازان ماحضر از طعام یا شیرینی فاتحہ خواندہ تقسیم آن
بحاضرین مے شود انتہی اور بہی مولانائے موصوف نے تفسیر عزیزی مین
تحت ولیال عشر کے لکہا وہ یہہ ہے اول محرم است کہ ایام کربت
وغربت شہداء است وثواب بیحساب صبر ورنجے کہ در راہ خدا کشیدہ اند
بارواح مقدس آنخانوادہ ان دہ ایام نازل مے شود انتہی اور مولانا
رفیع الدین صاحب برادر مولانا شاہ عبد العزیز نے بہی جوازپر فتوی دیا
ہے چنانچہ سوال وجواب یہہ ہے سوال برسر قبر بزرگے درسال

جمع آمدن و آزار روز وفات و عرس قرار دادن باوجودیکه زمان امر
سیال غیر قار است چه حکم دارد جواب اگرچه زمان غیر قار و سیال است
اما آنچه باو تقدیر کرده میشود زمانه از شب و روز و ماه و سال اینها را
شرعاً و عرفاً دوره مقرر است چون دوره تمام میشود باز از سر نو شروع
میشود و بهمین حساب رمضان بشهر صوم و ذیحجه بشهر حج و همچنین شهور دیگر در
دوره حکم اتحاد با نظیر او داده میشود چنانچه در حدیث وارد است کم
یهود عرض کردند در جناب رسالت صلی الله علیه وسلم که حق تعالی نجات
موسی علیه السلام و غرق فرعون درین روز عاشورا کرده است برای
شکرانه روزه میکردیم جناب رسالت صلی الله علیه و آله وسلم فرمود
انا احق بموسی منکم فصام یوم عاشورا و امر الناس بصیامه
و نیز حضرت نبی کریم صلی الله علیه و آله وسلم بلال رضی الله عنه را وصیت
کردند بصوم یوم دوشنبه و فرمودند فیه ولدت و فیه انزل علی
و فیه هاجرت و فیه اموت بنابرین یاد کردن آن تاریخ
و آن ماه رسم افتاده و چون مردمان ازین جهان بمحافظت این
رسم گذشته اند ایشان را انتظار بسوی ولد یا کسے دیگر اقارب
خود میباشد پس رفع انتظار ایشان فایده ایست معتد به و به
علامات و مکاشفه دریافت شد که درچنین روز اجتماع ارواح و دوستان
در عالم برزخ هم میشود پس امداد بدعا و ختم و طعام بدعتی
است مباح و وجه قبح ندارد انتهی پس جبکه تعیین تاریخ کا جواز
علماء دین کی تصریح سے مبین ہو چکا اب ہم لکھتے ہین کہ تعیین مذکور
سنت سے مخالف نہین بلکہ موافق سنت ہے دیکھو نجات موسی

علیہ السلام اور غرق فرعون کے باعث عاشورا کی تعیین ہوی اور
اوسی روز کا صوم اولا فرض ہوا بعد ازاں صوم رمضان کی
فرضیت سے اوسکی فرضیت منسوخ ہوی اور استحباب اوسکا باقی رہا
اور ولادت اور بعثت کے باعث سے دوشنبہ کی تعیین ہوی اور
اوسکا روزہ مسنون ہوا اور آدم علیہ السلام کی پیدایش اور وفات
وغیرہ کے باعث سے جمعہ کی تعیین ہوی چنانچہ یہ سب امورات احادیث
صحیحہ سے ثابت ہین پس اس سے ثابت ہوا کہ زمانہ مین معظم امور
ہونیکے باعث وہ زمانہ اور اوسکے نظیر متشرف ہوتے ہین ملا علی قاری
نے شرح مشکات مین تحت حدیث سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن صوم الاثنین فقال فیہ ولدت وفیہ انزل علی رواہ مسلم
کے لکھا ہے فی الحدیث دلالت علی ان الزمان قد یتشرف
بما یقع فیہ وکذا المکان انتہی ترجمہ یہ حدیث کے دلالت ہے اس
بات پر کہ زمانہ کبھی بزرگی پاتا ہے بسبب اوسکے جو چیز کہ اوسمین واقع
ہوتے ہین اور ایسا ہی مکان بھی پس ربیع الاول وغیرہ کے تعیین
کا جواز بھی اوسمین واقع ہوا اسو امور معظمہ کے باعث ثابت ہوتا ہے
چنانچہ علماء اعلام جیسے شیخ الاسلام حافظ ابن حجر عسقلانی اور شیخ المحدثین
حافظ جلال الدین السیوطی وغیرہ نے جو رتبہ اجتہاد فی المذہب کا
رکھتے تھے احادیث صحیحہ سے اوسکا استحباب استنباط کیا ہے حافظ
ابن حجر عسقلانی نے حدیث عاشورا کو ذکر کر کے فرمایا فیستفاد منہ فعل
الشکر للہ تعالی بانواع العبادات علی ما من بہ فی یوم معین من
اسداء نعمۃ او دفع نقمۃ ویعاد ذالک فی نظیر ذالک الیوم من کل سنۃ

وای نعمۃ اعظم من نعمۃ بروز ہذا النبی نبی الرحمۃ فی ذالک
الیوم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہی اسکو ابن حجر مکی نے نعمۃ الکبری
علی العالم مین نقل کیا ہے ترجمہ پس فایدہ لیا جاتا ہے اس حدیث سے
فضیلت شکر حق تعالی کی ساتھ انواع عبادات کے اوپر اوس چیز کے
جو احسان کیا اوسکے ساتھ حق تعالی نے روز معین مین احسان یا دفع بلا
سے اور اعادہ کیا جاتا ہے بیچ مثل اوس روز کے ہر سال سے
اور کونسی نعمت بزرگ تر ہے اوس نعمت سے کہ زیارت اس نبی
کی جو نبی الرحمۃ ہین کیا جاوے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتہی معہذا سالانہ
کی تعیین پر خود حدیث شریف صراحۃ وارد ہے سید السمہودی
نے وفاء الوفاء مین تحریر کیا روی ابن شیبۃ عن عباد
بن ابی صالح ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان
یاتی قبور الشہداء باحد علی راس کل حول فیقول سلام
علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار وقال وجاءہم ابو بکر ثم
عثمان رضی اللہ عنہم فلما قدم معاویۃ ابن ابی سفیان
رضی اللہ عنہما حاجا جاءہم قال وکان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم اذا وجہ الشعب قال سلام علیکم بما صبرتم فنعم
عقبی العاملین انتہی ترجمہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے عباد
بن ابی صالح سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر
سال مین قبور شہداء احد کے پاس آتے اور فرماتے سلام ہے
اوپر تمہارے بسبب صبر تمہارے پس بہتر ہے دار آخرت اور
کہے کہ آئے قبور شہداء احد کے پاس ابوبکر اور عثمان رضی اللہ عنہم

پس جسوقت کہ معاویہ ابن ابی سفیان واسطے حج کی آئے قبور شہدا
شہدا کے نزدیک آئے اور رکھے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم کہ فرماتے جسوقت کہ متوجہ ہوتے شعب احد کے جانب
سلام ہے اوپر تمہارے بسبب صبر تمہارے پس بہتر ہے ثواب
عمل کرنیوالونکا انتہی رد المحتار مین شرح لباب المناسک سے نقل
کیا ہے ویستحب ان یزور شہداء احد لما روی ابن ابی
شیبۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کان یاتی قبور
الشہداء علی رأس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم
فنعم عقبی الدار ترجمہ اور مستحب ہے زیارت شہداء احد
کے واسطے کہ روایت کیا ابن ابی شیبہ نے کہ تحقیق نبی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تھے کہ آتے قبور شہدا اوپر ہر سال پھر کہتے کہ سلام ہے
اوپر تمہارے بسبب صبر تمہارے پس بہتر ہے دار آخرت انتہی اور
ابن حجر مکی نے حسن التوسل مین شہداء احد کی زیارت کو جاوین
تو وہی دعا پڑھنا کر کے استدلال کیا ہے پس یہ حدیث متعدد طرق سے
وارد ہونا اور حنفیہ اور شافعیہ اس سے استدلال کرنا اس حدیث
کی صحت پر دلیل قوی ہے اور اوسمین سالانہ پر تصریح ہے پھر جب
سالانہ کی تعیین صحیح حدیث سے ثابت ہوئی تو اوسکا انکار محض لغو
ہے فافہم ولا تکن من الممترین فتح الحق کے مضامین
یہان تمام ہوئے شاہ محی الدین دیلوری نے فصل الخطاب مین
لکھے ہین کہ یہ حدیث یعنی یاتی قبور الشہداء علی رأس کل حول کتاب
ابن جبیر مین موجود ہے اور چونکہ کتاب ابن جبیر مین سب قسم کے

حدیثین موجود ہین اور کتاب مذکور صحاح ستہ سے بھی ہین اسواسطے
اس حدیث کو اکثر علما ضعیف کہتے ہین پھر بعد چند سطور کے شاہ صاحب
موصوف لکھتے ہین کہ اکثر علماء حدیث ابن جبیر را ضعیف گفتہ اند و
حدیث ضعیف در فضایل اعمال معتبر است کما فی شرح سفر السعادۃ
و در المختار بنا بران محبوب الٰہی شیخ نظام الدین بداونی و قدوۃ
الاولیا شیخ نصیر الدین چراغ دہلوی و زبدۃ العرفا خواجہ بندہ نواز
سید محمد گیسو دراز و ولی کامل مکمل شیخ بہاء الدین ذکریا و دیگر اولیا
و علماء این بلاد و اکثر دیار براے اداے حقوق ابا و اجداد و شیخ
و استاد اہتمام بر فواتح و اعراس داشتہ اند قدس اسرارہم انتہی
سوط الرحمن علی قرن الشیطان مین مسطور ہے مولوی رفیع
الدین نے رسالہ نذور قراءت اولیا مین لکھا ہے قسم دیگر آنکہ حاکم یا
زمیندار براے صلہ و بر بارواح میت و بنیت خوشنودی در رضاے
بہ یکے علی التعیین بدہد و یا بطریق ہدیہ سالانہ و فصلانہ بنام آن فقرا
سازد و این قسم نیز جایز است بنا بر حمل بر آنکہ جناب رسالت صلی اللہ
علیہ وسلم از طعام و لحم نزد صدایق حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
مے فرستادند انتہی ایضا فیہ مولانا عبد اللہ گجراتی کہ از اعاظم علماء
و صلحاء وقت خود و معاصر شیخ عبد الحق دہلوی اند در وصیت نامہ
خود نوشتہ تقییدات و تخصیصات در اوضاع و تراکیب ماکولات
و تعینات در مقررات فاتحہ ہاے بزرگان از اتفاق و رسوم صالحہ
است چراکہ معمول مشائخ کرام و اولیاء عظام است کسانیکہ کمال
ظاہری و باطنی ایشان متفق کافہ اسلام است معتقدان بودہ

اند وحکم کرده اند بلکه بعضے از تراکیب کذائیه مشهوره که فاتحه و نیاز
فلان بزرگ باین طور و برین چیز باید قدر رسایل و اوراد اکابرهم
منظر اند مثل ترکیب توشه اصحاب کهف وغیره که اصل لم معلوم نیست
فاما قول بران مناسب است که داخل تجربیات در رقی که این قسم تخصیصات
بطریق صحیحه مرویست و فرقے نیست بیان آن واین ظهور برکات نذر وانا
درین تخصیصات از یقینیات است مثل تجربیات در تفسیر عزیزی در خواص
سوره بقره نوشته که از خواص مجربه این سوره است که در هنگام برآمدن
آبله‌هاے اطفال که آنرا چیچک خوانند وقت صبح ناشته ناشکسته این سوره
را بتجوید و ترتیل بحضور طفلی که خوانده دم کند و طفل هم ناشتا ناشکسته باشد
بفضل الهی آن طفل را دران سال چیچک نه براید اگر براید سهل و آسان
گردد و آسیبے باو نرسد لیکن شرط آنست که وقت شروع قرائت
آن دو نیم پاو برنج باشکر و جغرات بقدر حاجت مستحقے را در همان مجلس
بخوراند و بغیر زاهد غدیه و آن مستحق بحضوری قاری و طفل مذبور بخورد

سیف الجبار بین قول عبد الوهاب نجدیکا اور جواب علماء مکه
جو اوسکے رد مین باب نیازات مین ہے تحریر کیا جاتا ہے قال النجدی
قال الله تعالى وقالوا هذه انعام وحرث حجر لا يطعمها الا من نشاء
بزعمهم وانعام حرمت ظهورها وانعام لا يذكرون اسم الله
عليه افتراء عليه سيجزيهم بما كانوا يفترون هذا بيان ما
عليه الناس في زماننا فانهم يخصصون الاكلين في نذورهم
وصدقاتهم ويحجرون بعضا كما لا يطعمون طعام الصد
قته للحداد بغيرهن هو في سلسلة ارادته ويخصصونه لمن

يد يه وما يجعلونه للعبيد وس يخصصونه لاولاده ويجعلون
بعض الانعام لغير الله ويقولون هذه لمحمد وعلي وغيرهما
ولا يذكرون اسم الله عليها ويقولون هو لله ترجمہ کہا
نجدی نے کہا حق تعالیٰ اور کھیتے وہ لوگ کہ یہہ چار پائے ہین اور زراعت
کہ ممنوع ہے اوسکا کھانا عام لوگونکو نہین کھلاوینگے اوسکو مگر اون
لوگون کو کہ چاہین اپنے زعم مین اور چار پائے ہین کہ حرام کئے گئے
پشتین اونکے اور چار پائے ہین کہ نہین یاد کرتے ہین نام اللہ کا
بہ باعث بناوٹ کے اللہ پر قریب ہے کہ جزا دیوینگے ہم اونکو بسبب بناوٹ
اونکے یہہ بیان ہے اوس حال کا جسپر لوگ ہین ہمارے زمانہ مین
پس وہ لوگ تخصیص کرتے ہین کھانے والونکی اپنے نذرونمین
ر وزصدقات مین اور منع کرتے ہین بعض کو جیسا کہ نہین کھلاتے
ہین طعام صدقہ حداد کا اور نہین دیتے ہین اونکو جو اونکے سلسلہ
ارادت مین شریک نہین اور تخصیص کرتے ہین اونکے مریدین کی
اور وہ صدقات جو کرتے ہین اوسکو واسطے عید وس کے تخصیص
کرتے ہین اونکی اولاد کو اور گردانتے ہین بعض چار پاون کو واسطے
غیر اللہ کے اور کہتے کہ یہہ واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور علی
رضی اللہ عنہ اور غیرہما کے ہے اور نہین یاد کرتے ہین نام اللہ کا
اوسپر اور نہین کہتے ہین کہ یہہ واسطے اللہ کے ہے انتہی جواب
علمائے مکہ قالوا ایہا الجاهل معنی الآیہ ان المشرکین قالوا هذه
الشاة التي ما جعلوا لالهتهم انعام وحرث حجر ای حرام
لا تطعمها الامن نشاء یعنی خدم الاوثان والرجال دون

النساء والانعام حرمت ظهورها يعني البحائر وامثالها لا يذكرون
اسم الله عليها في الذبح وانما يذكرون الهتهم افتراء عليه
بان الله امرهم بذلك سيجزيهم بما كانوا يفترون فكيف
يكون بيان لحال من لم يعتقد الانبياء والاولياء الها
ولم يجعل الانعام لالهتهم ولم يقولون ان الله حرمها و
يذكرون اسم الله عليها في الذبح اما تخصيص الاكلين
في النذور وفي الصدقات فباختيار الناذر والمتصدق
والصدقة للميت تبلغه وتنفعه وليس بد فاكل بعضه ومنتسبيه يكون
سببا لمزيد سروره فالتخصيص لهذا السبب او لغيره من
غير ان يقال ان حكم الله تعالى لا يدخل في حكم الاية الم
تسمع ما قالت عائشة رضي الله عنها ما غرت على احد
من نساء النبي صلى الله عليه وسلم ما غرت على خديجة
وما رأيتها قط ولكن كان يكثر ذكرها وربما ذبح شاة
ثم يقطعها اعضاء ويبعثها في صدائق خديجة اخرجه
الشيخان ترجمہ کہے علماء مکہ نے کہ اے جاہل معنی آیتہ کی یہ
ہے کہ مشرکین نے کہے اور اشارہ کئے طرف چارپائے اور زراعت
کے کہ یہہ حرام ہین کہ نہ کہاویگا اوسکو مگر ہم جسکو چاہین یعنی خادم
ہین بت اور مرد لوگ سواے عورتوں کے اور چارپائے ہین کہ حرام
ہے سوارے اونکے یعنے سانڈ سے اور مثل اوسکے کہ نہین یاد کرتے
ہین نام اللہ کا اوسپر وقت ذبح ہین بلکہ یاد کرتے اپنے بتونکو نسبت
بناو ہے اللہ پر کہ اللہ تعالی ایسا حکم کیا پس قریب ہے کہ حق تعالی اونکو

بناوٹ کی اونکو جزا دیویگا پس کیسی ہوگی یہہ آیتہ بیان اوس شخص کے
حال کی جسنے انبیا اور اولیا کو معبود نہین اعتقاد کیا اور نہین گردانا چاپایا
پاے اور زراعت کو اپنے معبودان اور شفیعون کے واسطے اور نہین کہے
کہ حق تعالی نے اونکو حرام کیا اور یاد کرتے ہین نام اللہ کا وقت ذبح مین اوپر
لیکن خاص کرنا کھانے والونکا نذورمین اور صدقات مین پس بسبب اختیار
کرنے نذر کرنے والے اور صدقہ دینے والے کے ہے اور صدقہ واسطے
میت کے پہونچتا ہے اور اوسکو نفع دیتا ہے اور میت اوس صدقہ دینے
سے خوش ہوتا ہے پس کھانا دوست اور منتسب میت کا باعث زیادتی
خوشی اوسکی ہوتا ہے پس خاص کرنا اس سبب یا بغیر اس سبب کے سواے
اس امر کے جو کہا جاوے کہ یہہ حکم اللہ کا ہے نہین داخل ہوتا ہے حکم
آیتہ مین کیا نہین سنا تو نے جو کہی عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہ نہین
غیرت کی مین نے بیوین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جسقدر کہ خدیجہ
الکبری رضی اللہ عنہا پر مین غیرت کی اور حال آنکہ مین نے اونکو کبھی
نہین دیکھی ولیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اکثر اونکا ذکر کیا کرتے اور
بسا اوقات بکری ذبح کرتے پھر اوسکے اعضا الگ کرکے دوستان
خدیجہ الکبری رضی اللہ عنہا کے پاس بھیجتے روایت کیا اس حدیث کو
بخاری اور مسلم نے انتہی اس دیار مین جو طریقہ فاتحہ بزرگان دین کا
یہہ جاری ہے کہ کھانا سامنے رکھکر فاتحہ اور سورے اور درود
پڑھتے ہین اس بات مین فرزند قاضی الاسلام قاضی الملک نے کتاب
فتح الحق مین لکھا ہے کھانا سامنے رکھکر قران شریف کے سورے
وغیرہ پڑھنا جایز ہے اوسمین شرعا کچھہ قباحت نہین شیخ شہاب الدین

سہروردی قدس سرہ نے **عوارف المعارف** مین لکہا ہے
وکان بعض الفقراء عند الاکل یشرع فی تلاوۃ سورۃ من القرآن
یحضر بذالک الوقت حتی تنغمر اجزاء الطعام بانوار الذکر انتہی
ترجمہ اور تہے بعض فقراء کہ وقت کہانیکے کوئی سورہ قرآن کا شروع
کرتے حاضر کرتے اپنے وقت کو اس سے تاکہ اجزاء طعام انوار
ذکر سے منغمر ہووین اور مولانا شاہ عبد العزیز صاحب نے فتویٰ مین
تحریر کیا ہے دوم ہیئۃ اجتماعیہ مردم کثیر جمع شوند و ختم کلام اللہ
مے کنند و فاتحہ بر شیرنی یا طعام نمودہ تقسیم درمیان حاضرین نمایند
این معمول زمانہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ والہ وسلم و خلفاء راشدین نبود
اگر کسے این طور کند باک نیست زیرا کہ درین قسم قبح نیست بلکہ فایدہ
احیاء و اموات را حاصل می شود اور شاہ صاحب دوسرے فتوے
مین لکہتے ہین کہ بعد از ان ختم قرآن وپنج آیۃ خواندہ بر ما حضر یا شیرینی
خواندہ تقسیم بحاضرین مجلس می شود انتہی تا ہینا ہم نصوص شرعیہ
سے کہانا سامنے رکھکر قرآن شریف کے سورہ وغیرہ پڑہنے کا جواز
ثابت کرتے ہین امام یافعی رحمۃ اللہ علیہ نے **در النظیم فی فضا**
یل قرآن العظیم مین تحریر فرمایا ہے **سورۃ قریش** من
قرءہا علی طعام یخاف منہ امن وکفی وجع الکلیتین ترجمہ
سورہ قریش کو جسنے اوس کہانے پر پڑہا کہ اوس سے اوسکو
خوف ہے امن پاویگا اور کفایت کریگا درد گردہ کو امام نووی نے
اذکار مین تحریر فرمایا ہے **روینا فی کتاب ابن السنی عن**
عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما عن النبی

صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان یقول فی الطعام اذا قرب الیہ اللہم بارک لنا فیما رزقتنا وقنا عذاب النار انتہی ترجمہ یعنے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے وقت طعام کے جبکہ حضرت کے نزدیک آتا اے حق تعالی ہمارے واسطے برکت دے اور نگہہ رکھ ہمکو عذاب آتش سے اور شیخ شہاب الدین احمد الشرجی الحنفی نے کتاب مائۃ الفوائد مین تحریر کیا ہے قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من قال عند اول الطعام اللہم بارک لنا فیما رزقتنا وقنا عذاب النار لم یضرہ ذالک ولو یک فیہ انتہی ترجمہ یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جسنے کہا نزدیک اول طعام کے اللہم بارک لنا الخ تو نہین ضرر دیگا اور برکت دیئے جاویگی اوسکو اور شیخ شہاب الدین سہروردی نے عوارف المعارف مین تحریر کیا ہے ومما یذھب داء الطعام المغیر لمزاج القلب ان ید عوا فی اول الطعام ولیسئل اللہ ان یجعلہ عونا علی الطاعۃ ترجمہ اور منجملہ اوس سے جو لیجاتی ہے بیماری کو طعام کے یہ ہے کہ دعا کرے اول طعام مین اور سوال کرے اللہ تعالی کے پاس کہ کر دانے اسکو مددگار طاعت پر اور قسطلانی نے مواہب اللدنیہ مین لکہا ہے روی البخاری فی تاریخہ عن عبد اللہ بن مسعود من قال حین یوضع الطعام بسم اللہ خیر الاسماء فی الارض وفی السماء لا یضر مع اسمہ داء اجعل فیہ رحمۃ وشفاء لم یضرہ ما کان انتہی ترجمہ روایت کیا امام بخاری نے اپنی تاریخ مین عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے انہون نے کہا جسنے کہے

جسوقت کہ رکھا جاوے طعام بسم اللہ خیر الاسماء الخ اوسکو وہ طعام ضرر نہین دیگا غور کرو کہ طعام پر سورہ پڑھنا اور اوسکا ثواب ارواح کو پہنچنے کے لئے دعا کرنا بھی جایز ہوا اوسکا انکار غیر مسموع ہے معہذا احدیث شریف مین وارد ہوا کل امر ذی بال لم یبدء بالحمد للہ فھو اقطع ترجمہ جو امر کہ شان دار ہو اور ابتدا اوسکی اللہ کے حمد سے نکیا جاوے پس وہ مقطوع البرکت ہے امام نووی وغیرہ ائمہ نے اس سے استدلال کرکے ہر امر مہم کی ابتداء مین حمد کرنا سنت ہونے پر تصریح کئے ہین پس ہم کہتے ہین کہ کھانیکا ثواب ایصال ارواح کرنا بھی اسمین داخل ہے اور اوسکی ابتدا مین حمد کرنا بھی مندوب ہے اور سبب برکت کا ہے تو ابتدا سورہ فاتحہ سے کرنا جو وہ بھی حمد ہے انسب اور اولیٰ واکمل ہے اور اوسمین جب فقدان شرط نہین تو کھانا سامنے رکھنے مین بھی مضایقہ نہین پس امر مسنون کی عموم جو افراد کہ شامل تھے ایک فرد خاص کو غیر جایز زعم کرنا باطل ہے فلا یعبا بہ انتہی مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب علیہ الرحمہ اپنے فتویمین تحریر فرماتے ہین طعامیکہ بر ان نیاز حضرت امامین علیہ السلام می نمایند وبران فاتحہ و درود خوانند متبرک است وخوردن بسیار خوب است اور مولوی اسحاق دہلوی نے بھی اپنے فتویمین لکھا ہے طعامیکہ بران نیاز حضرت امامین علیہما السلام می نمایند وبران فاتحہ وقل و درود میخوانند متبرک میشود وخوردن آن خوب است انتہی مضمون فتح الحق سیف الجبار مین لکھا ہے اور بھی مولوی رفیع الدینصاحب سے استفتا اس باب مین تھے سوال تخصیص ماکولات در فاتحہ

بزرگان مثل کھچڑا در فاتحہ امام حسین رضی اللہ عنہ و توشہ در فاتحہ
شیخ عبد الحق وغیر ذالک چہ حکم دارد جواب فاتحہ و طعام کہ
بے شبہ از مستحبات است و تخصیص کہ فعل مخصص است باختیار او در وا
کہ باعث منع نمی تواند شد این تخصیصات از قسم عرف و عادت
است کہ بمصالح خاصہ و مناسبتے حقیقۃً ابتداءً بظہور آمدہ رفتہ رفتہ
شیوع یافتہ در حق کھچڑہ صاحب درمختار و صاحب قنیہ و دیگر
فقہا تصریح نمودہ اند و تخصیص آن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم ذبح
جانور و تقسیم گوشت آن بصدائق خدیجۃ الکبری رضی اللہ عنہا کہ
بطریق صحیح ثابت است و اللہ اعلم بالصواب انتہی کتاب
انوار الرحمن لتنویر الجنان میں تحریر ہے در کتاب اور جنید ہی
ملا علی قاری کہ محدث معتبر است مرویست قال کان یوم الثالث
عن وفات ابراہیم بن محمد صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم جاء ابو
ذر عند النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم معہ تمر یابسۃ و لبن
الناقۃ و خبز الشعیر فوضعہا عند النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
فقرء الفاتحۃ مرۃ و سورۃ الاخلاص ثلاث مراۃ و قرا اللہم
صل علی محمد انت لہا اہل و ہو لہا اہل فرفع یدیہ و مسح
وجہہ فامر ما فیہ ان یقسمہا و قال النبی صلی اللہ علیہ و آلہ
و سلم ثواب ہذہ الاطعمۃ لابنی ابراہیم ترجمہ تیسرے
روز وفات ابراہیم فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
کے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم
کی خدمت میں خرمائے خشک اور شیر و نان جو حاضر کرکے

اور اوسکو حضرت کے نزدیک رکھ دیتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے ایکبار سورۂ فاتحہ اور تین بار سورۂ اخلاص پڑھکر یہہ صیغہ درود
کا پڑھے اللھم صل علی محمد انت لہا اھل لہ پھر حضرت نے دست
شریف اپنے بلند فرمائے اور اوسکو اپنے چہرہ شریف پر ملے اور
حکم فرمائے کہ جو کچھ اوسمین ہے اوسکو لوگونمین تقسیم کردین اور فرمایا
نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ ثواب اس طعام کا واسطے
میرے فرزند ابراہیم کے ہے ایضاً انوار الرحمن مین تحریر ہے
آنچہ می گوید کہ اموات لیاقت تملک ندارند نا چیز سے نذور و صدقات
بگیرند این صفہا اینقدر تامل نمی کنند کہ حق تعالی محتاج نذور و زکوات
و صدقات است کہ براے خود خمس و نذور و صدقات و کفارات
مقرر ساختہ مقصود ازان غربا پروری و فقیر نوازیست و ہمچنین انبیا
و اولیا را نظر بر نفع رسانی خلایق است نہ فایدہ ذاتی خود بیش چونکہ
دران نفع فقرا و مساکین است و خدا و رسول خدا آن را جاری
کردہ باشند گمان شرک دران شومی نفس نافہمان است انتہی یہہ
کلام مولانا کا مشعر بہ سر دقیق و مثمر بہ ثمرہ لطیف ہے یعنے اولیاء اللہ
کو حیاً اور میتاً مثل اپنے فریق نجدیہ و ہابیہ کے جانتے ہین اور یہہ نہین
سمجھتے کہ وہ لوگ ہین کہ ذاتاً اور صفتاً فانی بذات حق و صفات حق ہین
اور متخلق باخلاق الٰہیہ ہو گئے ہین نہ حیات اون لوگونکی مثل حیات
ہمارے ہے نہ ممات اونکی مثل ممات ہمارے ہے حالت ممات
بھی وہ لوگ زندہ ہین بلکہ اونکو حالت حیوات سے بھی قدرت
عالم برزخ مین زاید حاصل ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے کتاب

حجۃ اللہ البالغہ میں لکھتے ہیں فاذا مات انقطعت العلاقات ورجع الی مزاجہ فلحق بالملائکۃ وصار منہم والہم کالہامہم ویسعی فیما یسعون وربما اشتغل ہؤلاء باعلاء کلمۃ اللہ ونصر حزب اللہ وربما کان لہم لمۃ خیر بابن آدم وربما اشتہی بعضہم الصورۃ الجسدیۃ اشتہاء قانیا ناشیا من اصل جبلتہ فرع ذالک بابا من المثال واختلطت بروحہ منہ بالنسمۃ الہوائیۃ وصار کالجسد النورانی وربما اشتاق بعضہم الی مطعوم فامد فیما اشتہی قضاء لشوقہا انتہی ترجمہ پس جسوقت کہ آدمی مرتا ہے علاقات اوسکے منقطع ہوتے ہیں اور رجوع اپنے مزاج اصلی کے جانب کرکے فرشتونکے ساتھ ملجاتا ہے اور اونہین سے ہوجاتا ہے اور مثل فرشتونکے اوسکو الہام ہوتا اور کبھی مثل فرشتونکے سعی کرتا ہے اور کبھی مشغول ہوتے ہین وہ لوگ واسطے بلند کرنے کلمہ حق تعالی کے اور مدد کرتے گروہ خدا کے اور کبھی اونکو قصد نیکی پہنچانیکا ہوتا ہے ابن آدم کو اور کبھی بعض اونمیں سے شوق شکل جسدیہ کے جانب کرتا ہے کہ یہ شوق اوسکا اصل طبیعت سے اوسکے پیدا ہے پس یہ شوق اوسکا دروازہ عالم مثال کا کھولتا ہے اور اوسکی قوت روح ہوائی کی ملکر مثل جسد نورانی کے ہوتا ہے اور کبھی بعض اونمین سے شوق طعام کے جانب کرتے ہین پس اونکو جس چیز کے جانب رغبت ہے امداد ہوتی ہے اور اوسی کتاب مین تحریر ہے واذا مات الانسان کان للنسمۃ نشأۃ اخری فیبقی فیض الروح الالہی فیہا قوت فیما تقتضی من الحس

المشترک تکفی کفایتہ السمع والبصر والکلام بمدد من عالم المثال
ترجمہ اور جسوقت کہ انسان مرتا ہے اوسکی جانکے واسطے دوسری
پیدائش ہوتی ہے پس فیض روح الہی اوسمین قوت پیدا کرتی ہے جو
کہ حس مشترک کفایتہ سماعت اور بصارت اور کلام کو ساتھ مدد عالم مثال
کے شاہ عبدالعزیز صاحب نے تفسیر عزیزی مین لکھا ہے در روایت
آمدہ است کہ نبی را بر اعمال امتیان خود مطلع می سازند کہ فلان امروز
چنین می کند و فلان چنان تا روز قیامت ادای شہادت تواند کرد حال
ارواح در عالم قبر مثل حال ملایکہ است کہ بتوسط شکل وبدنی کار میکنند
ومصدر افعال حیوانی ونفسانی میگردند بے آنکہ نفس نباتی ہمراہ داشتہ
باشند کذا فی سیف الجبار بعضے کتب احوال اولیاء اللہ مین تحریر ہے کہ چار
اولیاء اللہ اپنے قبور مین مثل تصرف احیاء کرتے ہین اونمین سے ایک حضرت
محبوب سبحانی غوث الاعظم سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ دوسرے حضرت
معروف کرخی قدس اللہ سرہ العزیز ہین اب وہ روایات ذکر کئے جاتے
ہین کہ لوگون نے صاحبین کو اپنے قبور مین بچشم خود زندہ دیکھے ہین کتاب
بشری الکئیب بلقاء الحبیب مین تحریر ہے اخرج الترمذی وحسنہ
الحاکم والبیہقی عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ قال ان ضرب
بعض اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خباء علی قبر وھو
لا یحسب انہ قبر فاذا فیہ انسان یقرء سورۃ الملک حتی ختمہا
فاتی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاخبرہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ھی المانعۃ ھی المنجیۃ تنجیہ من عذاب
القبر ترجمہ روایت کیا ترمذی نے اور حسن کہا اوسکو حاکم نے

اور روایت کیا بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ انہوں نے
کہ بعض اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیمہ اپنا ایک قبر پر نصب کیا
اور انہوں نے نہین جانا کہ وہ قبر ہے پس ناگاہ دیکھے انہوں نے ایک
انسان کو کہ اوسمین سورہ ملک پڑھتا ہے یہانتک کہ اوسکو ختم کیا پس حاضر
ہوئے وہ صحابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور خبر دئے
حضرت کو اس امر کی فرمائے حضرت نے کہ وہ سورہ منع کرنیوالا اور
نجات دینے والا ہے کہ نجات دیتا ہے اوسکو عذاب قبر سے واخرج
ابن مندہ عن طلحۃ عن عبد اللہ قال اردت مالی بالغابۃ فادر
کنی اللیل فاویت الی قبر عبد اللہ بن عمرو بن حرام فسمعت
قرأۃ من القرآن ما سمعت احسن منہا فجئت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذالک لہ فقال ذالک عبد اللہ
الم تعلم ان اللہ قبض ارواحہم فجعلہا فی قنادیل من زبر
جد ویاقوت ثم علقہا وسط الجنۃ فاذا کان اللیل ردت
الیہم ارواحہم فلا یزال کذالک حتی اذا طلع الفجر ردت
ارواحہم الی مکانہا التی کانت فیہ ترجمہ روایت کیا ابن مندہ
نے طلحہ بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ ارادہ کیا مین نے اپنے
مال کا جو مقام غابہ مین تھا پس پایا مجھے شب پس آیا مین نے طرف
قبر عبد اللہ بن عمر بن حرام کے پس سنا مین نے قرأت قبر سے کہ
کبھی اوس سے بہتر قرأت نہین سنا تھا پس حاضر ہوا مین نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا مین حضرت سے اس کیفیت
کو فرمائے حضرت نے کہ یہ عبد اللہ ہے ایا نہین جانا تو نے کہ حق

تعالیٰ ارواح مومنین قبض کرکے اونکو قنادیل یاقوت اور زمرد مین
رکھتا ہے پھر اونکو درمیان جنت آویزان کرتا ہے پھر جسوقت کہ شب
ہوتی ہے اونکی ارواح اونکے پاس پھیرے جاتی ہین پس اسیطرح
رہتے ہین پھر جبکہ فجر ہوتی ہے اونکے ارواح اوس جاسے پر پہنچ
جاتے ہین کہ جس جا سے تھے واخرج ابو نعیم فی الحلیۃ عن ابراہیم
بن الصمد المہدی قال حدثنی الذین کانوا یمرون بالجسر
جالاسحار قالوا اذا مررنا بحیال قبر ثابت البنانی سمعنا قراءۃ
القرآن ترجمہ روایت کیا ابو نعیم نے حلیہ مین ابراہیم بن عبد الصمد
المہدی سے کہا انہون نے کہ بیان کیا مجھے اون لوگون نے جو
گذرتے تھے مقام جسر مین قصہ کہتے ہوے کہ انہون نے کہا کہ
جسوقت ہم مقابل مین قبر ثابت بنانی کے گذرتے قراءت قران کو
سنتے واخرج ابن مندہ عن سلمۃ بن شبیب قال سمعت ابا
حامد الحفار وکان ثقۃ و رعاقال دخلت یوم الجمعۃ المقبرۃ
نصف النہار فما مررت القبر الا سمعت منہ قراءۃ القرآن ترجمہ
اور روایت کیا ابن مندہ نے سلمہ ابن شبیب سے کہا اونہون نے
کہ سنا مین نے ابو حامد قبر ساز سے اور تھا وہ شخص ثقہ اور پرہیزگار
کہا اوسنے کہ داخل ہوا مین نے روز جمعہ مقبرہ مین وقت نصف
روز مین پس نہین گذرا مین اوپر کسی قبر کے مگر مین سنا اوس سے
قراءت قران کو واخرج ابن مندہ عن عکرمۃ قال یعطی المومن
المصحف یقرأ منہ ترجمہ اور روایت کیا ابن مندہ نے عکرمہ سے
کہا اونہون نے کہ دیا جاتا ہے مومن یعنے میت مومن مصحف کہ

الحفار

پڑہتا ہے وہ اوس سے واخرج ابن مندہ عن عاصم السقطی
قال حفرنا قبرا ببلخ فنفذ فی قبر فنظرت فاذا شیخ فی القبر متوجہ
الی القبلۃ وعلیہ ازار اخضر وحولہ خضرۃ وفی حجرہ مصحفا یقرا فیہ
ترجمہ اور روایت کیا ابن مندہ نے عاصم سقطی سے کہا انہون نے
کہ ہم ایک قبر کو کہودے شہر بلخ مین پس سوراخ ہوا ایک پس دیکہا
مین نے پس یکایک ایک مرد ضعیف قبر مین متوجہ ہے جانب قبلہ کے
اور اوسکے جسم پر تہہ بند ہے اور اطراف مین اوسکے سبزی ہے
اور گودہ مین اوسکے قرآن ہے کہ پڑہتا ہے اوسمین واخرج
ابن مندہ عن ابی النصیری النیشاپوری الحفار وکان
صالحا ورعا قال حفرنا قبرا فانفتح فی القبر قبر آخر فنظرت فیہ
فاذا انا بشاب حسن الوجہ حسن الثیاب طیب الرائحۃ جالسا
متربعا وفی حجرہ کتاب مکتوب بخضرۃ احسن ما رأیت من الخطوط
فہو یقراء القرآن فنظر الشاب الی فقال اقامت القیمۃ قلت
لا فقال اعد المدرۃ الی موضعہا فاعدتہا الی موضعہا ترجمہ
اور روایت کیا ابن مندہ نے ابونصیری نیشاپوری قبر سازنے
اور تہا وہ شخص صالح صاحب ورع کہا اوسنے کہ کہودا مین نے
ایک قبر کو پس کشادہ ہوئی اندر قبر کے قبر دوسری پس نظر کیا مین
نے اوسمین پس یکایک مین ملاقی ہوا ایک جوان خوبصورت
خوش لباس خوشبو سے بیٹہا ہوا چار زانو اور اوسکے گود مین
ایک کتاب لکہی ہوئی خط سبز سے کہ وہ بہترین خطوط کا تہا اور
وہ قرآن پڑہتا تہا پس نظر کیا جوان نے طرف میرے اور کہا

آیا قایم ہوئی قیامت کہا مین نے نہین کہا اوسنے کہ اعادہ کر قبر کی
پوشش کو اپنے موضع پر ونقل السہیلی فی دلائل النبوت
عن بعض الصحابۃ انہ حفر فی مکان فانفتحت طاقۃ فاذا
شخص علی سریر وبین یدیہ مصحف یقرء فیہ وامامہ روضۃ
خضراء وذالک باحد وعلم انہ من الشہداء لانہ رای فی
صفحۃ جرحا اورد ذالک ابن حبان فی تفسیرہ ترجمہ اور نقل
کیا سہیلی نے دلایل نبوت مین بعض صحابہ سے کہ انہون نے
ایک جا سے مین کہودا پس ایک طاق ظاہر ہوا پس یکایک ایک
شخص ایک تخت پر ہے اور روبرو اوسکے قران ہے کہ اوسمین
وہ پڑہتا ہے اور روبرو اوسکے باغ سبز ہے اور یہ ماجرا
مقام جبل احد مین ہوا اور معلوم ہوا کہ وہ مرد شہیدونسے ہین اسواسطے
کہ اون صحابی نے اوسکے جسم پر زخم دیکہا اور لاے ہین
اس روایت کو ابن حبان نے اپنی تفسیر مین وحکی الیافعی فی
روضۃ الریاحین عن بعض الصالحین قال حفرۃ قبر الرجل
من العباد فبینما انا اسوی اللحد اذ سقطت لبنۃ من لحد قبر یلیہ
فنظرت فاذا شیخ جالس فی القبر علیہ ثیاب بیض وفی حجرہ مصحف
من ذہب مکتوب بالذہب وہو یقرء فیہ فرفع راسہ وقال اقامت القیامۃ
رحمک اللہ فقلت لا فقال رد اللبنۃ الی موضعہا عافاک اللہ
فرددتہا ترجمہ اور حکایت کیا امام یافعی نے روضۃ الریاحین
مین بعضے صالحین سے کہا انہون نے کہ کہودا مین قبر کو بعضے
عابدین کے پس درد تنگہ مین لحد کو درست برابر کرتا تہا یکایک

ایک خشت اوسکے نزدیک کی قبر سے گری پس نظر کیا مین پس یکایک
ایک مرد ضعیف کو دیکھا کہ وہ قبر مین بیٹھے ہین اور اونپر سفید لباس
ہے اور اوسکے گود مین طلائی قرآن ہے اور خط بھی اوسکا طلائی
ہے اور وہ مرد ضعیف اوسمین طلاوت کرتے ہین پس اونہون نے
اپنے سرکو میرے جانب بلند کیا اور کہا کہ ایا قیامت قایم ہوی پس مینے
کہا کہ نہین پھر اونہون نے کہا کہ اینٹ کو اپنی جا سے پہیر دے حق تعالے
تجھے عافیت دیوے پہر مین نے اوس خشت کو اپنی جا سے پہیر دیا
وقال الیافعی اخبار وینا عمن حفر القبور من الثقات انہ حفر فاشرق
فیہ علی انسان علی سریر وبیدہ مصحف یقرء فیہ وتحتہ نہر
یجری فغشی علیہ واخرج من القبر ولم یدر ما اصابہ فلم
یفق الا فی الیوم الثالث ترجمہ اور کہا امام یافعی نے بھی روایت
کئے ہم نے اوس سے جو وہ قبر کن ثقات سے ہے کہ اوسنے قبر
کہودا پس مطلع ہوا اوس قبر مین ایک انسان پر کہ وہ ایک تخت پر تھا
اور اوسکے ہاتھ مین کلام اللہ تھا اور نیچی ایک نہر جاری تھی پس اوسکو
غش اگیا اور اوسی غش کی حالت مین اوس شخص کو قبر سے باہر نکالے
پس افاقہ غش سے نہین پایا مگر روز سیوم واخرج ابو الحسین بن
الشہران فی فوائدہ بسند من طریق عطیۃ العوفی عن ابی سعید
الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
من قرء القرآن ثم مات قبل ان یستظہرہ اتاہ ملک یعلمہ فی قبرہ
ویلقی اللہ وقد استظہرہ ترجمہ روایت کیا ابو الحسین بن الشہران
نے اپنے فواید مین ساتھ سند اپنے کے طریق سے عطیہ عوفی کے

وہ روایت کرتے ہین ابو سعید حذری رضی اللہ عنہ سے انہون نے
کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص نے کہ قرات
قرآن شروع کیا پھر اوسکو موت آئی قبل اس امر کہ جو اوسکو یاد
کرے آتا ہے اوسکے نزدیک ایک فرشتہ کہ اوسکی قبر مین تعلیم
قرآن اوسکو کرتا ہے اور ملاقات کرتا ہے اللہ سے اوس حالت
مین کہ وہ قرآن کو یاد کیا ہوگا و اخرج ابن ابی الدنیا و ابن
مندة عن عطیة العوفی قال بلغنی ان العبد اذا اتقی اللہ
ولم یتعلم کتاب علم اللہ تعالی فی قبرہ حتی یثبتہ اللہ علیہ
فی ھذا المعنی روایتہ عن ابن ابی الدنیا عن الحسن و اخر
عن یزید ترجمہ روایت کیا ابن ابی الدنیا اور ابن مندہ نے
عطیہ العوفی سے کہا انہون نے کہ پہنچی مجہی یہہ بات کہ تحقیق کہ بندہ
جو وقت کہ اللہ کا تقوی اختیار کرے اور سیکھا ہووے اوسکی کتاب
کو سیکہا دیگا اوسکو حق تعالی اوسکی قبر مین یہان تک کہ حق تعالی
اوسکو اوپر ثابت کریگا اسی معنی مین روایت ہے ابن ابی الدنیا
سے وہ روایت کرتے ہین حسن سے و اخرج سعید بن منصور
عن علیة بنت حصبان بن ضیفی الغفاری صاحب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قالت اوصانی ابی ان اکفنہ فی
قمیص قالت فلما اصبحت من الغد من یوم وفناہ اذ بعث
بالقمیص الذی کفناہ علی المشجب یعنی ھو تبدل من عند اللہ
لباس احسن منہ ترجمہ روایت کیا سعید بن منصور نے
علیہ دختر حصبان بن ضیفی الغفاری سے جو صحابی رسول اللہ صلعم

علیہ وآلہ وسلم کے ہین لکھے اونھون نے کہ میرے والدنے
وصیت کیا تھا کہ ایک قمیص مین مجھے کفن دیو کہا اونھون نے کہ
جب مین نے دوسری صبح کیا جو قمیص کہ اوسکو مین نے اوسمین اونکو
کفن دیا تھا الگنی دیکھا یعنے اونکو حق تعالی کے نزدیک سے لباس
بہتر اوس سے عنایت ہوا الارواح علی اربعة اوجہ ارواح
الانبیاء تخرج من جسدھا وتصور مثل صورتھا مثل المسک
والکافور وتکون فی الجنة تاکل وتشرب وتنعم وتاوی بالليل
الی قناديل معلقة تحت العرش وارواح الشهداء تخرج من
جسدھا وتکون فی اجواف طیر خضر فی الجنة وتاوی باللیل
الی قنادیل معلقة تحت العرش وارواح عصاة المومنین
تکون بین السماء والارض فی الھوی وارواح المطیعین
بریاض الجنة لاتاکل ولا یتمتع ولکن ینظر فی الجنة واما ارواح
الکفار فھی فی سجین فی جوف طیر سود تحت الارض السابعة
وھی متعلقة باجسادھا فتعذب الارواح وتتالم الاجساد
منه کالشمس فی السماء وحرھا فی الارض انتھی مضمون
کتاب بشری الکئیب بلقاء الحبیب ترجمہ ارواح چار وجہ پر
ہین ایک ارواح انبیاء علیہم السلام کے ہین کہ اپنے جسد سے
نکلتے ہین اور متصور ہوتے ہین مثل صورت اپنے مثل مشک اور
کافور کے اور رہتے جنت مین کھاتے ہین و پیتے ہین اور نعمت
جنت حاصل کرتے ہین اور جا رہتے ہین طرف قنادیل کے
زیر عرش اور دوسرے ارواح شہداء کے اپنے جسد سے

نکلتے ہین اور شکل مین پرندہاے سبز کے جنت مین رہتے ہین اور شب کو طرف قنادیل کے کہ زیر عرش معلق ہین قرار پکڑتے ہین اور ارواح گنہگاران مومنین کے درمیان آسمان وزمین کے ہوا مین معلق رہتے ہین اور تیسرے ارواح مومنین مطیعین کے جنت کے باغون مین رہتے ہین مگر کہاتے نہین اور نہ نعمات جنت سے فایدہ حاصل کرتے ہین لیکن جنت مین دیکھتے ہین اور لیکن ارواح کفار پس وہ مقام سجین دوزخ ہین شکم مین سیاہ پرندونکے رہتے ہین ساتوین زمین کے نیچے اور وہ متعلق ہین اپنے جسدونسے پس عذاب پاتے ہین جسد اور درد ناک ہوتے ہین جسد اوس سے مانند آفتاب کے جو وہ آسمان مین ہے اور حرارت اوسکی زمین مین ہے یہان تک مضمون بشری الکئیب کا تمام ہوا فوایح المسکینہ فی توا الملکیہ مین تحریر ہے وقد ذکرہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ وغیرہ من اهل التحقیق ارباب الکشف والشھود ثم انہ سبحانہ تعالی تجلی بنورہ الی ذالک الہباء ویسمونہ اصحاب الافکار الهیولا الکل والعالم کل فیہ بالقوۃ والصلاحیۃ فقبل منہ کل شئی فی ذالک الہباء علی حسب قوتہ واستعدادہ فلم یکن اقرب الیہ قبولا فی ذالک الہباء الا حقیقۃ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فکان سید العالم باسرہ واول ظاهر فی الوجود فکان وجودہ من ذالک النور الالهی ومن الہباء ومن حقیقۃ عینہ وعین العالم من تجلیہ واقرب الناس الیہ علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ واسرار الانبیاء والمرسلین علیهم السلام ومن تابعهم من الاولیاء وعباد اللہ الصالحین

ترجمہ اور یہ تحقیق کہ ذکر فرمایا اوسکو علی ابن ابیطالب ؑ نے اور سوائے اونکے ارباب کشف اور شہود سے یہ ہے تحقیق کہ حق سبحانہ تعالی تجلی فرمایا ساتھ نور اپنے اس روشنے پر کہ نام اوس روشنی کا اصحاب افکار یعنے حکما ہیولا رکھے ہین کہ ہر شی اور عالم ہر مراد ہین ساتھ استعداد اور صلاحیت کے ہین پس قبول کیا اوس عالم سے ہر شی نے بیچ اس روشنی کے موافق قوت اور استعداد اپنے پس نہین ہوا نزدیک تر قبول کرنیکا اس روشنی مین مگر حقیقت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پس ہوے حضرت سردار تمام عالم کے تمامہ اور پہلی ظاہر وجود مین پس ہوا وجود مبارک حضرت کا اس نور الہی سے اور اس روشنی سے پایا گئی ذات اونکا عالم اور ذات حضرت کے اولا اور ذات عالم کی ثانیاً تجلی سے حق تعالی کے ہے اور قریب تر لوگون کے طرف حضرت کے علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ ہین ؑ اور اسرار انبیاء اور مرسلین علیہم السلام اور جو لوگ کہ حضرت سے مناسبت رکھتے ہین صالحین سے اور اولیاء اللہ سے

پھر دوسرے مقام پر اوسی کتاب مین ہے فظہر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکان لہ فی کل جزء من اجزاء الزمان حکم اجتمع فیہ بظہورہ فافہم ہذہ المعانی الغریبۃ والمعانی العجیبۃ التی ذکرناہا لمن کان لہ قلب او القی السمع وہو شہید ترجمہ پس ظاہر ہوے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ہے واسطے حضرت کے بیچ ہر جزو کے اجزاء زمان سے حکم کہ جمع ہوے حضرت اوسمین اپنے ظہور کے ساتھ پس سمجھ تو اس معانی غریبہ کو اور معانی عجیبہ کو کہ ذکر کئے ہم نے اوسکو اوس شخص کے لئے کہ اوسکے واسطے قلب سلیم

ہو یا ڈالا گیا سماعت کو کہ وہ حاضر تھا پھر ایک مقام پر اوسی کتاب میں
تحریر ہے اعلم ان اصل ارواحنا روح محمد صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم فھو اول الاباء روحا وآدم اول الاباء جسدا
ترجمہ جان تو یہ بات کہ تحقیق اصل ارواح کا ہمارے روح محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پس حضرت اول ہیں سب باپ کے از روی روح
کے اور آدم علیہ السلام اول ہیں از روی جسد کے روحی فداک
یا نبی اللہ وصلی اللہ علی سیدنا محمد روح ارواح والکائنات وسید المخلوقات
وعلی آلہ وصحبہ خصوصا علی ولدہ الشریف غوث الاعظم وبارک وسلم لی حبیب
عربی مدنی قرشی کہ بود درد وغمش مایہ شادی وخوشی گرچہ صد مرحلہ
دورست زپیش نظرم وجہہ فی نظری کل غدات وعشی فہم برازش
چہ کنم او عربی من عجمی لاف مہرش چہ زنم او قرشی من حبشی نیست مصلحت
نیست مرا سیری ازان آب حیات ضاعف اللہ بہ کل زمان عطشی
لذت بادہ وصلش نہ مست مپرس ذوق این می نہ چشی بخدا تا
نہ چشی جامی ار باب وفا عزرہ عشقش نرود سر سعادت گرازین راہ
قدم بارکشی فصل سیوم بیان میں فوائد عرس سید الانام
واولیاء اللہ الکرام کے یعنی صلی اللہ علیہ والہ واصحابہ و
اولیاء اللہ صلوٰۃ دائمۃ مکررت ما تکررت الدھور والا
یام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وکلا نقص علیک من انباء الرسل ما نثبت بہ فؤادک وجاءک
فی ھذہ الحق وموعظۃ وذکری للمتقین ترجمہ

تفسیر آیت اور ہر ایک بیان کرتے ہین ہم آپکو اخبار سے رسولونکے
اوس چیز کو جو ثابت کرین ہم اوس سے قلب کو تمہارے اور آیا
تمہارے نزدیک اوسمین حق اور نصیحت واسطے متقیونکے پس مصداق
اس آیہ کریمہ کے جو روایات کہ فواید مولود اور عرس آنحضرت صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم اور اعراس اولیا اللہ مین وارد ہین بیان کئے جاتے
ہین تاکہ اوس سے نفع عام ہووے اور ہر ایک شخص اس امر کثیر البرکت
کو بشوق دل اہتمام تمام رکہے تاکہ اوس سے منافع کونین اور سعادت
دارین حاصل کرین کتاب مطلع الانوار مین شیخ محمد ابن منیر سے لکہتے
ہین کہ کہے ابن جوزی نے کہ خواص قرأت مولود شریف سے یہہ
ہے کہ وہ آمان ہے اوس سال مین اور خوشخبری جلا ہے اوسکے
واسطے حصول مقاصد اور مراد سے اور رجا ہے کہ اظہار تجمل اور زینت
ساتھ لباس فاخرہ کے کرے شب مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
مین اسواسطے کہ یہہ ذخیرہ ہے ہمارا آخرت مین اور کہے عبد اللہ بن عیسی
انصاری نے کہ میرے ہمسایہ مین ایک عورت پارسا تھی اور اوسکو
ایک فرزند صالح تھا مگر وہ عورت مفلس تھی کہ سوا ایک دینار کے
اوسکے نزدیک کچھہ نہ تہا اور وہ دینار دہاگہ کاتنے کر حاصل کی تہی
پس وہ عورت وفات پائی اور اوسکا فرزند کہتا تہا کہ یہہ دینار میری
والدہ کی مزدوری سے پیدا کیا ہوا ہے قسم ہے خدا کی اوسکو
مین صرف نہین کرونگا مگر امور آخرت مین پس ایک روز اوسنے
کسی کام کو نکلا اور ایک قوم پر سے گذرا کہ وہ قرأت قران اور
قرأت مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ربیع الاول مین کرتے

تھے پس اونکے نزدیک وہ بیٹھا اور سماعت مولود کیا پھر سو رہا تو خواب
مین دیکھا کہ قیامت قایم ہے اور ایک شخص سنے پکارا فلان ابن فلان
ایک جماعت کا نام لیا اور اونکو جنت کیطرف لیگیا اور یہ جوان بھی اونکے
ہمراہ تھا پھر کہا منادی سنے کہ حق تعالی نے تم مین سے ہر ایک شخص کے
واسطے جنت مین ایک ایک محل مقرر کیا پس یہ جوان بھی ایک محل مین
اونمین سے داخل ہوا کہ کبھی ایسا دیکھا نہ تھا اور حور عین اوسمین بہت
سے ہین اور اونکے دروازون پر خادم ہین پھر اوسنے اور محلونکو
بھی دیکھا کہ وہ اس سے بھی بہتر ہین پس اوس جوان سنے جب اون
محلونمین ارادہ داخل ہونیکا کیا تو اوس محل سے خدام سنے کہا کہ محل
تیرے واسطے نہین ہے بلکہ یہ اوس شخص کے واسطے ہے
جو مولود شریف حضرت کا کیا ہے پھر اوس جوان سنے صبح کیا اور صرف
کیا اوس دینار کو مولود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مین بسبب خوشی
اپنے خواب کے اور فقراء کو جمع کیا کہ وہ ذکر الہی اور قرات قرآن
اور قرائت مولد نبی صل اللہ علیہ وآلہ وسلم کرتے ستھے اور سب
جماعت پر اپنے خواب کا قصہ بیان کیا پھر وہ لوگ بھی خوش ہوے
اور اوس جوان نے عہد کیا کہ اب سے مولود نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم کو کبھی ترک نکرونگا جب تک زندہ ہون پھر سو رہا پس دیکھا اپنی
والدہ کو کہ وہ نہایت باجمال ہے اور لباس جنت اوسکے جسم
مین ہے اور بوے خوش اوس سے آتی ہے پس اوس جوان
نے اونکی دست بوسی کیا اور اونکی والدہ نے اوسکے سرکو
بوسہ دیا اور کہا کہ اے میرے فرزند تجھے حق تعالی جزاے نیک عنایت

کرے تحقیق کہ ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور مجھے یہہ لباس دیا
اوس جوان نے کہا کہ یہہ فرزگی تجھے کہاں سے آئی اوس عورت
نے کہا کہ اسواسطے کہ تو نے مولود سید الاولین والآخرین کا کیا
اوس دینار سے کہ تجہی مجہے میراث پہنچی تہی اور یہہ جزا ہے اوس
شخص کی جسنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تعظیم حضرت کی کیا
کتاب فی ترغیب المشتاقین لبیان منظوقۃ السید البرزنجی زین العابدین کہا مولانا ابو الخطاب نے اپنے رسالہ مین
جو مولود شریف کے باب مین ہے اور نام اوسکا تنویر رکھا ہے
ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک روز اپنے
مکان مین حال ولادت شریف حضرت کا بیان کرتے تہے ایک قوم کے
روبرو پس وہ خوش ہوتے تہے اور حمد کرتے تہے پس یکایک
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس مجلس شریف مین تشریف لائے
اور فرمائے کہ تمہارے واسطے میری شفاعت حلال ہوئی اور اوسی
کتاب مین ہے کہ روایت ہے ابی ذر غفاری رضی اللہ عنہ سے
اونہون نے کہا کہ مین نے ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کے ہمراہ مکان ابی عامر انصاری مین آیا اور وہ حالات
ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم کرتے تہے پہر آن
حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکو فرمایا کہ حق تعالی نے
تمہارے واسطے اپنے دروازے رحمت کے کشادہ کیا
اور سب فرشتے تمہارے واسطے حق تعالی سے بخشایش چاہتے
ہین اور تمہارے یہہ کام سے تمکو نجات حاصل ہوی عبد الواحد

بن اسمعیل سے روایت ہے انہون نے کہا کہ شہر مصر مین ایک شخص
تہا کہ تقریب مولود آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی کیا کرتا تہا اور اوسکے
ہمسایہ مین ایک یہودی تہا پس اپنی زوجہ سے کہا کہ کیا حال ہے ہمارے
ہمسایہ مسلم کا کہ وہ اس ماہ مین بہت سا مال خرچ کرتا ہے اوسکی زوجہ
نے کہی کہ اسواسطے یہہ مال خرچ کرتا ہے کہ اوسکا عقیدہ یہہ ہے
کہ نبی اوسکا اس ماہ مین تولد ہوے ہین پس ہمارا وہ ہمسایہ مسلم
واسطے خوشی اور بزرگی اپنے نبی کے یہہ مال خرچ کرتا ہے راوی
کہتے ہین کہ یہہ بات سنکر وہ مرد یہودی چپ رہا پس دونون زن و
شوہر سو رہے پس زوجہ یہودی نے دیکہا خواب مین کہ ایک مرد
جمیل صاحب مہابت و عظمت مکانمین اوسکے ہمسایہ مسلم کے
تشریف فرما ہوے اور اطراف اونکے ایک جماعت اونکے
اصحاب کی تہی کہ اونکی تعظیم و تکریم کرتے تہے پس وہ یہودیہ
نے اونمین سے ایک صحابی سے پوچہی کہ یہہ مرد جمیل کون ہین
وہ کہے کہ یہہ اللہ کے رسول ہین کہ اس مکانمین اسواسطے تشریف
لاے ہین تاکہ صاحب مکان اور اونکے اہل سے ملاقات فرماوین
اسواسطے کہ وہ لوگ حضرت کے ولادت شریف کی خوشی کئے ہین
پہر یہودیہ نے اون صحابی سے کہی آیا وہ کلام فرماوینگے جب
مین اونسے کچہہ کلام کرون صحابی نے کہے کہ ہان تو اگر کچہہ کلام آپ
سے کرے تو وہ بہی تجہسے بات کرینگے پہر یہودیہ حضرت کے
پاس حاضر ہوکر پکاری کہ یا محمد پس حضرت نے فرمایا جواب
مین اوسکے لبیک یہودیہ نے کہی کہ مجہسے شخص کا جواب آپ

لبیک فرماتے ہوا اور مین آپکے دین پر نہین ہون اور آپکے دشمنون مین
ہون پس فرمایا حضرت نے اوسکو اور قسم ہے اوس ذاتکی
کہ مجھے مبعوث بحق نبی کیا مین نے نہین جواب دیا تیرے پکارنیکا
مگر مین نے جان لیا کہ حق تعالی نے تجھے ہدایت اسلام کیا پس یہودیہ
نے کہی کہ آپ نبی کریم ہوا اور آپ خلق عظیم رکھتے ہو نقصان پایا
وہ شخص جسنے آپکی مخالفت امر کیا اور نامراد ہوا جسنے آپکا مرتبہ
نہین جانا دست شریف اپنا دراز کیجئے پس مین گواہی دیتی ہون
کہ کوئی معبود سوا خدا کے نہین اور آپ اللہ کے رسول ہو پھر اللہ
سے عہد کی کہ جب مین صبح کرون جتنا میرا مال ہے سب اللہ کی
راہ مین خرچ کرونگی اور تقریب ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کی کرونگی بسبب خوشی اسلام کے اور خوشی مین اوس
خواب کے جو اوسنے دیکھا جب وہ یہودیہ نے صبح کیا اپنے شوہر کو دیکھا
کہ وہ تیاری بڑی ضیافت کی کررہا ہے اور وہ بڑے نیک کام
مین مصروف ہے پس وہ یہودیہ نے اس امر سے تعجب کیا اور کہی
کہ آج کیا حال ہے کہ مین تجھے بڑے اچھے کام مین دیکھ رہی ہون
پس اوسکے شوہر نے اوس سے کہا کہ یہ کام بسبب اوس مرد کے
کرتی ہون کہ جسکے ہاتھ پر مسلمان ہوی ہوی شب گذشتہ مین پس
وہ عورت نے اوس سے کہی کہ کون شخص نے تجھے یہ بھید ظاہر کیا اور
کون شخص نے تجھے یہ امر اطلاع کیا پس اوسکے شوہر نے اوس سے
بیان کیا کہ مجھے اس امر مین اونہون نے مطلع فرمائے کہ جسکے
ہاتھ پر مین نے مسلمان ہوا تیرے بعد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منقول

ہے بعض مشایخین کبار سے کہ وہ فرماتے ہین کہ بعضے کتب معتبرہ مین
دیکھا گیا کہ ایک شخص خواب مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرف
ہوا اور دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو دسترخوان بچھا
ہے اور طرح طرح کے طعام لوگ اوسپر لا لاکے رکھتے جاتے ہین اور
وقت رکھنے طعام کے ہر ہر شخص حضرت کی خدمت مین عرض کرتا ہے
کہ یہہ طعام فلان بن فلان آپکا امتی گذرانا ہے اور صحابہ کرام
اوسپر حاضر ہین اور حسب ارشاد حضرت کے یہہ شخص بھی اوس دسترخوان
پر حاضر ہے مگر حضرت ابھی تناول شروع نہین فرماتے بلکہ منتظر ہین
ایک طعام حاضر ہونیکے تھوڑی دیر کے بعد دو روٹیان اور دال
ایک شخص نے حضرت کی خدمت شریف مین لاکر رکھا اور عرض کیا
کہ یہہ طعام فلان ابن فلان ساکن فلان شہر آپکے امتی نے گذرانا
ہے پس حضرت گویا اوسی طعام کے منتظر تھے وہ طعام آتے ہی
اوسی طعام سے شروع فرماتے پس وہ مرد کہتے ہین کہ میرے
دلمین یہہ مقبولیت اوس طعام کی دیکھکر نہایت تمنا ہوئی کہ مین بھی
اوس طعام سے مشرف ہوتا اسواسطے کہ کیسے قسم قسم کے عمدہ عمدہ
طعام گذرانے گئے مگر حضرت اسقدر ملتفت نہین ہوئے جسقدر مقبولیت
اوس دال روٹیکی ہوئی پس حضرت نے میری یہہ تمنا دیکھکر
اوسمین سے مجھے عنایت فرمائے پس اثر مقبول حضرت کا اوسمین
یہہ ظاہر ہوا کہ ایسا ذائقہ مین نے کسی اور طعام مین نہین پایا پس
اونھون نے جب صبح کیا اون مرد اور اونکے والد کا اور وطن
کا نام سنکر یاد رکھہ لئے تھے اونکی تلاش کے لئے اپنے وطن سے

سفر کئے یہان تک اونکے شہر مین جاکر اونکو تلاش کرکے اونسے ملاقات
کئے بعد گفتگو سے بسیار کے اونسے استفسار حال کئے اور کہے کہ تم
جو طعام حضرت کی خدمین گذرانتے ہو وہ طعام سے مجھے بہی مشرف کرو
کہ مین اپنے وطن سے یہان تک محض اسیواسطے سفر کیا جب وہ مرد
نے اس بات کو سنے بہت روئے اور افسوس کئے کہ یہہ بات
تمہین کیسی معلوم ہوی اور یہہ سر مخفی تہا کیسا افشا ہوا پہر کیفیت حال بیان
کئے کہ مین مزدوری بقدر کفاف ہر روز کی کیا کرتا ہون اور عادت
میری یہہ ہے کہ جو کچہہ اپنی مزدوری سے پیدا کرتا ہون طعام طیار
تیار کرکے اوسکے دو حصہ کرتا ہون ایک حصہ پر حضرت کی فاتحہ
گذرانکر فقیر کو دیتا ہون دوسرا حصہ مین کہاتا ہون خیر تمنے جب
وہ طعام چاہا ہے آج مین نے نیت صوم کرلیا اور اپنے حصہ سے
تمہاری ضیافت کرونگا پہر اونہون نے بوقت معمول بعادت معہود
طعام تیار کیا اور ایک حصہ پر اوسکے نیاز گذرانا اور مسکین کو دیا
اور دوسرا حصہ جو اپنے کہانیکا تہا اون صاحب کی ضیافت کیا پس
وہ کہتے ہین کہ وہ طعام مین مین نے وہی لذت اور ذائقہ پایا جو
حضرت کے دسترخوان الوان نعمت پر مزہ تہا پہر اونہون نے فرمایا
کہ جو راز کہ فیما بین ہمارے اور حضرت کے تہا مکشوف ہوا اب ہماری
زندگی دنیا مین کام کی نہین تہوڑے عرصہ مین وہ رحلت فرمائے
اور وہ صاحب نے اونکی نماز جنازہ اور کفن دفن کے بعد اپنے
وطن مین واپس ہوئے در روایت عیسی بن عبد اللہ آورد گفت
وقتی در مجلس حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالی عنہ حاضر بودم او

را خبر کردند که از فلان قبر فریاد و ناله میت شنیده میشود و چند
روز است که او را دفن کرده اند در باب الارخ شیخ فرمودند که او
خرقه حق پوشیده عرض کردند نمیدانیم گفت وقتی در مجلس ما آمده گفتند
نمیدانیم گفت وقتی از طعام ما خورده گفتند نمیدانیم گفت وقتی
پس ما نماز گذارده عرض کردند نمی دانیم فرمود مقصر اولی تر بزبان
کاری و ساعتی سر در مراقبه کرده اثر هیبت و وقار در بشره مبارک
ظاهر شد بعد از ان فرمود که ملایکه حق گویند او وقتی روی مبارک تو
دیده گمان نیک برد حق تعالی بسبب ان رحمت کرد و بعد از ان
بر سر قبر او رسیدیم هیچ ناله و فریاد شنیده نشد صاحب مناقب گوید
درویشی عارفی بطریق سیاحت سیر کنان بشهری رسید که نه آنجا
حکومت حاکمی و فرمان سلطانی بود بلکه تبلیغ رسالت نبوی مصطفوی
صلی الله علیه واله وسلم نرسیده بود و مردمان آنجا را رسم بود که در روز
چارشنبه بر سر تالاب رفته غسل نموده در روز پنجشنبه در دیگچه کلان که
نزد آن تالاب نصب کرده بودند هر یکی بقدر میسر خود آرد گندم
و شکر و روغن زرد در ان دیگ جمع مینمودند بعد از ان در
دیگ را بسته حلوا می پختند و همه مردمان آنجا گرد آمده قسمت میکردند
چون آن درویش دران مایار این معامله معاینه کرد از یکی از ایشان
پرسید که پرستش بچه نوع است که شما میکنند او گفت پرستش نیست
این روز جشنی است که بعد از خدا از هیچ بزرگ نیست ما یان روز
او را نگاه میداریم و بنام او حلوا میپزیم درویش گفت نام آن
بزرگ چیست گفت نام او را یکی از کبار ما میداند و می خواهد بگفت

درویش از و پرسید او گفت تا بغیر غسل نام آن بزرگ نمی گیرم چون
روز چهارشنبه غسل خواهم نمود آن وقت اگر به پرسی خواهم گفت که نام
او بسیار است چون روز چهارشنبه آمد آنها بر بالا آب آمده غسل
کردند درویش از کبار آنها نام آن بزرگ استفسار نمود آنکس
کتاب خود را وا نموده خواند که وی بزرگ در بغداد شریف آسوده است
و مولدش گیلان است و لقب او محی الدین و نام او سید عبد القادر
است و او را غوث الاعظم و قطب المدار و غوث الصمدانی و
محبوب سبحانی و غوث الثقلین نیز خطاب می کنند و گفت شخصی از تابعان
آنجناب درین دیار وارد شده بود او فرموده اگر در روز چهارشنبه
این رسم نگهداری هرگز هیچ حاکمی و سلطان بر شما غالب نتوانند آمد
و حکم رانی نتوانند نمود و از آن مدت تا این وقت پاس روز چهارشنبه و
حفظ ادب آنحضرت از ما ترک نشده است و هم حکم هیچ حاکمی بر ما
نرسیده آن درویش متعجب گشته که بعثت پیغمبر صلی الله علیه و آله و
سلم درینجا نرسیده اما ولایت حضرت غوثیه محبوبیه درینجا محیط گشته
که یکی از همه معجزات نبوی است صلی الله علیه و آله و سلم راوی
گفته آن درویش با خود عهد نمود که تا من این همه مردم را مشرف
باسلام نسازم ازینجا نروم الغرض بان مردمان بگفت بعد از خدای
تعالی شخصی است که ازین هم بزرگ تر است بلکه این بزرگ را از یکی
از دست گفتند آن کدام است درویش گفت خاتم الانبیاء و افضل
الرسل احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و آله و سلم است که جد این
بزرگ و نبی آخر الزمان او است بعد از آن آنگروه بحضرت سید کائنات

خلاصه موجودات اشرف مخلوقات ایمان آوردند و از طریق محمدیه استغفار نمودند
پس کلمه توحید عرض نمودم و احکام اسلام بیان کردم همه کس به کلمه
توحید تصدیق و اقرار کردند و بدین اسلام مشرف شدند روایت است
از دو شیخ یکی شیخ ابو عمرو عثمان صیرفی و دوم شیخ ابو محمد عبد الحق حریمی که
گفتند وقتی ما پیش شیخ عبد القادر جیلانی رضی الله عنه بودیم در مدرسه
روز سه شنبه سوم از ماه صفر سنه خمس و خمسین و خمسمائه پس برخواست و
شیخ رضی الله عنه و وضو کرد و دو رکعت نماز بگذارد و چون سلام نماز بداد
داد یک نعره با هیبت بکند برآورد و قبقاب یعنی نعلین چوبین در هوا انداخت
کرد چنانکه از نظر غائب شد باز نعره با هیبت بزد و قبقاب دیگر را نیز در
هوا پرتاب کرد چنانکه آنهم از نظر غائب شد بعد از ان شیخ به نشست هیچکس را
مجال آن نشد که از شیخ بپرسد که این چه بود بعد از بست و سه روز قافله
از بلاد عجم بیامد و گفتند ما را نذرے از برای شیخ است شیخ فرمود که
بستانند از ایشان یکمن حریر تسلیم کردند و جامها از خز و مقدارے زر و
دو قبقاب شیخ گفت که این قبقاب بر شما از کجاست گفتند ما می رفتیم روز
سه شنبه سوم از ماه صفر ناگاه عرب بیرون آمدند با دو صد نفر ما را نهب
کردند و بعضے را بکشتند و تمام اموال را بغارت بردند و در یک وادی
فرود آمدند و اموال قسمت میکردند و ما گفتیم کاشکی شیخ عبد القادر رضی الله
عنه را درانوقت یاد میکردیم و در دل می آوردیم در حال برای شیخ
نذر کردیم همدرین بودیم که دو نعره عظیم شنیدیم که هیبت آن تمام وادی
را در گرفت و دیدیم ایشان سخت مضطر گشته نزد ما آمدند گفتند بدهیم که
طایفه عرب بر ایشان تاخته است و گفتند بیائید و مال خود را بگیرید که ما را

چہ صیبت رسید رفتیم و دیدیم کہ ہر دو مقدم ایشان مردہ افتادہ اند و آن
ہر دو قبقاب یاتے تر نبز دیکھتے ایشان است پس ایشان مالھاے ما
بجا باز داوند و گفتند ان لھذا الامر شیئاً عظیماً کذا فی در الدارین بعضے
مشایخین کبار سے منقول ہے کہ وہ فرماتے ہین کہ بعضے کتب معتبرہ
مین دیکھا گیا کہ ایک وقت ایک اہل باطن کا گذر کسی مقبرہ مین ہوا حال
اہل قبور کا اونکو مکشوف ہوا کہ وہ سخت معذب ہین بعد چند ایام کے پہر
اونکا اوس مقبرہ پر گذر ہوا اونکو معلوم ہوا کہ اون سبکے مغفرت ہوگئی
اور سب اہل قبور زیر راحت و آرام ہین پس وہ اہل باطن اہل قبور کی
ارواح کے جانب متوجہ ہوکر وجہ مغفرت اونکی استفسار فرمایا معلوم ہوا
کہ طعام نیاز شریف حضرت غوث پاک کا کسینے اپنی مکان مین ادا کیا تہا
استخوان اوس طعام صحن مکان مین گرے ہوے تہے کوے نے
اوسمین سے ایک استخوان لیجا کر اوس مقبرہ مین ڈالا پس برکت سے
اوس ریزہ طعام مبارک نیاز شریف کے حق تعالی سبکو مرحوم و مغفور
کیا یہہ غلام حضرت کا ایک بار نیت کیا کہ ظروف مسی پخت کیوا کے واسطے
وقف روضہ منورہ حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ کرون اور بعد ادا
شریف مین بہیجون مگر از لوازمہ بشریت اوسمین سہو واقع ہوا پہر تہوڑے
عرصہ کے بعد مرض سرطان کہ مرض مہلک ہے لاحق حال ہوا یہانتک
تک کہ سب اطبا اوسکے علاج سے درماندہ ہوے اور مرض بازدیاد
تہا ایک شب جناب محبوب سبحانی مشکل آسانی غوث پاک رضی اللہ تعالی
عنہ سے خواب مین مشرف ہوا اور حضرت کا ارشاد ہوا کہ یہہ امر بسبب
فراموشی نیت تیرے لاحق ہوا چاہئی کہ اپنی نیت کو جلد ادا کر پس مجہے

اپنی نیت جو وقت ظروف تھی یاد آگئی پشیمان ہوا اور قصد مصمم اپنی ادای نیت کا کیا پس بمجرد اس امر کے صورت صحت بمنودار ہوی اور بفضل خدا بعنایت جناب محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ شفاء کلی حاصل ہوی حضور افضل الدولہ مغفرت مکان شاہ دکن کا ایک صاحبزادہ رحلت کیا اوسی قریب مین ماہ ربیع الاول ہنچا خدمت نیازات کی جکو تفویض تہی اونہون نے تامل کیا کہ اس حالت رنج والم مین فرد نیازات کی واسطے حصول اجازت اور دستخط کے کس طور پیش کیا جاوے جبکہ وقت معہود سے کچھ تاخیر پیش کرنے مین فرد نیازات کے واقع ہوی بکمال عتاب حضور نے فرمایا کہ فرد نیازات ربیع الاول اور ربیع الثانی ابھی تک کیون نہین پیش ہوئی اہل خدمت نے عرض کیا کہ حضور کی طبیعت پر ملال دیکھکر پیش کرنے مین فرد نیازات کے جرءت نہین ہو سکی حضور نے یہہ سنکر فرمایا کہ مین اور میری ریاست اور میری اولاد سب حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ عنہ پر سے فدا ہین اوسیوقت افراد نیازات طلب فرماکر حسب عادت سے دستخط فرمائے پس ثمرہ اوسکا یہہ ظاہر ہوا کہ حضور کے خلف الصدق نواب میر محبوب علیخان خلد اللہ ملکہ تہوڑے عرصہ کے بعد ماہ ربیع الثانی مین تولد ہوے اور بعمر سہ سالگی بلا دخل غیر بجاے اپنے والد کے تخت نشین ہوے ایکشاہل خدمات سے بقایا اونکا سرکار پر مبلغ کثیر باقی تھا مگر اوسکے ملنے کی کچھ شکل نہین تہی ہرچند انہون نے دست و پا زنی کیا مگر سرکار کی مرضی بالکل اوسکے دینے کی نہ تھی پہر اونہون نے نذر کیا کہ اگر میرا مقصود حاصل ہوا اور وہ رقم بقایا مجھی

سطے مین اوسمین سے ربع رقم کی نیاز حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ
عنہ کی گذرانونگا پس بعد اوسکے ایسے اسباب ظاہر مفقود ہوے کہ سرکار
نے نصف رقم نقد دیئے اور نصف رقم آیندہ دینے کا وعدہ کئے
پس چاہیے تہا کہ جو کچہ رقم ملی تہی اوسمین سے ربع رقم کی نیاز شریف
گذرانتے بلکہ انہون نے ایک نہایت قدر قلیل رقم نیاز شریف کے
واسطے نکالے پہر چند روز بعد اوسکے اسباب بالعکس نمود ہوے یہانتک
تک کہ اونکا گہر تباہ ہوا معاذ اللہ منہ بعضے محل حضور افضل الدولہ
مغفرت مکانکے جو عمدہ صاحب خیرات کثیرہ تہے اور ایک بڑی
رباط اونکی مکہ معظمہ مین ابہی تک باقی ہے ایک بار بعارضہ سخت
علیل ہوے اور اطبا اوسکے علاج سے عاجز ہوے یہانتک
اونکا حال پہونچا کہ فقط ایک سانس اونمین باقی رہی اور حرکت
اعضا کی ساقط ہوگئی تہی چونکہ حضور مغفرت مکانکی اون محل کے حال پر
توجہ خاص تہی نہایت اس حالت سے متفکر اور مشوش ہوے اور
جبکہ مایوس علاج سے ہوے طرف دعا کے حضور نے متوجہ
ہوے اور بہت سے مشایخین کو واسطے دعا کے یاد فرمانے
آخر الامر حضرت سید شاہ عبد القادر القادری قدس سرہ کے خدمت
مین استمداد دعا کا فرمائے اور اونکو باصرار طلب فرمائے اور
اسباب مین استمداد دعا کئے شاہ صاحب علیہ الرحمہ نے حضور
مغفرت مکان سے فرمائے کہ تمکو حضرت غوث پاک رضی اللہ عنہ
سے خلوص عقیدت ہے تم حضرتکے جانب متوجہ ہو اگر حضرت کی
عنایت اسباب مین ہوجاوے تو حصول مقصود مین کچہ شک نہین

حضور نے فرمایا کہ مین حضرت کی جناب مین بدل و جان متوجہ ہون شاہصاحب
علیہ الرحمہ نے فرمایا کہ عادت یہہ ہے اگر کوئی تمہارے پاس آتا ہے
اپنی کسی حاجت کے واسطے تو اول حسب مقدور اپنی نذر گذرانتا ہے
تمکو بھی چاہیئے کہ اپنے حسب مقدور حضرت کی نیاز شریف گذرانو پس حضور
نے حکم دیا کہ فی الفور شیرنی سوا سو روپیہ کی داخل کیا جاوے پس بمجرد
حکم عالی تھوڑے ہی عرصہ مین وہ شیرینی داخل ہوئی حضور نے شاہصاحب
علیہ الرحمہ کو فرمایا کہ بسم اللہ آپ فاتحہ حضرت کی اس شیرینی پر ادا فرمائیں
پس شاہصاحب علیہ الرحمہ نے فاتحہ کے طرف متوجہ ہوئے اوسوقت
بڑے بڑے اطبا نامور مریض کے پاس حاضر تھے نبض پر بار بار ہاتھ
رکھتے تھے نبض ساقط تھی اور آثار رویہ سب نمودار تھے جبکہ شاہصاحب
موصوف واسطے فاتحہ اور دعا اور استمداد کے حضرت محبوب سبحانی
رضی اللہ عنہ کے طرف متوجہ ہوئے سب اطبا تعجباً متبسم ہوئے
یعنی یہہ کونسا وقت دعا اور استمداد اولیاء اللہ کا ہے کہ سب آثار
رویہ اسوقت موجود ہین پھر بعد انفراغ کے فاتحہ سے شاہصاحب
نے ایدہر اپنے منہ پر ہاتھ پھیرے اودہر مریض کو افاقہ غشی سے
حاصل ہوا اور محل مین حضور پر نور کے شور اور غلغلہ تہنیت صحت کا برپا
ہوا اور تھوڑے عرصہ مین افاقہ کامل حاصل ہوا یہہ تھوڑا مشتے نمونہ
از خروارے فواید نیاز شریف کے بیان کئی گئے ورنہ کرامات
محبوبیہ کا حد و احصا نہین اسواسطے لکھتے ہین کہ اما متبعت حد التواتر
اور بھی لکھتے ہین کہ اماتہ کقطر الامطار اتانا اللہ من برکاتہ آمین خاتمہ
بیانین اصل قوم وہابیہ نجدیہ کے قولہ تعالی الذین فرقوا دینہم

وکانوا شیعًا تفسیر آیت وہ لوگ کہ دین مین تفرقہ ڈالے اور گروہ گروہ
ہوے کتاب **سیف الجبار** مین مولانا فضل رسول صاحب علیہ الرحمۃ
تحریر فرماتے ہین کہ قرآن اور حدیث سے بخوبی ثابت ہوا کہ راہ حق
اور صراط المستقیم راہ انبیا اور صدیقین اور شہدا اور صالحین کی ہے
موافق جماعت اور سواد اعظم کے خلاف ہووہ دوزخی ہے اب دریافت
کرنا چاہیئے کہ جماعت اور سواد اعظم کون ہے سو لعہد پیغمبر خدا صلوٰۃ اللہ
علیہ وآلہ وسلم کے قرن اول یعنے صحابہ کے وقت مین خلافت حقیقہ تک
مذہب ایک راہ ایک طریق صحابہ اور اونکے شاگرد تابعین کہلاتے ہین
طریقہ پیغمبر پر باہم متفق تھے اگرچہ کسی مسئلہ فرعی مین اختلاف ہوا وہ
اختلاف رحمت تھا شقاق اور اختلاف ملت نہ تھا آخر خلافت حقیقہ مین خارجیون
نے جماعت اور سواد اعظم سے خروج کیا اور حضرت فاتحہ ولایت خاتم
خلافت کو جو اسد اللہ الغالب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ ہین کافر ٹھیرایا
نعوذ باللہ منہ اسی طرح رافضی پیدا ہوے پھر معتزلی ظاہر ہوے
غرض ہر وقت مین جماعت اور سواد اعظم سے بعضے بعضے گمراہ فرقے
نکلتے گئے اور کسی کسی اطراف مین اظہار بدمذہبی کا منتشر ہوا مگر وہ
جو فرقہ ناجیہ جمہور صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور اونکے اتباع
کا ہے کہ جنکو اہل سنت وجماعت کہتے ہین اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم
سے جیسے ابتک اوسی صراط مستقیم پر ہین اور جماعت اور سواد اعظم
امت وہی ہین اور ہر وقت مین اکثر اطراف مین اظہار حق اور مددگاری
دین کی اونہین سے ہوتی رہی اور سب مذہبون کو تادیب وتنبیہ لسانی
اور سنانی رہی اور بموجب وعدہ الٰہی کے الا ان حزب اللہ ھم الغالبون

غلبہ عام اوسی فرقہ کو رہا اور وہ سواد اعظم عقاید مین اشعری ماتریدی
اور فقہ مین حنفی شافعی مالکی حنبلی ہین جو اونکے سوا ہین وہ جماعت سے
خارج اور سواد اعظم کا تارک اور دین مارق ہے اور سواد اعظم کے
مخالف جو فرقے اتبک ہوے اور اونکے رد و ابطال اور دفع و
زوال مین جو جو کہ پیش آیا اوسکا ذکر کرنا بسبب شہرت کے ضرور نہین
سر دست جو فتنہ نجدیہ کا پہیل رہا ہے اوسکا بیان کرنا بہت مناسب
ہے کہ اکثر عوام اوسکی حقیقت سے ناواقف ہین اس سبب سے دہوکہ
مین پڑے ہین سنہ ۱۲ ہجری مین کہ سلطان عبد المجید خان سابق سلطان روم
کہ بڑا غازی اور دیندار اور عادل تہا جنت نصیب ہوا سلطان سلیم
ثالث اوسکے بہتیجے نے اوسکی جا سے پر جبر تخت نشین ہوا اور
سلطان مرحوم کے فرزندونکو اور اکثر امراء سلطنت کو کہ اوسکے فرزندونکے
بہواخواہ تہے قتل کیا اور رعیت پر ظلم شروع کیا ان امور سے
سلطنت مین خلل واقع ہوا اور صوبجات سلطنت کے خود حاکم ہوگئے
حرمین شریفین سے جو ملک متعلق تہا اوسکی حکومت بہت مدت سے
مکہ معظمہ شریف سے متعلق تہی کہ وہ ایک سادات سے ہوتی اور
اوس ملک کا چندان حصول نہ تہا ہر موسم حج مین سلطان روم
کے جانب سے یہان ایک امیر فوج مع نقد و جنس کہ حساب اوسکا
کروڑہا روپیونکو پہونچتا لاکر حرمین شریفین کے سادات اور اہل خدا
کو اور وہانکے ساکنین گرد و نواح عام کو علی حسب مراتب پہونچاتے
اور فوج سلطانی کو اگر شریف کسی سرکش گروہ کی تنبیہ کا حکم دیتا بجا
لاتے اس سبب سے وہانکے رہنے والے سب لوگ خوش و خرم

بہ آرام تمام تھے جب سلطنت روم بگڑ گئی اون سب باتونمین خلل
پڑ گیا مفسدون نے ہر طرف سے سر اوٹھایا عبد الوہاب نام ایک
رئیس نجد کا بڑا چالاک ہوشیار تھا اور آبا اجداد اوسکے علم ظاہری
مین اور علم باطنی مین اوس ملک کے مقتدا اور صاحب سلسلہ
تھے اور اوسکا خاندان کا اوس ملک مین بڑا اعتماد تھا عبد الوہاب
نے حال خرابی سلطنت کا دیکھکر بادشاہ بننے کا ارادہ کیا اور
یہ صلاح ٹھیری کہ دینداری کے حیلہ مین لوگون کو جمع کر کے حرمین
شریفین کو کہ وہ فوج سے خالی ہین اور مال اور خزانہ اوسمین بیشمار
ہے اپنے تصرف مین لیجئی جب یہ ملک اپنے قبضہ مین آگیا
اور خزانہ بیشمار ہاتھ آگیا پھر آگے اور ملکون پر دخل ہونا آسان
ہے کیونکہ وہ سب آپس مین نفاق اور نزاع کے سبب سے
خراب حال ہین یہ صلاح ٹھیرا کر عبد الوہاب مع اپنے عزیزون
قریبون کے وعظ کہنے اور مرید کرنے مین کہ طریقہ جدی اوسکا
تھا خوب مشغول ہوا اور خلائق کو اپنا معتقد کرنا شروع کیا اور خوب
مطیع کر کے جمعہ کے دن مجمع عام کیا اور بڑی آدمیونکو اطراف
وجوانب سے بلایا اور بطور وعظ کے کہا کہ شرع مین واسطے
احکام دین اور ادائی جمعہ وغیرہ کے بادشاہ ہونا ضرور ہے
اور بادشاہ روم وشام صرف برائے نام ہے حقیقت مین
حکم اوسکا ذرا بھی نافذ نہین اوسکو بادشاہ کہنا جھوٹ بولنا ہے
خصوصاً خطبہ مین اوسکو بادشاہ کہنا کہ جھوٹ کہنا عین عبادت
مین ہوتا ہے بڑا گناہ ہے چاہئے کہ سب ملکر ایک شخص کو سردار

مقرر کرین مگر مجھے معاف کرین کہ دنیا کے طرف مجھے رغبت نہین پہلے
اون لوگون نے جو ملے ہوے تھے پہر بہتون نے کہا کہ سوا
آپکی ذات شریف کوئی اس کام کے لایق نہین کہا کہ مجبور ہون جماعت
مسلمین کا خلاف کیونکر کرون مگر ایک شرط ہے کہ عقاید و اعمال مین
میرے مطیع رہو اور میرے حکم سے نہ پہرو آخر سب سے بیعت
لیکر امیر المومنین بنا اور نام اوسکا سلطانکی جاے خطبہ مین داخل ہوا قصبہ
درعیہ کو کہ وطن اوسکا تہا تخت گاہ قرار دیا اور اپنی اولاد و اقارب
کو شہرونکا حاکم قرار دیا اور عدل و انصاف اور دینداری اور تاکید
نماز روزہ کی خوب جاری کیا اور اجلاس امامت کے روز سے
ملک کا انتظام اپنے فرزند کو حوالہ کیا اور آپ ایک نئے مذہب
بنانیکے طرف مشغول ہوا کہ اہل سنت و جماعت وغیرہ مشہور مذہبون
سے جدا ہو کر اوس مذہب کے رو سے وہ کافر ٹہیرین کچھ مسئلہ
متفرق خارجیونکے کچھ معتزلہ کے کچھ ملاحدہ ظاہریہ وغیرہ کے مذہبون
سے لیکر کچھ اپنے دلسے جوڑ کر ایک رسالہ بنایا محمد نام اوسکے
چہوٹے بیٹے نے اوسمین بڑہا کر کتاب التوحید نام رکہا اور پہر اوسکو
آپ اختصار کیا حاصل اوسکا یہہ کہ تمام امت مرحومہ کافر ہے خصوصا
رہنے والے حرمین شریفین کے تاکہ اونکا لوٹنا اور قتل کرنا جایز
ٹہیرے چند نسخے اوسکے حاکمونکے پاس بہیجے حاکمون نے ظاہر
کیا محکومون نے قبول کیا اور بہت خوش ہوے کہ مکہ کی لوٹ
اور جہاد کا ثواب ہے آخر سعود نام ایک اخبث وزیر اوس
عاقبت نامحمود نے بنام ہناوزیارت کعبہ ۱۲۱۸ہجری اور اخیر

سلطنت سلیم ثالث مین بڑی دہوم دہام کے ساتھ اللہ تعالی کے گہر پر چڑہائی
کیا ساکنین حرمین اونکا پہلا حال عدالت اور دینداری کا سنکر اونکے
آنیسے بہت خوش اور مشتاق ملاقات ہوے مگر چند لوگ جو اونکے
واقف حال سے تھے اونہون نے مکہ مین اونکے حال کا تذکرہ کیا اور
لوگون نے اوسکا تذکرہ شریف مکہ تک پہنچایا اور کہا کہ فوج کو مصر اور
شام سے طلب کیجئے یا قبایل عرب کو جمع کرکے اوسکا بندوبست کیجئے
کہ اونکا یہان آنا اچھا نہین شریف نے اوسی پچھلے حال سے اونکے
دہوکا کہا کے کہا کہ معاذ اللہ خانہ خدا کی زیارت کرنیوالون کو روکون
اور کہنے والون پر غصہ ہوا کہ پہر کوئی ایسی مفسدانہ بات سنکے اس
عرصہ مین خبر آئی کہ مسعود نامسعود انبوہ نامعدود لیکر مکہ پر آتا ہے
پہر لوگون نے شریف سے کہا کہ آپکی غفلت سے ہتک حرم اور جانون
کا قتل اور مالونکی لوٹ ہوجاویگی شریف مکہ نے وہی جواب دیا کہ
مسلمان سنت پر چلتے اور تقویکا دعوی رکہتے ہین ایسا بڑا گناہ اونسے
کیونکر سرزد ہوگا یہان یہی قیل و قال تہے کہ وہ اشقیا مقام قرن المنازل
مین کہ میقات نجد سے ہے اپہونچے وہانسے مکہ کو چہوڑکر طائف کو دوڑ
مارے اور ربط سب طایف کو چارطرفے گہیر لئے اور جو سامنے
آگیا کیا مرد اور کیا عورت کیا چہوٹا اور کیا بڑا سبکو شہید کئے اور مسجد
عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اور آثار متبرک سب زمین سے
برابر کردئے اور تمام مال و متاع پر تصرف کرکے گماشتے اپنے
چہوڑے اور خود متوجہ مکہ معظمہ کے ہوے ایک منزل باقی رہی
تہی کہ کچہ پیچہے ہوے طایف کے بہاگ کے آکر شریف سے حال

طایف کا بیان سے گئے شریف کے پاس محض پانسو غلام تھے اور مدد دینیکی
مہلت کہان اور کتاب التوحید بھی ایکدن پہلے مکہ مین آگئی تہی علماء مکہ نے
اوسدن حرم مین اجماع کیا اور کفر نجدیہ کے اور اونسے جہاد پر چارون
مذہب کے علماء کا اجماع ہوا تب یہہ فتوی دئے اور بعد مغرب شریف کو دیا اور
کہا کہ سب مسلمان آپکی ساتھ لڑنیکو تیار ہین اور درستی سامان جنگ مین
مصروف ہین علی الصباح آپ سب جمعیت کے ساتھ حرم کی سرحد پر چلکر اونکو روکین
اور اونسے لڑین یہہ ماجرا اجماع وغیرہ کا جمعہ کے دن ساتوین محرم سنہ ۱۲۲۱ ہجری
کو ہوا آٹھوین تاریخ صبح کو سب لوگ تیار منتظر شریف تھے مگر شریف برآمد
نہین ہوئے اور اپنی غفلت پر شرمندہ ہوئے اور فوج نہونیسے ڈرے
مگر ابھی تک اس شبہہ مین تھے کہ شاید طایف والون نے پہلے قصد کیا
ہوا اور بھی یہہ گمان تھا کہ طایف مین جو ہوا سو ہوا آخر حرم مین شمشیر رانی نکرینگے
کہ وہ مسلمان لوگ ہین لوگون نے ہر چند ہر چند عرض کیا کہ یزید اور حجاج اور
قرامطہ کے وقت مین کیا کیا نہین ہوا حالانکہ وہ بھی کلمہ گو تھے اور حال نجدیہ
کا کتاب التوحید اور واقعہ طایف سے ظاہر ہوگیا اسپر بھی شریف باہر
نہین نکلے اس عرصہ مین غلام بھی اہل شہر سے متفق ہوئے اور شریف
سے اذن چاہے شریف نے کہا کہ مین حکم قتال کا زایرین بیت اللہ
پہ ہرگز نہ دونگا اسی تکرار مین پہر دن آگیا اور کوئی امر قرار نہین پایا
کہ ناگہان خبر آئی کہ نجدیہ تروارین مارتے ہوئے اور لوٹ کرتے
ہوئے داخل حد حرم ہوئے اسوقت شریف کو اون خبیثونکی خباثت کا
یقین ہوا اگر سوا بہاگ جانیکے کچھ چارہ نہین دیکھا اپنے غلامونکو لیکر
جدہ کو چلے گئے اور وہانکے قلعہ مین پناہ لئے اور مکہ کے زن و مرد

سب اپنے مکانونکو چھوڑ کے کچھ پہاڑون پر چڑھ گئے کچھ مسجد الحرام مین اپنی
پناہ سمجھکر آبیٹھے نجدی بیدین نے اوسکے بغیر کہ اونسے کوئی مقابلہ کرتی
چارون طرف سے کمال سفاکی اور بیباکی کے ساتھ مسجد الحرام مین گھسے وہ
لوگ کہ کعبہ کے پردہ مین چھپے ہوے تھے اور قبہ زمزم اور حطیم اور
مقام ابراہیم مین دبے ہوے تھے اونکا بھی پاس نکیا انا للہ و
انا الیہ راجعون حجر اسود تک اونکے ظلم سے نہ بچا اوسمین بھی بہ
صدمات زد و ضرب کے شق آگیا تمام مال شریف اہل مکہ کا اور حرم کے
کارخانون اور نذورکا اپنے تصرف مین لے لیا اور کچھ بھی نچھوڑا جب حکم
دیا کہ اہل مکہ پہاڑون سے آنکر اپنے مکانونمین آباد ہووین مگر جسکے ہاتھ مین
ہتھیار ہووے وہ قتل کیا جاوے مگر مکہ کے شریفون کے قوم سے
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے اہلبیت اور سیادت اونکی تمام
عالم مین معتبر اور مشہور ہو کسیکو امان نہین کیا مرد کیا عورت کیا چھوٹا
کیا بڑا جسکو کہان پاوو ہان قتل کرو پس اس حکم کے مشہور ہونیسے اہل
بیت نبوی مین جسکو جہان طاقت ہوی آوارہ ہوے اور جو اون اشقیا
کے ہاتھ پڑا شہید ہوا باقی ماندہ لوگ اپنے گھرونمین آئے دیکھے کہ مکان
سامان اور اسباب سے خالی ہین بعد فراغت تخریب مکہ معظمہ کے تھوڑی سی
فوج لیکر متوجہ غارتگری مدینہ منورہ کے جانب ہوے جو قتل و غارتگری کہ
مکہ معظمہ مین کئے تھے وہی معاملہ مدینہ منورہ مین کئے مسجد قبا جسکا ذکر و ثنا
قرآن شریف مین ہے اور مقابر متبرکہ اور آثار صحابہ اور اہلبیت سب
مسمار کر دیئے پھر روضۂ مقدس کے جانب متوجہ ہوے کہ نام اوسکا
صنم اکبر یعنی معاذ اللہ بڑا بت رکھے تھے اور ارادہ ہدم روضۂ منورہ

کاٹ گئے اور ایک جماعت روضۂ منورہ کے جانب اس نیت ناپاک سے گئے
اور روضۂ مقدس کے پاس پہنچے اور دروازہ کھولے فی الفور ایک
اژدہا کے پھنکار کی آواز آئی کہ سب خاک سیاہ ہوگئے الحاصل وہان
ظلم و ستم سے پیٹ بھر کے تمام اسباب و سامان نقد و جنس مکۂ معظمہ مین
لاکر اپنی جماعت مین شریک ہوئے پھر وہا سے پاون پھیلائے حجاز
اور نجد اور بعضے عراق کے شہرون پر جو فوج سے خالی تھے قتل اور
لوٹ کیا کربلائے معلا مین بھی وہی معاملہ کیا جو مدینۂ منورہ مین کیا تھا
مگر جدہ پر قصد نکیا کہ وہان قلعہ مستحکم اور توپین تھے مگر شریف کو بھی تاب
آنیکی قدرت نتھی اسی حال مین ایک زمانہ گذر گیا عجب طرح کا تحمل تمام
ملک مین تہا اور سلطان سلیم ثالث کہ نہایت بد فکر اور بے عقل تہا بسبب
عدم شکوہ و شوکت سلطنت کے اس فتنہ کو رفع نکر سکا اور بہ باعث
شور و فساد سلطنت کے اسطرف متوجہ ہونیکی اوسکو فرصت بہی نتہی
اس عرصہ مین سلطان مصطفیٰ خان رابع خلف سلطان عبد الحمید خان مرحوم
نے سلطان سلیم ثالث کو مارا اور آپ تخت نشین ہوا کئی مہینے گذرے
تہے کہ مصطفیٰ بیرقدار نے سلطان مصطفیٰ خان کو قتل کیا جب سلطان محمود
خان غازی خلف سلطان عبد الحمید خان کہ مرد با خدا تہا بادشاہ ہوا
کیقدر سلطنت کی پراگندگی کو حکمت عملی سے جمع کیا محمد علی بادشاہ
والی مصر کو حکم جہاد کا نجدیہ پر دیا محمد علی بادشاہ نے ابراہیم بادشاہ
کو ملک حجاز پر بہیجا اوسنے آنکر ایسا تدارک کیا کہ نام و نشان نجدیہ کا
باقی نرہا اور قتل عام کیا جتنا اسباب کہ مکہ مدینہ کربلا وغیرہ کا لوٹ
لیگئے تہے سب لاکر جہان تہان پہنچایا اور جس مالک نے اپنی چیز کی

شناخت کی اوسکے حوالہ کر دیا اور باقی مال مملوکہ نجدیہ کا مسلمانون کو
تقسیم کیا اور مساجد متبرکہ اور آثار شریفہ جو نجدیہ نے منہدم کر دیا تہا سب
نئے بنانیکا حکم دیا اوسی عرصہ مین ملک یمن کے گنوارون شیعہ زیدیہ مذہب
نے جو دین و آئین سے ناواقف محض تہے اور اپنے طریقہ سے بہی جاہل تہے
سواے راہ لوٹنے اور قتل کرنیکے کچہ نہین جانتے تہے اس مذہب کو اپنے
مذاق کے موافق پاکر بخوشی قبول کیا مسلمانون پر جہاد کیا مخا اور حدیدہ
کہ وہ دو شہر ملک یمن مین مابین دریا کے کنارہ پر واقع ہین لوٹ لیا
جب فوج ترک کی یہان بہی آئی کچہہ مارے گئے اور جنگلو نمین بہاگ گئے
اس عرصہ مین سلطان محمود خان غازی جنت نصیب ہوگئے اور اونکے فرزند
سلطان عبد المجید خان غازی تخت نشین سلطنت روم ہوے نظم و نسق
پادشاہانہ جاری کئے سب صوبجات اونکے مطیع فرمان ہوے محمد علی
پاشا سے ملک حجاز و یمن وغیرہ جو ضعف سلطنت کے باعث سے
حال مین اونکے متصرف ہوگیا تہا نکال لئے بموجب اس حکم کے فوج محمد علی
پاشا کی روانہ مصر ہوئی اور فوج سلطانی نباد رتنگٹ نہ آئی تہی کہ زیدیہ
مذہب سید عون ساکن نواح مخا و حدیدہ نے مذہب نجدیہ اختیار کیا او
اور مکانون کو فوج سے خالی دیکہ کے پہر تاخت و تاراج کیا اور ہر ایک مکان
مین ایک امیر ہوگیا عجب طرحکا ظلم برپا کیا مولف کتاب سیف الجبار مولانا
مولوی فضل رسول صاحب علیہ الرحمہ یہان لکہتے ہین کہ راقم نے ۱۲ شئہ
ہجری مین اوسی حال پر چہوڑا پہر سنا کہ فوج ترک کے آنے سے اونکا بہی کام
تمام ہوا اسیطرح ملک مسقط کے گنوارون خارجیون نے اس مذہب کو
پسند کیا اور لوٹ مار شروع کیا چنانچہ بہت سے خارجیون اور سوداگرون

سکے جہاز لوٹ لیئے بادشاہ مسقط کہ سعید اوسکا نام تھا اونکا قتل عام کیا بالآخر
اون سبکا استیصال ہوگیا اب تمام ملک عرب حجاز و شام و یمن وغیرہ مین
اس مذہب کا نام و نشان باقی نہین سوا ئے چند گنوارونکے ایک چھوٹے
سے جنگل صحرا ئے یمن کے کہ نام اوسکا قبیلہ اسیر ہے کہتے ہین کہ
کچھہ کچھہ باقی ہین العلم عند اللہ اور مکہ معظمہ اور مدینہ طیبہ اور تمام مسلمانون
کے شہرونمین جو روم و شام اور مصر و عراق وغیرہ کے ہین کوئی اس
مذہب کو ظاہر نہین کرسکتا یہہ حال ہے عرب کے بیدین والونکا اور ہندوستان
مین اس دینکے پھیلنے کا قصہ یہہ ہے کہ مولوی اسمعیل کے فکر مین خلل
اور طبیعت مین مذہب سے بیقیدی کی رغبت پہلے سے تھی بزرگ اونکے
اس سبب سے اونسے ناراض تھے شاہ عبدالعزیز صاحب نے آخر عمری مین
اپنا تمام مال مملوکہ منقولہ و غیر منقولہ وغیرہ منقولہ کہ ہر جنس کثرت سے تھی
خدم اور نواسون وغیرہ کو ہبہ کرکے قابض کر دیا مولوی اسمعیل کو کچھہ
نہ دیا جب شاہ صاحب نے انتقال کیا کوئی بزرگ نہین رہا کہ کہلے بند ہوے
تین چشمہ فساد کے دین مین اونکی ذات سے جاری ہوئے ایک فتنہ ظاہر
یہہ کہ قیاس اور تقلید کو حرام اور ائمہ مجتہدین اور فقہا و مقلدین کو فاسق
بلکہ کافر سمجھتے ہین یہہ تھوڑا شاہ جہان آباد مین اور پورا نواح عظیم آباد وغیرہ
پورب شہرونمین پھیلا ایسے جاہل کہ ابو حنیفہ اور شافعی بھی صحیح نہین بول
سکتے فے کو پے اور شین کو سین کہتے ہین اماموں اور مقلدون کو برا
کہتے ہین اور اونکیطرف خطا اور گمراہی کرنیمین کچھہ تامل نہین کرتے اور مولوی
اسمعیل کے زبان درازیان اور بے ادبیان ائمہ اور فقہا کے
ساتھہ مشہور ہین دیکھو تنویر العینین مین لکھا ہے ولیت شعری کیف

یجوز التزام شخص معین مع تمکن الرجوع الی الروایا المنقولہ عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصریح الدالۃ علی خلاف قول الامام المقلد فان لم یترک قولہ امامہ ففیہ شائبۃ من الشرک ترجمہ مین نہین سمجھتا کہ ایک شخص معین کی تقلید کا التزام کرنا کیونکر جایز ہو باوجود ممکن ہونے رجوع کے اون روایتون کیطرف کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہین کہ صاف دلالت کرتے ہین تقلید کئے گئی امام کے قول کی خلاف پر اگر اپنے امام کے قول کو نہ چھوڑ دے تو اوسمین میل شرک کا ہے پہلے امامونکی تقلید کی حقیقت سمجھ لینا چاہئیے وہ یہہ ہے کہ بعد گذرجانے زمانہ اصحاب کرام کے حدیث کے روایتومین اختلاف وتعارض بکثرت واقع ہوا اور راویومین اچھی برے ملگئیے یہان تک کہ بدمذہب لوگ بہی جیسے رافضی خارجی وغیرہ داخل ہوئے اور راویونکے رد وقبول مین اختلاف ہوا ایک جسکو مانتا دوسرا نہین مانتا اور ایسے الفاظ حدیث کے معنون مین بہی اختلاف ہوا کوئی ایک حدیث کے کچھہ معنے کہتا ہے دوسرا وہی حدیث سے اور مراد ٹھراتا ہے اللہ تعالے نے خاص خاص بندونکو توفیق دے کہ اپنی ساری ہمت اور سعی اس کام پر مصروف کی کہ دریافت کرین کونسی روایت صحیح کونسی روایت غیر صحیح کونسی مقدم اور کونسی موخر کون ناسخ کون منسوخ کون راجح کون مرجوح کون راوی عدل کون غیر عدل کونسے معنے معتبر کونسے غیر معتبر سوا وہنون نے اسطرحکی ہر ایک بات کو جیسا چاہئیے خوب تحقیق کرکے ایک امر منقح لکھدیا اور صورتین مسئلونکے پیش آئین کہ وہ بعینہ قرآن و حدیث مین اونکو قرآن وحدیث سے نکالا اور اصول شرعیہ کا ضبط کیا اوسکا نام مذہب ہے ہر ایک شخص کو یہہ مرتبہ

حاصل نہ تہا اون لوگونکی پیروی کی اسکا نام تقلید ہے اور یہہ بات کہ جب چاہا
جس کسیکی چاہی پیروی کرلی کسی مسئلہ مین کسیکی اور کسی مسئلہ مین کسیکی
محض دین مین کھیل ہے ایک چیز کو کبھی حرام کہے کبھی حلال کبھی مکروہ
جانے کبھی مباح ایک صورت کے دو مقدمہ مین کبھی مدعی کو حق دلادے
کبھو مدعا علیہ کو ائمہ مجتہدین کے زمانہ مین اور قریب قریب مین اوسکے بہت
مجتہد تھے رفتہ رفتہ اونکے مذہبونکا نشان نرہا اونہین چار مذہبونکی تحریر اور
تقریر ضبط اصول و فروع نظم کلیات و جزئیات جیسا چاہئے ویسا ہوا اور
وسایر ہوا سواد اعظم امت مرحومہ نے ان چار مذہبون سے جسکی چاہی
تقلید اختیار کی شاہ عبد العزیز صاحب تفسیر مین لکہتے ہین کہ چھ فرقونکی اطاعت
خدا کے حکم سے فرض ہے از انجملہ مجتہدین شریعت و شیوخ طریقت اند
کہ حکم ایشان بطریق واجب بچیز لازم الاتباع است بر عوام امت زیراکہ
فہم اسرار شریعت و دقایق طریقت ایشانرا میسر است فاسئلوا اہل الذکر ان
کنتم لا تعلمون اب دیکھو مولوی اسمٰعیل نے تمام لاحقین امت مرحومہ کو
مشرک ٹھہرایا کہ اماموںکے وقت کے بعد سے اب تک اہل سنت چار فرقے
ہین حنفی شافعی مالکی حنبلی اور حدیث کے کتابونمین کوئی حدیث
مخالف اپنے امام کے دیکھکر تقلید کو چھوڑ دینا جایز نہین ہے کیونکہ تنقیح
حدیث کی جیسے کہ اماموںکو تھی حدیث کے کتابون جمعکرنیوالون کو تھی اور ان
کتابونکے دیکھنے والونکا کیا رتبہ ہے ہر ایک کام کیواسطے ہر ایک
شخص خاص ہے تحقیق ناسخ و منسوخ راجح و مرجوح کے تعارض کو دور کرنا
الفاظ سے مطلب نکالنا اور اسطرحکے باتین جو ضرور ہین اور اصول
کے کتابونمین بتفصیل مذکور ہین مجتہدونکا کام ہے اون چارون اماموںکے

برابر اس کام مین اور کوئی شامل نہین گویا اسبات پر اجماع امت اور
اتفاق ہوگیا اور حضرات محدثین کا کام جہگڑنا حاسدون کا ہے عقود الجمان
فی مناقب النعمان مین لکہا ہے کہ اعمش علیہ الرحمۃ سے مسئلہ پوچہے گئے
انہون نے ابو حنیفہ سے کہا کہ تم انہین کیا کہتے ہو ابو حنیفہ نے سبکے احکام
بیان کئے اعمش نے کہا کہانسے کہتے ہو جواب دیا کہ تمنے فلانی حدیث
فلانے اور فلان فلانے یون روایت کی ہے اور بہت سے حدیثین
اسطرحسے بیان کین اعمش نے کہا کہ جو مین نے سو دن مین حدیثین کہی سو تمنے ایک
ساعت مین بیان کئے مین نہین جانتا تہا کہ تمکو یہ حدیث معلوم ہوگی اے
گروہ فقہا کے تم طبیب ہو اور عطار یعنے دوا فروش ہین اور تو نے
اے شخص دونو طرفون کو لے لیا ہے اور اعمش حج کو چلے علی بن مسہر
کو بہیج کر ابو حنیفہ سے مناسک حج کے لکہوا منگوا لیا اور اعمش سے ایک
شخص نے مسئلہ پوچہا اونہون نے اشارہ کیا ابو حنیفہ کے حلقہ کیطرف
اور کہا کہ اونکو لازم پکڑو کہ جب اونکو کوئی مسئلہ آگے آتا ہے تو ہمیشہ وہ اسکو
آپسمین پہیرتے رہتے ہین یہانتک کہ صواب کو پہنچتے ہین وکیع بن جراح کے آگے
کسی نے کہا کہ ابو حنیفہ نے خطا کی وکیع نے کہا کہ وہ کیون خطا کرینگے حالانکہ
اونکے ساتہ ابو یوسف و زفر و محمد سے لوگ ہون اجتہاد و قیاس
مین اور یحیی ابن زکریا اور حفص و حبان و مندل سے لوگ حفظ حدیث
مین اور قاسم سے علوم عربیہ مین اور داؤد و فضیل سے زہد و ورع مین
جسکے ایسے اصحاب اور جلسا ہون وہ خطا نکریگا اگر کریگا تو یہ لوگ حق کے
طرف پہیر دینگے وکیع نے کہا کہ جو لوگ اسطرحکی بات کہین وہ مثل انعام ہین
بلکہ اونسے بہی گمراہ تر عبداللہ بن المبارک نے کہا کہ ابو حنیفہ کا قول ہمارے

نزدیک مثل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہان ہم حدیث نہین پاتے
مسعر بن کدام نے کہا کہ ہمنے طلب کیا ابو حنیفہ کے ساتھ حدیث کو تو سو
حدیث مین غالب آیا ہمپر ایسے ہی زہد مین اور فقہ مین تو دیکھنے ہو کیا حال
ہے حافظ عبد العزیز اور ابو محمد حارثی اور ابراہیم بن معویہ وغیرہ نے
نقل کیا ہے کہ علامت سنی ہونیکی محبت ابو حنیفہ کی اور علامت بدمذہبی
کی بغض ابو حنیفہ ہے ابو حنیفہ بڑے حافظ حدیث سے تھے ورنہ یہ رتبہ
اجتہاد کا کیونکر حاصل ہوتا اونہون نے چار ہزار شیخ ائمۂ تابعین وغیرہ
سے حدیث لیا اور اونسے جتنے لوگون نے حدیث روایت کی ہے
شمار سے باہر ہین اور ائمہ اسلام سے اوتنے لوگون نے روایت
نہین کئے اور نہ اور ونکے اتنے اصحاب وتلامیذ ہین اور کسی شخص
سے علما کو ایسا انتفاع نہین ہوا جیسا کہ ابو حنیفہ اور اونکے اصحاب سے
احادیث مشتبہ کے تفسیر مین سفیان ثوری نے کہا کہ ابو حنیفہ کا علم بہت
بڑا تہا جو آثار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وصحبہ وسلم سے صحیح ہوتا اوسیکو
لیتے اور حدیث کے ناسخ ومنسوخ کو خوب جانتے تھے اور ثقات سے
حدیث طلب کیا کرتے تھے اور یہہ کہ آخر فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وصحبہ وسلم کا کیا ہے اور علما نے کیا کہا ہے امام شافعی اور سفیان
بن عیینہ اور عبد اللہ بن المبارک وغیرہ نے کہا کہ ابو حنیفہ سے بڑا ہمنے
کوئی فقیہ نہ دیکھا نہ سنا کہا یزید بن ہارون نے کہ احفظ اپنے زمانیکے
تھے حافظ مکی نے کہا اعلم زمانہ تھے ابی مقاتل صاغانی کہا کہ مین نے کسیکو ابو حنیفہ
سے بہتر نہ دیکھا ہر باب مین ابواب خیر سے جسکو پایا ابو حنیفہ کے ساتھ
ابو حنیفہ کو ہر باب مین افضل پایا یہہ تہوڑا کچھ بطور نمونہ نقل کیا ہے اوسکتاب

جو تصنیف شافعی مذہب کی ہے سے معلوم ہووے کہ اعتقاد اکابر کا ایسا تہا پہر
انتہی ملخصاً پہر صاحب سیف الجبار نے اون عبارات کو مولوی اسمٰعیل
صاحب کے نقل کئے ہین جو مولوی صاحب نے مقلدین مذہب کے شان مین کہتے ہین
اور اوسکا جواب بہی صاحب کتاب دیئے ہین وہ بہت سے ہین مگر ایک اونمین
سے یہہ ہے کہ مقلدین کو نصاری مین داخل کیا معاذ اللہ منہ مین بعد صاحب
کتاب بیان مولوی اسمٰعیل صاحب شروع فرماتے وہ یہہ ہے جب شاہ عبدالعزیز
صاحب اپنے تمام مملوکات اورون کو ہبہ کیا مولوی اسمٰعیل صاحب گہبرائے
اور مولوی عبدالحی شاہ صاحب کے داماد کہ عدالت ضلع میرٹھ کے سرکار
مین فرنگی کے نوکر تہے موقوف ہوکر دلی مین آئے دونون نے ملکر سید احمد
نام ایک مرد جاہل شاہ عبدالعزیز صاحب کے مرید کو پیر بنایا اور ساتھ لیکر
شہرون مین پہیری شروع کی دربدر گہر بگہر قرآن و حدیث کے درس کو
وسیلہ ٹہرایا لوگونکے رجوعات کا نذر و نیاز و دعوت تر و خشک سے
فایدہ خوب اوٹہایا ہر قسم کے نذور کے قبول کرنے مین کچہہ تامل نہ تہا یہانتک کہ
بنارس کا رزیڈنٹ انگلش بروک نام کے مکان مین ایک زن فاحشہ تہی صاحب
مقدرت مرید ہوئی اور دس ہزار روپیہ نذر کی اوسکے مرید ہونے سے
رزیڈنٹ بہی نہت خاطرداری کی اسواسطے کہ سید صاحب نے اوسکو اپنی
خاص بیٹی فرمایا تہا صاحب کتاب سیف الجبار فرماتے ہین کہ یہ راقم
بہی وہان موجود تہا مولوی عبدالحی سے لوگون نے پوچہا کہ یہہ روپیہ
فاحشہ کا کہ نصرانی سے زنا کی عوض مین اوسنے حاصل کیا ہے درست ہوا
کچہہ جواب پریشان دیئے آخر کو حوالہ کیا استفسار پر سید صاحب کے
اون دونون صاحبون نے زبانی پر آنے پر کفایت نکی بلکہ ایک کتاب

صراط المستقیم سید صاحب کے حال مین لکہا خلاصہ اوسکا کتاب سیف الجبار مین
تحریر ہے غرض اوسمین مقام قرب اور کرامات مصنوعی سید صاحب کے
درج ہین اختصار اترک کیا گیا بالآخر یہہ مضمون سیف الجبار مین ہے کتاب التوحید
نجدیہ کی مرادآباد مین کہ وہان پہلے سے کسیقدر اس مذہب کی گفتگو تہی
ہاتہہ لگی اس مذہب کو پسند کیا اور تقویۃ الایمان تصنیف کی گویا اوسی کتاب
کی شرح ہے اس مین کی بڑی شہرت ہوی اور عوام الناس بہت اس
بلا مین پہنسے توہین اور تحقیر انبیا اور اولیا کی اور تکفیر تمام امت سلف خلف
کی خوب جاری ہوتی وہند اراہل علم جہان تہے اونکی فیض صحبت سے
جو بچا سو بچا ورنہ اول وہلہ مین اکثرون کو اسطرف میل آگیا بسبب شہرت
اونکے اور ناواقفی کے فن سیرت و حدیث سے جب نوبت دلی مین
پہنچی ہزارون ہزار آدمی کہ شاگرد اور مرید اور دیکہنے والے اور صحبت
یافتہ شاہ عبد العزیز صاحب اور مولوی رفیع الدین صاحب کے اور علم وفضل
مین اونسے زاید لوگ موجود تہے مولوی اسماعیل اور مولوی عبد الحی سے
دست وگریبان ہوے اور خواص نے فہمایش کی کہ اس سفر مین یہہ نیا دین
کیا نکال لائے کہ اوسکے روسے تمہارے اوستادونسے لیکر صحابہ تک کوی
کفر وشرک سے نہین بچا اور قبل اس سفر کے تم بہی اوسی طریقہ پر تہے
اور ویسا ہی وعظ کہتے تہے اور فتوے لکہتے تہے جسکو اب شرک کہتے ہو
یہہ دین مین فساد ڈالنا اور قرآن وحدیث مین تحریف کرنا اور خلایق کو
گمراہ کرنا بہت برا ہے پر نصیحت کسے کچہہ سود مند نہ ہوی لاچار ہوکر
سب نے انکار و ابطال کیا مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی موسی صاحب
رفیع الدین صاحب کے صاحبزادون نے فتوے اور رسالے اوسکے رد مین لکہے

نوبت تکفیر تک پہنچا سے مولوی فضل حق صاحب خیرآبادی نے جزاہ اللہ خیرا
کہ علم وفضل مین مولوی اسمٰعیل وغیرہ کو اونسے کچھہ نسبت نہین علوم عقلیہ ونقلیہ
اپنے والد ماجد سے کہ وہ علوم مین یگانہ عصر تھے حاصل کئے ہر طرح مولوی
اسمٰعیل کے رد بہ ورد وابطال کیا اور تکفیر کی نوبت تحریر کی آئی مسئلہ شفاعت
مین مولوی اسمٰعیل نے حرکت مذبوحی کچھہ جواب مین کی آخر کو عاجز وساکت ہوگئے
تحقیق الفتوی مین بکمال شرح وبسط سے مولوی فضل حق صاحب نے لکھا اور
اوسمین صورت مسئلہ اور استفتا اس امر کا قرار دیا کہ تقویۃ الایمان مین مولوی
اسمٰعیل نے فلان فلان کلام لکھے ہین ایا استخفاف اور بے ادبی پیغمبر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے شامل ہے یا نہین اور شرعا اوسکے قائل کا کیا
حکم ہے سوال کو اختصارا ترک کیا مگر جواب جو علماء وقت نے بثبت مہر ودستخط
اوسکے لئے ہین اوسکو نقل کیا جاتا ہے کلام او بلا تردد واشتباہ بر استخفاف
منزلت وجاہ آن سرور ومقربان بارگاہ حضرت الہ وانتقاص شان سایر
انبیاء وملایکہ واصفیاء ومشیخ واولیاء اشتمال ودلالت دارد وقائل این کلام
لاطایل از روے شرع مبین بلاشبہ کافر بیدین است ہرگز مومن ومسلمان
نیست وحکم او شرعا قتل وتکفیر است وہر کہ در کفر او شک آرد یا تردد دارد
یا این استخفاف را سہل انگارد کافر وبیدین ونامسلمان ولعین است الا در
کفر وبیدینی کمتر ازین است انکسیکہ این کلام ضلالت نظام را ثواب ومستحسن پندارد
واعتقاد این کلام را از عقاید ضروریہ دین شمارد واینکس در کفر با قائل ہمسر
بلکہ در استخفاف از وبالاتر است چہ او استخفاف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وسائر انبیاء وملائکہ واولیاء را مستحسن داشت وآنرا از ضروریات دین پنداشت
وہمچنان کسیکہ ظاہرا یا باطنا پاسداری این قائل در ہیچ مسائل روا دارد وہمراہے

حفظ حرمت او در اہل علم تاویلات دور از کار آرد چہ او نیز مرتکب استخفاف شان حضرت سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شد کہ پاسداری بیدینی رامہ احترام آن سید الانام علیہ تحیہ والسلام رجحان داد و بخوف ملامت بلکہ بمقتضائے بدبختی و شامت درپی اثبات آنچہ بر استخفاف دلالت دارد افتاد اینہمہ کفر و زندقہ است والحاد اعاذنا اللہ من ذالک و از اثبات این مطالب در مقام الغ دست داد فقطع دابر الذین ظلموا والحمد للہ رب العالمین الحال سواد ظلمت کفر شکست و بیاض نور ایمان باشراق پیوست فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر والسلام علی من اتبع الہدی مہرین اور دستخط اکثر اعلام کے اس پر اور مجلس جامع مسجد کے یہ تفصیل ہے کہ پہلے ایک استفتاء مرتب ہوا بمہر و دستخط مولوی رشید الدین خانصاحب و مولوی فضل حق صاحب و مولوی مخصوص اللہ صاحب و مولوی قدسی صاحب و مولوی محمد شریف صاحب و مولوی عبد اللہ صاحب و اخون شیر محمد صاحب کے صبح کے وقت منگل کے روز انتیسویں ربیع الثانی ۱۲۴۰ ہجری کو کہ مولوی عبد الحی صاحب جامع مسجد مین وعظ کہہ رہے تھے مولوی رشید الدین صاحب اور مولوی مخصوص اللہ صاحب اور مولوی قدسی صاحب مولوی رفیع الدین صاحب کے صاحبزادے اور مولوی محمد شریف صاحب وغیرہ علماء و طلبہ خاص و عام خوص پر مجتمع ہوئے جب مولوی عبد الحی صاحب وعظ کہہ چکے عبد اللہ طالب علم نے وہ استفتا پیش کیا کہ اپنے مہر اوسپر کر دیجئے مولوی عبد الحی نے کہا مین نہین مہر کرتا کہ مین کچھ نہین جانتا اونسنے کہا یہی لکھہ دیجئے اور اصرار کیا مولوی عبد الحی نے انکار کیا اور ملال ظاہر کرنے لگے مفتی محمد شجاع الدین خانصاحب نے کہا کہ اوسکا تصفیہ ضرور ہے کہ بڑا اختلاف پڑ گیا ہے مرزا اعلام حیدر شاہزادہ نے طالب علم

کی تکرار سے رنجیدہ ہوے اور مولوی عبدالحی وغیرہ کو مجمع علما مین واسطے مناظرہ
کے لائے مجمع بیشمار خاص و عام امیر و فقیر کا ہو گیا کوتوال بہی واسطے
بند و بست کے آپہونچا پہر مولوی عبدالحی نے فاضلو سے پوچہا کہ تم کیون آئے ہو
کسینے کہا کہ آپکے بلانیکے موافق کہ ہر روز کہتے تہے کہ جسکو تاب مناظرہ ہو ہمارے
سامنے آوے یہ سنکر چپ ہو گئے مولوی مخصوص اللہ صاحب نے کہا کہ ہم بموجب حکم خدا کے
آئے ہین کہ حق ظاہر ہو جاوے مولوی موسی نے کہا کہ تم ہمارے اوستادونکو برا
کہتے ہو بولے کہ مین نہین کہتا مولوی موسی نے کہا یہ ایسے مسئلے بتاتے ہین کہ اون
سے برائی اوستادونکی ثابت ہوتی ہے پوچہا وہ کیا ہے کہا کہ مثلا قبر کے بوسہ
کو شرک کہتے ہو اور ہمارے اکابر اسکے مباشر تہے مولوی عبدالحی نے انکار
کیا کسینے کہا کہ لکہدو تاکہ تمہارے اوپر جہوٹ باندہنے والونکی تکذیب ہو مولوی
عبدالحی کانپتے ہوے ہاتہ سے لکہدیا بوسہ دہندہ قبر مشرک نیست مولوی رشید
الدین خانصاحب کے ہاتہ مین فتوی دیا گیا اور قریب مولوی عبدالحی کے آبیٹہے مولوی
عبدالحی نے گلہ شکوہ اونسے شروع کیا کہ خانصاحب مجہے آپکی خدمت مین دوستی تہی
برملا مجہے ذلیل کیا ہو خانصاحب نے فرمایا کہ ہم تمہارے اعزاز و اظہار کمال کے واسطے آئے
ہین لوگون نے مشہور کیا کہ تم مسئلے خلاف سلف کہتے ہو اس سبب سے تمسے خلق کو وحشت
ہے ایسے مجمع مین مفتریونکی تکذیب ہو جاویگی مولوی عبدالحی انسکو بہی پریشان باتین
کرتے رہے خانصاحب نے فرمایا کہ تمہارے لوگ کہتے ہین کہ عبدالعزیز کی راہ اثر
جہنم ہے اوسیوقت گواہی سے یہ بات ثابت ہو گئی لوگ برا کہنے لگے مولوی عبدالحی
نے تبرا کیا آیہ وہ از بلند مولوی رشید الدین خانصاحب سے کہا کہ مولانا عبدالعزیز
کی محبت اور اعتقاد علم و بزرگی مین مین مثل تمہارے ہون طحاوی و کرخی کے برابر
جانتا ہون پہر استفسار شروع ہوا ہر مسئلہ کا جواب دیا کہ چند ان مخالف جہوٹہ تہا مولوی

اسمعیل نے پہلے ہی استفسار سے ارادہ اوٹھ جانیکا کیا مولوی رحمت اللہ صاحب
کہ ذری دیر تشریف رکھئے کہ جناب کی ہی دستخط اس تحریر پر ضرور ہے مولوی صاحب
نے کہا کہ مین کسیکے باپکا نوکر نہین ہون میرا واسطے محتسب لا اسے مرد و
میرے ساتھ سختی کرتا ہے اونہون نے کہا کہ حضرت مین سختی نہین کرتا
مین عرض کرتا ہون پہر مولوی اسماعیل نے کہا کہ میرے رسالہ کا جواب
لکہو مولوی رحمت اللہ صاحب نے کہا کہ رسالہ آپکا میرے بغل مین ہے اگر آپ
فرمائیں اسی مجمع مین جواب کو عرض کرون غصہ کہا کہ کچہہ نکہا پہر مولوی
اسماعیل نے کہا جواب عقلی لکہون یا نقلی کہا جیسا چاہیے پہر مولوی رحمت اللہ
نے کہا کہ رد جواب اوسکا لکہو گے کہا کہ مین کسیکا محکوم نہین ہون مولوی
رحمت اللہ صاحب نے کہا کہ نئے عقیدہ اپنے دلکے بنائے ہوئے
کسی سے نفرمائیے اور نہین تو ابہی بحث کر لیجئے مولوی اسماعیل اوٹھ
بہاگے اور چلتے ہوے مولوی رشید الدینخانصاحب مولوی عبدالحی سے
پوچہلے گئے وہ جواب دیتے تہے ایسے کہ قدما دہی بہت خلاف نہ تہے پہر اوسی
شوال مین کہ بدعت کے تہے مولوی عبدالحی نے کہا کہ میرے نزدیک
بدعت حسنہ بہی ہے گو اصل ہر بدعت بد ہے مگر سبب نیکی کا اوسمین
ہو تو حسنہ ہو جاتی ہے والا فلا مولوی رشید الدین خانصاحب نے کہا
کہ اصل ہر بدعت کی بد نہین بموجب من سن سنۃ حسنۃ فلہ اجرہا واجر
من عمل علیہا ومن سن سنۃ سیئۃ الحدیث اور حدیث من احدث
فی ہذا ما لیس منہ اور حدیث من ابتدع بدعۃ ضلالۃ لا یرضاہا اللہ
کہ ان تینون حدیثون سے ثابت ہوا کہ نیا طریقہ نیک بہی ہوتا ہے اور بد بہی
اور خدا کی مرضی کے موافق بہی ہوتا ہے اور مخالف بہی گمراہی بہی ہوتا ہے

غیر گمراہی ہی ہوتا ہے اس سبب سے علماء نے کہا ہے کہ بعض بدعت واجب و مندوب و مباح بعضے حرام و مکروہ مولوی مخصوص اللہ صاحب نے کہا بدعت کی وجہ حسن و قبح کی ظاہر نہو وہ کیا ہے مولوی عبد الحی نے کہا سیئہ ہے اونہون نے کہا اس تقدیر پر بدعت سیئہ و مباح مین کیا فرق ہے مولوی عبد الحی ساکت ہوگئے کیسے کہا کہ احکام خمسہ سے ایک حکم کم ہوگیا پہر مولوی عبد الحی نے کہا کہ ہر بدعت کو برا اسواسطے کہتا ہون کہ کل بدعۃ ضلالۃ کا کلیہ ظاہر پر رہے اور مخصوص نہو جاوے خانصاحب نے کہا کہ تحقیق مین کیا قباحت لازم آتی ہے اور عمومات مین تخصیص مشہور ہے مولوی محمد شریف نے پڑہا ما من عام الا وقد خص منہ البعض خانصاحب نے کہا کہ تینون حدیثین مذکورہ بالا تخصیص کو چاہتے ہین پس تخصیص ضرور ہے مولوی عبد الحی نے کہا کہ اصل ہر بدعت کے قبح بعض علما کا مذہب ہے خانصاحب نے کہا یہہ قول حضرت مجدد کا ہے مگر تمہارے مذہب سے نہایت دور ہے کہ اونکے مذہب مین جسکی اصل پائی جاوے شرع مین وہ سنت ہے بدعت وہی ہے کہ جسکی اصل شرع مین نہ پائی جاوے پہر مولوی عبد الحی نے غوطہ مین جاکر کہا کہ یہہ قول نووی کا ہے فتح المبین مین لکہا ہے اوسیوقت فتح المبین شرح اربعین امام نووی کی پیش کی گئے عبارت اوس مقام کی باواز بلند مع ترجمہ پڑہے گئی پہر مولوی عبد الحی نے اچہے سے قابل معقول ہوے پہر اذان بعد دفن مین کلام ہوا بعد کسی قدر تکرار کے کہا کہ مین کسیکو منع نہین کرتا ہون کلام ہوا سوم کے فاتحہ مین بعد قیل و قال کے کہا کہ اگر کوئی اوس دن مین ثواب زیادہ جانتا ہے ممنوع اور اگر ثواب زائد نہین جانتا اور

برعایت مصلحت کرتا ہے تو منع نہیں تمام ہوا خلاصہ نقل مجلس کا پہر تو یہہ حال ہوا
کہ ہر ایک مسئلے مین اونکا دو آدمی سے قائل ہونے لگے اور اطراف و جوانب
مین بہی یہہ تقریرین اور تحریرین جا بجا پہیل پڑین سب پر ظاہر ہوگیا کہ مولوی اسمٰعیل
کا طریقہ مخالف ہے تمام سلف صالح کے اور اپنے خاندان کے بہی مخالف ہے
اور سبب اعتبار کا وہی نسبت خاندانکی تہی اور جب اوسکے بہی خلاف ٹہرے تو کچہہ
اعتبار نرہا اور ساری قلعی کہل گئی اور ہر ایک جگہ جو اہل علم تہے متوجہ ہوے
اونکی بیدینی کے اظہار اور اوسکے رد لکہنے پر ایسے سب ہوئے کہ آگ اوسکے فتنہ کی
ٹہنڈی ہوگئی اور سنتے دین والے بہی زبان دبا کر بات کرنے لگے اور توحید
بات بتانے مین اور تقیہ جاری ہوا ہزارون ہزار آدمی اوس طریقے سے تائب
ہوے صرف وہی لوگ کہ جنکو سخن پروری کا پاس دین پر غالب ہوا یا جنکو
پیشہ واسطہ دنیا پیدا کرنیکا اوس طریق پر قایم رہے مگر نہایت ذلت و خواری کے
ساتہہ اہل علم کے مجلسون مین تقیہ سے گذار کرتے مولوی اسمٰعیل وغیرہ ارکان
دین جدید نے بہی اس بحث کو کم کرکے وعظ کو منحصر کیا جہاد کی ترغیب پر اس
جملہ جمیلہ سے کہ امر محمود ہے بہت لوگ اکہٹے ہوئے اور روپیہ جنس بہی جسکو
توفیق ہوئی بقدر حوصلہ دیا ایک جماعت کے ساتہہ کئی افغانستان کو سید احمد کو
امیر المومنین بنایا اور قوم سکہہ پر جہاد کا عزم کیا مگر اوسمین بہی وہی پیشین گوئیان کین
کہ فلانی تاریخ کو رنجیت سنگہہ رئیس کفرہ قوم سکہہ امیر المومنین کے ہاتہہ سے مارا
جاویگا اور فلانی تاریخ فلان ملک فتح ہوگا اور نماز عید فلانے سال مین امیر المومنین
جامع مسجد مین لاہور کے پڑہینگا اور اللہ کا یون حکم ہوا ہے اور لڑائیکے وقت
توپ بندوق سکہہ کے بند ہوجاوینگے بلکہ بعضے افغان اوسی شرط پر داخل بیعت
ہوے تہے جب مقابلہ ہوا افراد کفرہ سکہہ کے سامنے سے جان بچاکر صاف

بہاگ گئے اور عار جہاد سے بہاگ جانے کے جو بڑا گناہ کبیرا ہے اختیار
کئے اور اہل پشاور کے مخالفون سے مگر مسلمانونکا قتل بہت کیا جب
فوج سکھہ متوجہ پشاور ہوی یہہ خبر سنتے ہی بہاگ کر راہ پنجتار کی لئے پنجتار
کا رئیس فتح خان نام اور سب افغان بہت تعظیم وتکریم سے پیش آئے
اور بیعت کی اطاعت و فرمان برداری جیسی چاہیے کرنے لگے اپنے تمام ملک
کا خراج بہی امیر المومنین کے سرکار مین داخل کرنا قبول کئے اور عامل حاکم اونکے
اپنے اپنے مکانون پر مقرر کیا کرادیا تحصیل اور حکم اونکا جاری کرایا اور
مقدور والون نے جو بیچاری وہان تہے اپنے گہر کے مال سے عورتونکے
زیور تک بہی دریغ نکیا پانسس حق ایمانداریکا جیسا چاہیئے وہ بجا لاے
واقع مین افغانی قوم دیندار ہین بڑے مضبوط ہین دینکے نام پر اونکو جان ومال
ایسا عزیز ہے جیسا کہ اور ونکو جان رکہنا مولوی اسماعیل اتنے ہی حکومت
کا تحمل نہین کر سکے آپ باہر ہو گئے مظلمات بیجا اور دین جدید کے احکام
جاری کر دئے اور سید احمد کے نام پر صلی اللہ علیہ وسلم کا لفظ تجویز ہوا
اور سکہ مہر یہہ ٹہرا اسمہ احمد اور جو وہ صراط المستقیم مین سید احمد کو پیغمبر
بنانیکی تمہید کر رکہے تہے اوسکا اظہار شروع ہوا فقہہ اور فقہا پر لعن وطعن
وتشنیع کتب حنفیہ پر برملا کرنے لگے اور پٹہانونکے ناموس و مال و جان
سے تعرض شروع کیا ہر چند معزز آدمیون نے سمجہایا نہ مانا وہ بیچارے
تنگ آئے اور مشورہ کیا کہ ہمنے سکہہ پر جہاد کے واسطے اونکو رئیس
کیا یہہ لوگ جو کافرونسے چاہئے ہمارے اوپر جاری کیا سکہ کے مقابلے
مین اوس نامردی سے بہاگے اور مسلمانونکی جان و مال و عزت پر
اسقدر دلیری کرتے ہین دین وایمان کا بہی اونکے کچہہ پتا نہین ہے

دفع کیا چاہئے چنانچہ عالموں اور سرداروں کو بہیجا جو کہنا تہا کہا مگر مولوی
اسماعیل نے ایک ذرہ بہی نہ سنا آخر مسلمانوں نے جتنے آدمی ہمراہی
مولوی اسماعیل کے جہاں جہاں متعین تہے اور علم و اجراء حکم دین جدید
مین مشغول تہے ایکمرتبہ سب کو مار ڈالا فتح خان نے عذر کیا کہ مین اسکے
روز سیاہ کے واسطے کہتا تہا کہ حد اعتدال سے بڑہنا اور دین جدید کے
احکام جاری کرنا اور لوگونکے مال و جان و ناموس سے تعرض کرنا
مناسب نہین ہے اب کام ہاتہہ سے نکل گیا کہ تمام ملک پہر گیا اوسکا تدارک
نہین ہو سکتا مگر تمکو اس مہلکہ سے بچا کر باہر نکالے دیتا ہون پہر جو کچہہ
تقدیر مین ہوگا ظہور مین آویگا سید احمد اور مولوی اسماعیل وغیرہ چند
آدمیونکو کہ ہمراہ تہے اوس ملک مین سرحد سے باہر نکال کر اپنے ملک
کے رعایا کی استمالت اور انتظام کے واسطے پہر سید احمد وغیرہ بہاگے
جاتے تہے کہ عین بہاگنے کی حالت مین ایک جماعت وہان پہنچی کہ اون
سبکو مار ڈالی کوئی کہتا ہے سکہہ تہے کوئی کہتا ہے پٹہان تہے اونمین
سے کوئی نہ بچا اور جو اکثر بہاگ کر آئے تہی سو ملک پنجاب ورسے تہا اور وہ صدمہ
کہ بالیقین مظلوم مسلمانونکے ہاتہہ سے اوٹہایا انتہی مضمون سیف الجبار ملخصاً پہر
بیان سے سیف الجبار مین سید احمد کی امت کے عقاید مختلفہ اور اونکے
حق مین حدیثین جہوٹ بنانیکا ذکر ہے پہر مولوی اسحاق کے جانشین بمقام
مولوی اسحاق اور زنا و بلات سے فریقین کو راضی رکہنے کا ذکر ہے جو کوئی
چاہے کتاب سیف الجبار کو مطالعہ کرے اوس سے بخوبی واضح ہوگا پس
فرقہ وہابیہ منسوب ہین ساتہہ عبد الوہاب نجدی کے فایدہ مرقومہ فوق کتاب
سیف الجبار مین تحریر ہے حال خروج اتباع عبد الوہاب نجدی کا ملک

نجد مین اور اونکے ظلم اور تغلب کرنیکا حرمین شریفین پر مشرک ٹہرانیکا اہل
اسلام کو اور پہر اونکے ہلاک ہونیکا دست اہل اسلام سے بالاجمال کتاب
حاشیہ شامی مین اور بہ تفصیل کتب تواریخ حرمین شریفین اور مصر مین مذکور
ہے اور علاوہ اوسکے تواریخ ملک انگلستان مین بہی سب حال مفصلاً مسطور
ہے عبارت حاشیہ شامی مطبوعہ مصر کے تیسری جلد مین صفحہ ۳۰۹ در باب البغاۃ
مین تحریر ہے کما وقع فی زماننا فی اتباع عبدالوہاب الذین خرجوا
من نجد وتغلبوا علی الحرمین وکانوا ینتحلون مذہب الحنابلۃ لکنہم
اعتقدوا انہم المسلمون وان من خالف اعتقادہم مشرکون
فاستباحوا بذالک قتل اہل السنۃ وقتل علماءہم حتی کسر اللہ شوکتہم
وخرب بلادہم وظفر عساکر المسلمین عام ثلث وثلثین ومائتین
والف انتہی پہر اوسی نسخہ سیف الجبار پر تحریر ہے خلاصہ حال وہابیہ کا
کہ وہ عبدالوہاب ساکن نجد کے پیرو ہین یہ ہے کہ سنہ ۱۲۱۲ مین بربہی انتظام
سلطنت روم دیکہہ کر خروج کیا اور اوس نے سب مسلمانونکو مشرک ٹہرا
دیا اور ایک نیا عقیدہ بنایا کہ جو اوسکے خلاف ہو مشرک ہے اور حرمین
شریفین اور بعضے عراق کے شہرون پر مثل کربلا وغیرہ کے اونکا تسلط
رہا آخر مسلمانونکے لشکر نے اونپر فتح پائی اور استیصال کلی اوسکا سنہ ۱۲۳۳
ہجری مین ہوگیا اور اونکے عقیدہ کی کتاب جو ہندوستان مین آئی تہی
اوسکو مولوی اسماعیل نے اختیار کیا اور اوسکے مطابق کہ گویا اوسکا
ترجمہ اور شرح ہے اردو زبان مین تصنیف کیا اور تقویۃ الایمان اوسکا نام
رکہا کہ اوسکی رو سے اونکے اوستادون سے لیکر اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم تک کوئی شرک سے نہین بچتا علماء ہند اہل سنت نے

اونکے روبرو اور اوسکے بعد تحریر اور تقریر سے خوب رد کیا اب بیان
سے تقلید مجتہدین کے باب مین جو علماء سلف سے وارد ہے تحریر کیا جا
تا ہے شاہ ولی اللہ صاحب نے عقد الجید مین لکھا ہے اعلم ان فی الاخذ
بهذه المذاهب الاربعة مصلحة عظيمة وفي الاعراض عنها مفسدة
كبيرة ونحن نبين ذالك بوجوه احدها ان الامة اجمعت على ان
يعتمدوا على السلف في معرفة الشريعة فالتابعون اعتمدوا في
ذالك على الصحابة وتبع التابعين اعتمدوا على التابعين
وهكذا في كل طبقة اعتمد العلماء على من قبلهم والعقل
يدل على حسن ذالك لان الشريعة لا يعرف الا بالنقل والاستنباط
والنقل لا يستقيم الا بان ياخذ كل طبقة عمن قبلها بالاتصال ولا بد
في الاستنباط من ان يعرف مذاهب المتقدمين لئلا يخرج
من اقوالهم فيخرق الاجماع ويبني عليها ويستعين في ذالك
عن سبقه لان جميع الصناعات كالصرف والطب والشعر والحدادة
والتجارة والصباغة لم تتيسر لاحد الا بملازمة اهلها وغير ذالك
نادر بعيد لم يقع وان كان جائزا في العقل واذا تعين الاعتماد
على اقاويل السلف فلا بد من ان يكون اقوالهم التي يعتمد
عليها مروية بالاسناد الصحيح مدونة في كتب
وان يكون مخدومة بان يبين الراجح من محتملاتها وتخصيص
عمومها في بعض المواضع وتقييد مطلقها في بعض المواضع ويجمع
المختلف بهذه الصفة الا هذه المذاهب الاربعة كذا في
فتح المبين في مكائد غير المقلدين ترجمہ جان تو تحقیق کہ اختیار

کہ نہین ان مذاہب اربعہ کے مصلحہ عظیمہ ہے اور ر وگردانہین اون مذاہب
سے فساد کبیرہ ہے اور ہم بیان کرتے ہین اس امر کو کئی وجوہ سے ایک اونمین
وہ ہے کہ امت نے اجماع کیا اسبات پر کہ اعتماد کرین وہ سلف پر معرفت
شریعت مین پس تابعون اعتماد کیا اسبات مین صحابا پر اور تبع تابعین نے
اعتماد کیا اسبات مین صحابا پر اور تبع تابعین نے اعتماد کیا تابعین پر اسی طور پر
ہر طبقہ مین اعتماد کیا علما اون پر جو قبل ونکے ہین اور عقل اس امر کی خوبی
پر دلالت کرتی ہے اسواسطے کہ شریعت بغیر نقل ور استنباط کے معلوم
نہین ہوتی اور استنباط مین ضرور ہے کہ مذاہب متقدمین پہچانے تا مختلفہ اونکے
کے اقوال سے باہر نہ آوے پس خرق اجماع لازم آوے اور بنا امر اوسکا
اجماع پر کرے اور مدد چاہے اس امر مین اون لوگون سے جو سابق گذرے
ہین اسواسطے کہ تمام علوم مانند صرف اور طب اور شاعری اور آہن گری
اور نجاری اور صناعی کسیکے واسطے آسان نہین ہوئی مگر ساتھ مصاحبت
اہل پیشہ کے اور سوا اسکے اوسکے نادر اور بعید ہے اگرچہ عقل کے
نزدیک جایز ہے پہر جسوقت کہ متعین ہوا اعتماد اقوال سلف پر پس ضرور ہے
کہ ہووے جن اقوال پر اعتماد کیا گیا روایت کئی ہووین اسناد صحیح سے
یا مدون ہووین کتب مشہورہ مین اور ہووین وہ روایت خدمت کئے اس
امر کے کہ بیان کرے اوسکو جو کہ احتمالات سے اوسکے راجح اور قوی ہووے
اور بعضے مواضع مین مطلق کو مقید کرتے او مختلف کو جمع کرے اور اوسکے
احکام کے علتونکو جمع کرے وگرنہ ہر چند اون روایات پر اعتماد صحیح نہوگا
اور کوئی مذہب اس صفت کے ساتھ اس آخر زمانہ مین نہین مگر یہہ چار مذہب
تفسیر احمدی مین لکھا ہے قل وقع الاجماع علی ان الاتباع انما یجوز

للائمہ الاربعۃ وقال فی الاشباہ والنظایر تحت القاعدۃ الاولی
ما خالف الائمۃ الاربعۃ فھو مخالف للاجماع وان کان فیہ خلاف
غیرھم فقد صرح فی التحریر ان الاجماع فقد انعقد علی عدم العمل
بمذھب مخالف للائمۃ الاربعۃ کذا فی فتح المبین ترجمہ تحقیق کہ
اجماع واقع ہوا اسپر کہ اتباع محض ائمہ اربعہ کی جایز ہے اور اشباہ مین ہے
تحت قاعدہ اولی کے کہا کہ جو مخالف چار اماموں کے ہو وہ مخالف اجماع ہے
اگرچہ اوسمین اونکے غیر کا خلاف ہووے پس تحقیق کہ کتاب تحریر مین تصریح
کیا ہے اسبات پر اجماع منعقد ہوا عدم عمل اوس مذہب پر جو مخالف ان چار
اماموں کے ہے قاضی ثناء اللہ نے تفسیر مظہری مین لکہا ہے فان اھل
السنۃ قد افترق بعد القرون الثلثۃ والاربعۃ علی اربعۃ مذاھب ولم
یبق مذھب فی فروع المسائل سوی ھذہ المذاھب الاربعۃ فقد انعقد
الاجماع المرکب علی بطلان قول یخالف کلھم وقد قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لا یجتمع امتی علی الضلالۃ وقال
اللہ تعالی ومن یتبع غیر السبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ
جھنم وساءت مصیرا فتح المبین ترجمہ پس تحقیق کہ اہل سنت متفرق
ہوے بعد قرون ثلثہ اور اربعہ کے چار مذہبون پر اور باقی نہین رہا فروع
مسائل مین سوایہ چار مذہبون کے پس تحقیق منعقد ہوا اجماع مرکب باطل
ہونے پر اوس قول کے جو مخالف اون چار مذہبون کے ہوا اور تحقیق
کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ میری امت گمراہی پر
جمع نہین ہوتی ہے اور حق تعالی نے فرمایا کہ جو شخص غیر راہ مومنین کے
اتباع کرے پہیر دینگے ہم اوس راہ جو اسنے پہرا اور داخل کرینگے ہم

اوسکو دوزخمین اور بد ہے وہ دوزخ پہر نیکی جاسے ملا علی قاری لکھتے ہین
بل یجب حتماً ان یعین مذہبا من ہذہ المذاہب ما مذہب
الشافعی فی جمیع الوقایع والفروع واما مذہب مالک واما
مذہب ابی حنیفہ وغیرہم ولیس لہ ان ینتقل من مذہب
الشافعی فی البعض ما یہواہ ومن مذہب غیرہ فی الباقی ما یہواہ
لانا لو جوزنا ذالک لادی الی الخبط والخروج عن الضبط وحاصلہ
یرجع الی نفی التکلیف لان مذہب الشافعی اذا قتضا تحریم
شئ ومذہب غیرہ اباحۃ ذالک الشئ بعینہ او علی العکس
فہو ان شاء مال الی الحلال وان شاء مال الی الحرام فلا یتحقق
الحل والحرمۃ وذالک باطل بالاجماع لان حفظ الدین واجب
وذالک ما یحصل الا بہ فیکون واجبا لان مقدمۃ الواجب
واجب بالاجماع فثبت ان تقلید المذہب الواحد واجب
بالاجماع ترجمہ یعنے ایک مذہب کی تقلید کا اختیار کرنا واجب ہے
مذاہب اربعہ سے مثلاً تقلید شافعی کی جمیع مسایل مین وعلی ہذا القیاس
تقلید حنفی کی اور یہہ کسیکو جایز نہین کہ بعض مسایل مین شافعی کے تقلید
اپنی خواہش نفس کے موافق اختیار کرے اور بعض مسائل مین حنفی کے
تقلید اپنے مرضی کے موافق کرے اسواسطے کہ اگر یہہ امر جایز ہوتا تو تکلیف
شرعی اوٹھ جاتی مثلاً مذہب شافعی مین ایک شئ حرام ہے اور وہی شئ
مذہب حنفی مین حلال ہے یا بالعکس اوسکے سو غیر مقید بمذہب کبھی اوسکو
حلال کہتے ہین اور کبھی حرام پس حلت وحرمت متحقق نہوئی اور یہہ بالاجماع
باطل اور مردود ہے اسواسطے کہ حفاظت اور نگرانی دین کی واجب ہے،

اور یہہ بات بغیر تعین مذہب واحد کے حاصل نہین ہوتی پس تعیین مذہب
واحد کی واجب ہوگئی کہ مقدمہ واجب کا بہی واجب ہوتا ہے پس ثابت
ہوا کہ تقلید مذہب واحد کی واجب ہے اور یہی مدعا ہے اور فتوے
علماء مدینہ طیبہ کا جو متعلق کتاب فتح المبین سے ہے اوسمین یہہ تحریر ہے
وقد انعقد الاجماع خلف عن سلف علی وجوب تقلید واحد
منهم لان المجتهد مفقود بعد اربعمائة كما في اذكار النووي
حيث لم يوجد بعد هذا التاريخ من تكمل فيه شروط الاجتهاد
ترجمہ بہ تحقیق کہ اجماع منعقد ہوا خلفا عن سلف واجب ہونے پر تقلید ایک
کے اون ائمہ مجتہدین سے اسواسطے کہ مجتہد مفقود ہین بعد چارسو ہجری کے
جیساکہ اذکار امام نووی مین لکہا ہے اسواسطے کہ نہین پایا گیا بعد اس
تاریخ کے وہ شخص کہ کامل طور سے پائے جاوین اوس شخص مین شرایط
اجتہاد کے مولوی احمد رضا خانصاحب تقریر و تقریظ متعلق کتاب
فتح المبین مین لکہا ہے کہ سیدنا سفیان بن عیینہ رضی اللہ عنہ کہ اجلہ
ائمہ محدثین اور شیوخ بخاری و مسلم ہین ارشاد فرماتے ہین الحدیث
مضلة الا للفقهاء یعنی حدیث گمراہ کردینے والی ہے مگر فقہائے مجتہدین
کو سمجھ ہے کہ علماء مجتہدین اور ائمہ متقین حدیث کے ماله و ماعلیہ کو سمجھتے
ہین اور اسرار شریعت اور دقائق احکام الٰہی سے وہی لوگ کماحقہ
واقف ہین اونہین کو عمل بالحدیث سزاوار اور لایق ہے نہ مثل قوم وہابیہ
نجدیہ کے ایک دو کتابین حدیث کے سرسری طور پڑہتے ہین ہنوز
عبارت عربی پڑہنے کا اور سمجھنے کا تو شعور بخوبی پیدا نہین ہوا مگر ہر عربی
عبارت کی تو جو مشکل کہان تہا دعوی عمل بالحدیث کا کرنے لگجاتے ہین اور

فتووں میں احادیث سے جواب دیتے ہیں اور ذرا بھی خیال نہیں کرتے
کہ یہ حدیث کس مقام اور محل پر وارد ہے اور اس حدیث میں کیا
نکات اور اسرار مندرج اور مندمج ہیں پس اس روش سے اونکے یہی
قرآن اور حدیث نے اونکو گمراہ کیا اور وہ لوگ مورد آیہ یضل بہ کثیرا
کے ہوئے آج کل کے غیر مقلدین اور فرقہ وہابیہ کا تو کیا ذکر ہے جو استاد
اونکے ابن تیمیہ اور داود ظاہری اور عبدالوہاب نجدی ہیں کہ یہ لوگ
اونکے تابع ہیں اور شمہ علم بھی اونکا ان لوگوں کو حاصل نہیں دیکھو جب اونہوں
نے ائمہ مجتہدین کی تقلید کو چھوڑ کر عمل بالحدیث اختیار کیا کس گمراہی میں
پڑ گئے اور عمل بالحدیث اونکا مضحکۃ الاطفال ہو گیا چنانچہ ابن تیمیہ نے
حدیث لا تشد الرحال الا الی ثلثۃ مساجد سے یہ مضمون نکالا
کہ زیارت نبوی کے واسطے سفر کرنا حرام ہے اور عبدالوہاب نجدی
نے دعوی عمل بالحدیث اور عمل بالقرآن کا کیا روضہ منورہ نبویہ کو صنم اکبر
کہا اور قتل بہت مسلمین خصوصاً قتل سادات اور اہل حرمین شریفین
کا مباح کیا اور داود ظاہری نے حدیث لا یبولن احدکم فی الماء
الراکد سے یہ مسائل استنباط کیا کہ اگر کوئی شخص ایک طرف میں پیشاب
کرکے کھڑے ہوئے پانی میں ڈالے یا الگ جا کے پیشاب کرے مگر وہ پیشاب
بہکر پانی میں آجاوے یا اگر کوئی شخص پاخانہ پانی میں کردے تو کچھ مضائقہ
نہیں اوس پانی سے وضو جائز ہے اسواسطے کہ حدیث میں پیشاب
کرنا کھڑے ہوئے پانی میں منع ہے اور یہ سب صورتیں جو اوسکے
سوا ہیں جائز ہیں پس ایسا عمل بالحدیث مضحکۃ اطفال اور مصداق آیہ اللہ
یستہزئ بہم کا ہوا ع گر تو قرآن بدین نمط خوانی ۔ ببری رونق مسلمانی ۔

پہر اونکے تابعین عامل بالحدیث جو فخلف من بعدہم خلف پیدا ہوئے بدعوی
عمل بالحدیث طعام فاتحہ او رنیاز اس بزرگان دین کو حرام کہنے لگے جہان موقع
پایا ہے اوس طعام کو مطلقاً حرام کہے اور اوسکو مشابہت دیئے اون جانورون
سے جو بتونکے نام سے مشرکین بت پرست ذبح کرتے ہین اور جہان موقع
نہ پائے وہان در پردہ گفت وگو کئے کہ طعام فاتحہ بزرگان دین اغنیا پر حرام
ہے اور بدعوی عمل بالحدیث فتوی مین بلا تحاشا احادیث ہانکنے لگے اور
استدلال بالحدیث فرمانا شروع کئے کہ جسکا سر نہ پیر جیسا کہ اس شہر مین قبل
ایک زمانہ کے ایک صاحب وہی گروہ کے مسجد مین وعظ بیان فرما رہے
تہے اثناء وعظ مین جو اونکو اپنے علم کا غلو اور جوش ہوا اور دعوی
انا خیر کا اونکے دماغ مین سمایا ارشاد فرمائے کہ مجھے اللہ تعالی نے ایسا
علم وفضل عنایت فرمایا ہے کہ جس چیز کو چاہون حرام کرون اور جسکو
چاہون حلال کرون ایک اہل مجلس نے اونکی خدمت مین عرض کئے
کہ حضرت کا ارشاد بابرکات سچ ہے کہ حق تعالی نے آپکو اسقدر مسلم
علم سر فراز کیا کہ آپ جسکو چاہین حلال کرین اور جس چیز کو چاہین حرام
فرماوین مگر اہل مجلس آپکے علم وفضل سے جیسا چاہین واقف نہین
مگر اسوقت مین کہ آپ آیہ حرمت علیکم امہاتکم کے پہلے ناتے
کو حلال فرماوینگے تو سب اہل مجلس محظوظ ہووینگے اور آپکے علم
وفضل کا بخوبی اقرار واعتراف کرینگے پس واعظ صاحب کو جو بالحدیث
دعوی ہمہ دانی اونکے سر مین سمایا تہا یکسر فرو ہوا بالاخر سوائے نکون
ساری اور شرمندگی کے کچہ ثمرہ اونکو حاصل نہوا خیال کیا چاہیئے کہ
یہہ لوگ جو دعوی عمل بالحدیث کا کرتے ہین اور صحاح ستہ کا دم بہرتے

ہین سوا اُنکو علم حدیث کہاں حاصل ہوا اصحاب صحاح نے سب ائمہ مجتہدین سے علم حدیث اخذ کئے اور ائمہ مجتہدین اصحاب صحاح ستہ کے اوستاد ہین حضوصًا امام اعظم ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے اصحاب صحاح مین سے کوئی ایسا نہین کہ بواسطہ یا بلا واسطہ شاگرد نہو وین چنانچہ فتح المبین مین لکہا ہے مرقات شرح مشکوۃ مین ہے قال ابن حجر و تلمذ لہ کبار من الائمۃ المجتہدین والعلماء الراسخین عبد اللہ بن المبارک واللیث ابن سعد والامام مالک بن انس انتہی ومنہم داؤد الطائی وابراہیم بن ادہم وفضیل بن عیاض وغیرہم من اکابر السادات الصوفیہ رضی اللہ عنہم اجمعین یعنے کہا ابن حجر نے کہ شاگرد ہوے امام ابو حنیفہ کے بڑے بڑے ائمہ مجتہدین اور علماء راسخین مثل عبد اللہ بن المبارک اور لیث بن سعد اور امام مالک انتہی اور ا وہین سے داؤد طائی اور ابراہیم ادہم اور فضیل بن عیاض وغیرہم اکابر صوفیہ سے انتہی ان تحریرات سے معلوم ہوا کہ امام مالک امام صاحب کے شاگرد ہین اور امام شافعی امام مالک اور امام محمد کے شاگرد ہین اور امام احمد امام شافعی کے شاگرد ہین اور امام احمد کے امام بخاری اور امام مسلم اور ابو داؤد شاگرد ہین اور امام بخاری کے امام ترمذی اور امام نسائی شاگرد ہین سو امام اعظم کے شاگرد و نکے ہین شاگرد وہی ارشد؛ بخاری شافعی مسلم نسائی ترمذی احمد یا غرض کوئی محدث الاماشاء اللہ ایسا نہین جسکو امام ابو حنیفہ سے بلا واسطہ یا بواسطہ تلمذ حاصل نہو اسطرح عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح کے واسطے سے بہی کہ یہ دونو بہی امام

امام صاحب کے شاگرد ہین امام بخاری او مسلم وغیرہما امام صاحب کے بادواسطہ تلمید رشید ہین اسیطرح امام ابو یوسف کے امام احمد اور امام محمد او یحیی بن معین وغیرہ شاگرد ہین انتہی عبارت فتح المبین مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی نے اپنی کتاب الانصاف فی بیان سبب الاختلاف مین لکہا ہے ومن ھذا القبیل محمد بن اسمعیل البخاری فانہ معدود فی طبقات الشافعیۃ الشیخ تاج الدین السبکی وقال انہ تفقہ بالحمیدی والحمیدی تفقہ واستدل لشیخنا العلامۃ علی ادخال البخاری فی الشافعیۃ بذکرہ فی طبقاتھم وکلام النووی الذی ذکرناہ شاھد لہ انتہی یعنے جسطرح ابوجعفر بن جریر طبری شافعی المذہب ہین اسیطرح امام محمد بن اسماعیل بخاری بہی مقلدین شافعیہ مین شمار کیئے گئے اور جس شخص نے اونکو طبقات شافعیہ مین ذکر کیا ہے وہ امام تاج الدین سبکی ہین اور اونہون نے فرمایا کہ امام بخاری نے علم فقہ سیکہا ہے امام حمیدی سے اور حمیدی نے شافعی سے اور دلیل لاے ہمارے شیخ علامہ امام بخاری کے داخل ہونے پر شافعیہ مین ساتھ مذکور ہونے اونکے طبقات شافعیہ مین اور کلام نووی کا جو ذکر کیا ہم نے اوسکو گواہی دے رہا ہے اسبات کی کہ امام بخاری شافعی المذہب ہین انتہی عبس جب ایسی بڑی امام المحدثین نے بداون تقلید کے دین مین چارہ نہین دیکہا تا چار مذہب شافعی اختیار کیا تو اب لامذہبونکو بہ تقلید امام بخاری علیہ الرحمہ کے ضرور چاہیے کہ کسی مذہب کو اختیار کرین اور اپنی لامذہبی پر ہزار بار لعنت بہیجین اور

گنہگار کرین کذا فی فتح المبین شاہ ولی اللہ کتاب الانصاف مین لکہا ہے

اما هذه الطبقة الذين هم اهل الحديث والاصرفان الاكثر منهم انما كدهم في الروايات وجمعهم الطرق وطلب الغريب والشاذ من الحديث الذي اكثره موضوع او مقلوب ولا يراعون المتون ولا يفهمون المعاني ولا يستنبطون سرها ولا يستخرجون ركازها وفقهها وربما عابوا الفقهاء وتناولوهم بالطعن وادعوا عليهم مخالفة السنن ولا يعلموا انهم من مبلغ ما اوتوه من العلم قاصرون وبسوء القول فيهم آثمون

یعنے لیکن یہہ طبقہ جو اہل حدیث کا ہے سو بیشک اکثر اونکے سعی کرتے ہین روایات مین اور طرق حدیث کے جمع کرتے ہین اور طلب کرتے ہین غریب اور شاذ کی اوس حدیث سے کہ جسکا اکثر موضوع یا مقلوب ہے اور نہین رعایت کرتے وہ لوگ متن کی اور نہین سمجھتے معنون کو اور نہین استنباط کرتے اونکے اسرار کا اور نہین نکالتے اونکے خزانہ اور فقاہت اور بسا اوقات فقہا پر عیب کرتے ہین اور طعن مارتے ہین اور ما او نپر مخالفت حدیث کا دعوی کرتے ہین اور نہین جانتے یہہ امر کہ فقہا کو یہہ مسئلہ کس مبلغ سے دیا گیا علم سے وہ لوگ قاصر ہین اور فقہا کے حق مین برے الفاظ کہتے ہین گنہگار ہوتے ہین انتہی کذا فی فتح المبین اور علامہ ابن حجر مکی شافعی نے خیرات الحسان کے فصل بست وششم مین لکہے ہین من يطلب الحديث ولا يتفقه كمن يجمع الادوية ولا يدري منافعها حتى يجي الطبيب كما ان المحدث لا يعرف وجه حديثه حتى يجي الفقيه انتہی ترجمہ جو شخص کہ جو حدیث کو

طلب کرتا ہے اور فقاہت نہین رکہتا مانند اوس شخص کے ہے کہ جو دوا ئین جمع کرتا ہے اور اوسکے فواید نہین جانتا یہان تک کہ طبیب آوے جبکہ جیسا محدث وجہ حدیث کو نہین جانتا یہان تک کہ فقیہ آوے کذا فی فتح المبین یہہ بات بہت راست اور درست ہے کہ معانی حدیث کے قول و فعل صحابا اور علماء راسخین ہی سے معلوم ہوتے ہین جیسا کہ فتح المبین مین مذکور ہے امام زیلعی نے تبیین الحقایق مین لکہا ہے واذا اتفق الناس علی ترک العمل بالحدیث المرفوع لا یجوز العمل بہ لانہ دلیل ضعفہ فما ظنک بفعل بعض الصحابہ ترجمہ اور جبوقت متفق ہووین لوگ اوپر چہوڑنے عمل کے حدیث مرفوع پر نہین جایز ہے عمل اوس حدیث مرفوع پر اسواسطے کہ دلیل ہے اوسکے ضعف کی پس کیا گمان ہے تیرا فعل بعض صحابا سے انتہی اور فتح المبین کے جواب سوال دوم مین تحریر ہے طحاوی نے حاشیہ درمختار کے کتاب الذبایح مین فرمایا ہے وھذہ الطائفۃ الناجیۃ قد اجتمعت الیوم فی المذاھب الاربعۃ وھم الحنفیون والمالکیون والشافعیون ومن کان خارجا من ھذہ المذاھب الاربعۃ فی ذالک الزمان فھو من اھل البدعۃ والنار یعنی یہہ گروہ نجات پانیوالا جمع ہین آجکے روز چارون مذہب مین اور وہ لوگ حنفی اور شافعی اور مالکی اور حنبلی ہین اور جو شخص ان چارون مذہب سے اس زمانہ مین خارج ہوا وہ بدعتی اور دوزخی ہے انتہی اب یہان سے جو استفتاء اون گروہ کے بارہ مین مرتب ہوا اور علماء نے بالاتفاق اوسکا جواب دیا ہے اور کتاب فتح المبین مین تحریر ہے اختصاراً نقل کیا جاتا ہے معلوم کیا چاہیے کہ استفتا تین سوالونمین مرتب ہوا بسم اللہ الرحمن الرحیم

طحاوی سے سہو کاتب معلوم ہوتا ہے دیکھنا چاہیے نقل نویسی کیا گیا منہ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم سوال اول علمار اہل سنت وجماعت اس مسایل
مین کیا فرماتے ہین کہ یہ گروہ وہابین یعنے فرقہ غیر مقلدین داخل ہے
اہل سنت وجماعت مین یا خارج ہے اونسے مثل اور فرقون ضالہ کے سوال
دوم اور ہم غیر مقلدین کو اونکے ساتھ مخالطت اور مجالست کرنا اور اونکو
اپنے مساجد مین باوجود خوف فساد کے آنے دینا درست ہے یا نہیں
سوال سوم اور اونکے پیچھے نماز پڑھنا کیسا ہے بینوا بالتفصیل توجروا بالاجر
الجزیل جواب سوال اول وہابیہ غیر مقلدین کہ قطع نظر عقاید کے جنکے علامات
ظاہری اس ملک مین ائمہ اربعہ مین سے کسیکی تقلید نکرنا اور فقہ کو مخالف
حدیث کے کہنا اور مقلدون کا نام مشرک اور بدعتی رکہنا اور اپنے تئین
موحد اور محمدی ظاہر کرنا اور تقلید سے چڑنا اور انعقاد مجلس میلاد
خیر العباد اور فاتحہ خوانی وعرس اولیاء اللہ کو شرک وبدعت کہنا اور
بغیر کسی امام کی تقلید کے آمین نماز مین پکار کے کہنا اور وقت رکوع کے
اور قومہ کے رفع یدین کرنا اور ناف سے اوپر بلکہ سینہ پر ہاتہ باندہنا
اور امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑہنا اور جو ایسا نکرے اوسکو برا کہنا
مثل دیگر فرقون ضالہ رافضی وخارجی وغیرہما کے اہل سنت وجماعت
سے خارج ہین چنانچہ بموجب تحریر اونہین کے کتابونکے چند عقاید اور
مسایل لقیہ نام وصفحہ صفحہ کے بطور نمونہ بیان کئے جاتے ہین تا پھر
کسی منکر کو اونکے ثبوت مین گنجایش انکار اور شبہہ کی باقی نرہے
انتہی پہر صاحب کتاب فتح المبین نے لقیہ نام کتب وہابیہ کے اور داخلہ
سند سنہ صفحہ اونکے اونتیس مسایل اعتقادیہ اور اٹھتر مسائل عملیہ ونکے
بنقل عبارت اونکے کتابونکے ثابت کیا اور اونکے رد اور جوابات

احادیث اور آیات قرآنی سے بخوبی کیا حق تعالی جزاء خیر دیوے مگر چونکہ
یہ مختصر اون سب مسائل کو مع اجوبہ اونکی نقل کرنیکی گنجایش نہین رکھتا
کہ اوسمین بسط کلام اور طوالت متصور ہوگئے ہے مگر چند مسائل اونمین سے
واسطے مذاق ناظرین کے اختصاراً بیان کئی جاتے ہین مالا یدرک
کلہ لا یترک کلہ مسائل اعتقادیہ مین سے اول یہہ خداے پاک کا جھوٹ
بولنا جایز ہے دوئم انکار خاتم النبیین ہونا حضرت کا سوئم انبیاء علیہم
السلام سے احکام دین بھول چوک ہونا چہارم احادیث احاد سے
معجزات حضرت کے ثابت نہونا پنجم قیاس مجتہد کا شریعت مین قابل اعتبار
نہونا ششم چارون امامونکے اور چارون طریقونکے متبع یعنے حنفی
شافعی مالکی حنبلی اور چشتیہ قادریہ نقشبندیہ مجددیہ سب لوگ مشرک ہین
اور کافر ہفتم ارواح انبیاء کرام اور اولیاء عظام خلق پر کسطرح کا فیض
نہین محرر اوراق عرض کرتا ہے اسی باعث سے جو اونکے دلونمین
ایسی خباثت متمکن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اولیاء کرام
کے اعراس کے حضوری سے محروم رہتے ہین اور دعوت اعراس
کو بطالت محض رد کر دیتے ہین ہشتم اہل قبور سے استمداد کرنا خلاف
شرع بلکہ موجب کفر ہے نہم کسی نبی یا ولی کی زیارت کو دور سے جانا
ناجایز ہے دہم تاثیر اور اعمال سلب امراض اور افادہ توبہ عاصی
وتصرف خیال وآگاہی نسبت اہل اللہ واطلاع خطرات قلبیہ وکشف وقایع
آیندہ ودیگر تصرفات اولیاء اللہ وکشف ارواح وتعویزات وطریق دفع بلیات
وغیرہ من اعمال المشایخ الصوفیہ اور طریق پیری مریدی کا شرک ہے یازدہم
درود مستغاث دلائل الخیرات وغیرہ دوازدہم بیس رکعت تراویح کو بدعت

اور ضلالت کہتے ہین اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو مخترع بدعت اور خاطی صریح
کہتے ہین سیزدہم (۱۳) الہام کو صرف خیال دل سمجھنا خواہ خدا کے طرف
یا شیطان کے جانب سے اور الہام ہر ایک مکھی سے لیکر انسان تک
اور کافر سے لیکر مسلمان تک ہوتا ہے اونکو خاصہ اولیا اللہ کا سمجھنا خطا ہے
چہاردہم (۱۴) سب افعال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجموعہ اور شرعی
نہ جاننا اور عصمت مطلقہ آپکے واسطے ثابت نکرنا پانزدہم (۱۵) اقتباس آیات
قرآنی کو کفر اور ممنوع سمجھنا اور شیخ سعدی اور حضرت جامی اور حافظ ایسے
بزرگوارون کو جو کہ اپنے کلام مین اقتباس آیات قرآنی کئے ہین اونکو کافر
کہنا باقی مسائل علی ہذا القیاس اب عملیات اونکے بیان کئے جاتے ہین
اول (۱) یہ کہ اگرچہ قلیل پانی ہو اوسمین نجاست گرنے سے پانی نجس نہین ہوتا
جب تک کہ اوسکے اوصاف ثلثہ تغیر نہو دوم (۲) یہ کہ پیشاب سب جانورون
کا گو سور کا ہووے اور شراب اور خون اور منی یہ سب پاک ہے سوم (۳)
مرد پر خواہ وہ مولوی یا واعظ یا مفتی یا قاضی یا پیرزادہ چاندی کے بالیان کڑے
چھڑے کنگن وغیرہ زیور درست ہے یعنے محض سونا مرد پر حرام ہے
چہارم (۴) حرام سمجھنا زکواۃ کا بنی ہاشم اور اونکے غلامون پر اور آسودہ اور
تندرست کا کوپانتی صاحب کتاب **فتح المبین** لکھتے ہین کہ اوسکا یہ مطلب
ہوا کہ مصرف زکواۃ کے واسطے بیماری لازم ہے اگر فقیر تندرست
ہوگا تو اوسکو زکواۃ لینی حرام ہوگی حالانکہ یہ غلط محض ہے پنجم (۵) سوتیلی
خالہ سے نکاح جائز ہونا ششم (۶) اکثر شب یا تمامی شب سے زیادہ عبادت
کرنا جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام اور اولیاء
عظام مثل غوث الاعظم رضی اللہ عنہ سے ثابت ہے اونکے نزدیک

گناہ ہے معاذ اللہ باقی مسائل علی ہذا القیاس جواب سوال دوم ایسے
غیر مقلدون سے جو عقاید و عملیات مذکورہ کے قائل ہین مخالطت
اور مجالست کرنا اور اونکو مساجد مین آنے دینا شرعًا ممنوع اور باعث
خوف فتنہ دین ہے اس امر کو صاحب کتاب فتح المبین نے احادیث
اور اقوال سلف سے ثابت کئے کہ یہان بخوف اطالت ذکر نہین ہوا
جواب سوال سوم اگرچہ درصورت مراعات مذہب مقتدی کے بشرطیکہ
امام کسی مفسد و مبطل صلوٰۃ کا مرتکب نہو اقتدا کرنا جائز ہے لیکن اب
معلوم ہوا کہ اونکے پیچھے نماز درست نہین ہے کیونکہ مسائل مذکورہ
اور عقاید مسطورہ بعض موجب کفر ہے اور بعض مفسد نماز ہین اور سوائے
اوسکے جبکہ شافعی المذہب متعصب کے پیچھے اقتدا جائز نہین جیسا کہ
فتاوی عالمگیری و جامع الرموز مین مرقوم ہے اما الاقتداء بالشافعی
فلا باس بہ اذا لم یتعصب ای لم یبغض للحنفی یعنی شافعی کے
پیچھے اقتدا کرنا مضایقہ نہین بشرطیکہ متعصب نہو یعنی حنفیون سے بغض و
عداوت نہ رکھتا ہو اون غیر مقلدین لامذہب کے پیچھے بطریق اولا جائز
نہوگی کہ یہ تو حنفیون کے نام سے جلتے ہین اور مقلدین کو علانیہ برا
کہتے ہین بلکہ مشرک اور بدعتی سمجھتے ہین اور اس سے بڑھکر ایک بات
اون لامذہبون کے حق مین محدث شامی علامہ شامی نے حاشیہ در المختار
مین لکھی ہے زمانہ ہین وہابی نجد یہ کے پیرو اور تابع مثل خارجیون کے
ہین جنہون نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مخالفت کر کے
اونکے لشکر سے خروج کیا تہا پس جب لامذہب مثل خارجیون کے ٹھہرے
اور خارجی قتل باغیون کے ہوے تو جو حکم باغیون کا ہے وہی حکم

لا نہ ہونگا شہیر اکما فی الہدایہ ولا یصلی علی البغات بل یکفنون و یدفنون
یعنے باغیونکے جنازہ کی نماز نہ پڑہی جاسے صرف اونکو کفن دیکے دفن
کرین وحکم خروج عند جمہور الفقہاء والمحدثین حکم البغاۃ وذہب
بعض المحدثین الی کفرہم یعنے حکم خارجیونکا نزدیک جمہور علماء
محدثین اور فقہا کے حکم باغیونکا ہے اور محدثین تو اونکے کفر کے قائل
ہوے شامی صفحہ ۳۰۹ جلد ۳ مطبوعہ مصر انتہی عبارت فتح المبین مین اس
فتوے پر ایک سو چودہ مہر ہے فہرست اجمالی اونکی تحریر کیجاتی ہے
مواہیر علماء حرمین شریفین مواہیر علماء فرنگی محل و لکہنؤ علماء کانپور

۱۶ اسم ۔ ۱۳۰ اسم ۔ ۱۵ اسم

علماء بریلی و بدایون علماء دیوبند و سہارنپور و منگلور علماء لاہور و امرتسر

۱۹ اسم ۔ ۱۱۷ اسم ۔ ۱۶ اسم

علماء ہوگلی و کلکتہ علماء حیدرآباد و مدراس علماء مصطفیٰ آباد و رامپور

۱۹ اسم ۔ ۱۱۵ اسم ۔ ۱۳۱ اسم

علماء شہر اندور علماء مقام لودہیانہ و دیوبند علماء دہلی و کانپور او

۱۶ اسم ۔ ۱۱ اسم ۔ ۱۴۹ اسم

ہر ہر شخص علماء مین سے بقدر اپنے وسعت علم وفضل کے بخوبی تصحیح
فتوے اور توصیف کتاب فرماکر اپنے مہرین یا دستخط ثبت کیے پس
اس فتوی پر جب اجماع امت ہوا یہ فتوے مثل نص قطعی کے شہرا حق تعالےٰ
صاحب کتاب کو جزاء خیر دیوے کہ اونکی سعی اور کوشش بلیغ سے
مسائل اجماعیہ امت محمدیہ سے سب مومنین امت محمدیہ مستفید اور
فیضیاب ہوے پس جو شخص خلاف مین ان مسائل اجماعیہ کے عمل کرے

وہ مخالف اجماع امت سے اور جو لوگ اپنے تئین حامل بسنتہ قرآن
قرار دیکر لوگونکو دہوکا دیتے ہین اونکی قلعی کہل گئی جانا چاہئے کہ عادت
اون لوگونکی یہہ ہے کہ اپنے عقاید فاسدہ کو کسی سے ایک وقت مین
ایکدم ظاہر نہین کرتے بلکہ رفتہ رفتہ ایک حسب موقع اوسکا اظہار کرتے
ہین اور اوسمین یہہ حکمت سمجہتے ہین کہ اگر ایکوقت مین ایکبار اپنے
عقاید فاسدہ سے اطلاع کرین تو لوگونکو وحشت اور تنفر حاصل ہو
جاویگی اسواسطے اگر کوئی اونکا ہم صحبت ہو تو اوسکو اول مثلا ایک
عقیدہ اپنا سمہاتے ہین جبکہ وہ عقیدہ اوسکے خوب ذہن نشین ہوا اور
اوسپر وہ استوار ہوا تو پہر دوسرا عقیدہ اپنا اوسکے ذہن مین جماتے
ہین علی ہذا القیاس پہر اگر ایک ہی عقیدہ ان عقاید مین سے اگر کسی
مین تو سمجہ لینا چاہئے کہ سب عقاید فاسدہ اوسمین موجود ہین ایک
مجموعہ فتاوی شاہ عبد العزیز صاحب اور احوال مولوی اسماعیل
اور مولوی عبد الحی کا مطالعہ مین آیا کہ اوسمین مناظرہ اور مباحثہ
جو مولوی اسماعیل و مولوی عبد الحی اور مولوی رشید الدین خان
صاحب سے صورت پیش ہوا وہ بہی مندرج تہا اور صدر خاتمہ اس کتاب
مین اشارۃً اور اجمالاً جانشینی مولوی عبد الحی کی بجاے مولوی
اسماعیل کے تحریر کئے گئے تہے اب مولوی عبد الحی کے باب مین
جو فتوی علماء حرمین شریفین کا جو مجموعہ مذکورہ مین مندرج تہا مع عنوان
فتوی بعینہ تحریر کیا جاتا ہے فتوی از علماء از مفتیان مذاہب اربع کہ در مکہ
معظمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کہ در حق مولوی محمد عبد الحی یکے از ہمراہیان
حضرت سید صاحب کہ کلمہ توہین نسبت مذاہب اربعہ گفتہ بود و بعد صدور

فتوى مفتيان ممدوح بر استفتاء مذكور قرار در پيش گرفت و جان بسلامت برد

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على حبيبه سيد الانبياء والمرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين اما بعد فما ذا يقولون ايها القضاة اولو الفتوى في الشريعة الغراء الحنفية والعلماء الراسخون في الملة السمحة المحمدية على صاحبها افضل الصلوة وازكى التحية في رجل مسلم ظاهرا يدعى ان مقلد المذهب الاربعة ايمانهم غير صحيح وكلهم في النار وان الحنفي والشافعي كلهم كفار وان الهداية وشرح الوقاية لصدر الشريعة فيها ضلالة وبطلالة ينبغي ان يحرق في النار وقد اثبت هذه الدعاوى قبل اربع سنة في المكة المعظمة فاخذ وحبس ثم استتيب فتاب وخلص ومن دابه ان يتوب لسانا لا قلبا كما يقول اذا خاف رجل على نفسه وماله يجب ان يتوب عن مذهبه لسانا دون القلب كما في حالة الاكراه وعلى قوله هذا ايضا شهود ولكن ثبت لهم في الحال ترك المدعى بين حكمه توجروا وفقكم الله لما يحب ويرضى واثابكم بما عنده الحسنى

الجواب سبحانك لا علم لنا الا ما علمتنا الظاهر ان القائل بان ايمان المقلد غير صحيح وكلهم في النار يصير ضالا مضلا وساعيا في الارض بالفساد وقد نقل الاجماع على عدم الخروج عن المذاهب الاربع لان المجتهد مفقود بعد المائة الرابعة كما في اذكار النووي وقوله ان الحنفي والشافعي كلهم في النار وكفار يدل على انه خارج من جماعة اهل الاسلام وقد ورد في

في الحديث الشريف اتبعوا السواد الاعظم فمن شذ شذ
في النار ويقول في حق الهداية اي هي الهداية الى احكام الاسلام
وفي شرح الوقاية صدر اولي الاعلام فهذه هفوة تثير منه فتنة
نعوذ بالله منها وقد تقرر ان اهانة العلم والعلماء كفر ففي
نظم الوهباني ولكن من يستحيب كفر كذلك لفظ الفقيه تصغير
قال في الحاوي لقد وسمي من استخف بالنبي او نبي
من الانبياء يكفر وكذا من استخف بالعلماء العاملين ائمة
الدين وشريعة روي ان من قال لفقيه فقيه بتصغير
على وجه التحقير يكفر في الواجب على الامام ان يحبس
هذا الشخص الخارج عن الاسلام حبسا مديدا حتى يتوب
او يموت وان رأى مصلحة في تعزيره اولا بان يشهر و
يركبه على الحمار ويديره في الاسواق ويضربه ضربا وجيعا
حتى يظهر صلاحه والكلام في ذلك مطول وفيما اوردنا
كتبنا كفاية لمن تدبر والله الهادي كتبه الفقير الى الله عثمان السيد
ابو بكر داغستاني المفتي بالمدينة المنورة جواب دوم از
مفتي شافعيان اللهم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه وارنا الباطل
باطلا وارزقنا اجتنابه انه يجب على ولاة الامر اعز الله
بهم الدين منع بهم المفسدين اشباه هذا الرجل عما هم
من الضلالات المؤدية الى العار والنار بنص القرآن فانه الذريعة
موصل بها الى الكفر فانه يلزم على قوله الحكم بتكفير الامة وتضليلها
التي حكم اصدق المصدوقين بانها لا تجتمع امتي على الضلالة انتهى

فان تاب قبل منه والا عزر التعزير البليغ اللائق بامثاله مما يراه
اولي الامر ومنع الناس من الاجتماع معه لئلا يوقع الناس
في الضلالة التي هو مرتكبها والله اعلم سبحانه كتبه الفقير
الي الله سبحانه محمد صالح بن الرئيس ابراهيم المفتي الشافعي
بمكة المكرمة - جواب سوم از مفتي مالكيان الحمد لله وما
توفيقي الا بالله يجب علي ولاة الانام اعز الله بهم دين الاسلام
وقطع بسيف سطوتهم دابر اهل الزيغ والبهتان ان ينيلوا
الرجل المذكور العذاب بالضرب واطالة السجن بالاغلال حتي
يوجد منه الرجوع الي المتاب وما حاله الا من الزنادقة الذين
اظهروا الاسلام واخفوا الكفر في الطوية لان المقالة المذكورة
الشنيعة لا يصدر من مسلم سرا وعلانية لاشتمالها منابذة
قول خاتم النبوة والرسالة لن يجمع امتي علي الضلالة ونسئل الله
عز وجل ان يحشرنا زمرة الاربعة الائمة الذين اجمعوا علي السنة
والحق ان نقلد هم من المصلين كتبه الفقير الي ربه لبيبله
ثاني محمد بن محمد عربي البنبالي مفتي المالكية بالساحات المكية عفا الله
عنه ووفقه بما يحب ويرضي في كل كلية وجزئية جواب چهارم از مفتي
حنبليان الحمد لله رب العالمين اللهم اهدنا للحق والصواب
ان كان الامر كذلك فيجب علي ولاة الامور وفقها والياهم بما يحب
ويرضي ان يزجر هذا الرجل زجرا البليغ ويضرب التشنيع ويطيل
سجنه ويشهر حتي يموت لان لا يضل غيره لانه ضال مضل زنديق
والله اعلم سبحانه كتبه الفقير الي الله سبحانه وتعالي محمد بن يحيي

مفتی الحنابلہ بمکہ المکرمہ عفا اللہ عنہما ترجمہ چار فتویٰ چارو مذہب کے
مفتیوں نے مکہ معظمہ بیچ حق مین مولوی عبد الحی کے کہ وہ ایک ہمراہیوں سے
حضرت سید صاحب کے تہے کہ انہون نے کلمہ اہانت کا نسبت مذاہب
اربعہ کے کہا تہا بعد صدور ہونے فتوے کے استفتا بہاگ گئے اور اپنی
جان کو بچا لئے ترجمہ استفتاء الحمد للہ رب العالمین والصلوات
والسلام علی حبیبہ سید الانبیاء والمرسلین وعلی آلہ واصحابہ اجمعین اما بعد
اے قاضیان ومفتیان شریعت اور اے علماے راسخین کیا فرماتے
ہو ایک شخص کے باب مین کہ وہ بظاہر مسلمان ہے اور دعویٰ اور
مقولہ اوسکا یہہ ہے کہ متبع مذاہب اربعہ کا ایمان صحیح نہین ہے
اور سب کے سب جہنمی ہین اور حنفی اور شافعی وغیرہما سبکے سب کافر
ہین اور ہدایہ اور شرح وقایہ مین گمراہی اور بطالت ہے کہ وہ آگ
مین جلانے کے قابل ہین اور یہہ اپنے کلام کو قبل چار سال کے مکہ معظمہ
مین ظاہر کیا تہا اور وہان وہ شخص گرفتار اور قید ہوا پہر اوس سے توبہ
ان اقوال سے چاہے گئی اور اپنے اقوال سے تائب ہوا اور قید
سے خلاصی پایا اور اوسکے طریقہ سے یہہ بات ہے کہ توبہ زبان
سے کرنا دل سے نکرنا جیسا کہ کوئی شخص اپنے نفس پر یا مال پر کچہہ
نقصان کا خوف کرے اور اوسپر واجب ہے کہ اپنے مذہب سے
توبہ کرے دل سے نکرے جیسا کہ حالت اکراہ مین اور اس قول
پر بہی اوسکے گواہ ہین لیکن اونکو ثابت ہوا کہ فی الحال اوس
دعوے کو اوسنے چہوڑ دیا ہے پس ایسے شخص کا حکم اے علماء
اور فضلاء بیان کرو کہ حق تعالیٰ تمکو ثواب دیوے اور توفیق اوس

چیز کی دیوے کہ جس سے خوش ہے اور نکو نیکی پہنچاوے جواب
سید ابو بکر داغستانی مفتی مدینہ منورہ کا سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا
ظاہر یہہ ہے کہ جو شخص کہے کہ ایمان مقلد ائمہ مجتہدین کا صحیح نہین
اور وہ لوگ سبکے سب دوزخی ہین گمراہ ہے اور لوگونکو گمراہ کرنیوالا
ہے اور زمین مین فساد ڈالتا ہے اور اجماع منعقد ہوا اس امر پر
کہ چار مذہب سے باہر نہ نکلنا اسواسطے کہ مجتہد بعد چار سو ہجری
کے مفقود ہے جیسا کہ کتاب اذکار نووی مین تحریر ہے اوسکا
قول جو یہہ ہے کہ حنفی اور شافعی سب جہنمی اور کفار ہین دلالت
کرتا ہے کہ وہ شخص خارج ہے جماعت اہل اسلام سے اور یہہ تحقیق
کہ وارد ہوا ہے حدیث مین کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
فرمایا کہ تم بڑی جماعت کی اتباع کرو پس جو شخص کہ جماعت سے
الگ ہوا وہ دوزخ مین گیا اور حق مین کتاب ہدایہ کے کہا گیا ہے
کہ وہ کتاب ہدایت ہے احکام اسلام کے طرف اور حق مین شرح وقایہ
کے کہا گیا کہ وہ صدر ہے صاحبان علم کا پس یہہ کلام اوس شخص کا
یعنے اون کتابونکو آگ مین جلانا دلالت اور اشارہ کرتا ہے اوس
شخص کے زندیق ہونیکے جانب نعوذ باللہ منہا او مقرر ہے یہہ
بات کہ اہانت علم اور علما کی کفر ہے نظم وہبانی مین لکھا ہے
کہ جو شخص کفر کو دوست رکھے یا فقیہ کو بصیغہ تصغیر کہے وہ شخص
کافر ہے اور حاوی القدوسی مین کہا کہ جو حضرت کی خدمت مین
یا اور کسی نبی کی خدمت مین بے ادبی کرے وہ شخص کافر ہے
ایسا ہی جو شخص علما ائمہ دین کو خفیف جانے اور فقیہ کو بصیغہ تصغیر

فقہیہ بیاہ تحقیر کہے کافر ہوتا ہے پس واجب ہے حاکم پر کہ اوس شخص کو
جو خارج اسلام سے ہے دیر تک قید رکھے یہان تک کہ وہ مرے یا توبہ
کرے اور اگر مصلحت دیکھے تو اول اوسکو تعزیر دیوے اس طور پر
کہ بسواری حمار اسکو بازار بازار گردش دیوے اور اوسکو خوب
سخت مار مارے یہان تک کہ صلاحیت اوسکی ظاہر ہووے اور کلام
اس باب مین طویل ہے اور جو کہ ہمنے لاے ہین اور لکھے ہین کافی ہے
اور حق تعالی ہدایت دینے والا ہے انتہی ترجمہ جواب دوم محمد صالح
مفتی شافعیان مکہ معظمہ کا اللہم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعہ وارنا الباطل
باطلا وارزقنا اجتنابہ آمین واجب ہے حکام وقت پر کہ ایسے شخص سے
ایسے اقوال گمراہے سے اوسکے توبہ طلب کرین اسواسطے کہ یہہ کلام
اوسکا کفر کو پہونچا ہے کیونکہ اوسکے قول سے لازم آتا ہے کہ امت
محمدیہ کافر یا گمراہ ہو کہ جس امت کے باب مین حضرت صلی اللہ علیہ والہ
وسلم نے فرمایا کہ میری امت گمراہی پر جمع نہوویگی پہر اگر وہ توبہ کرے
تو توبہ اوسکی قبول کیجاوے وگرنہ اوسکو سخت تعزیر دیجاوے
جو تعزیر کہ اوسکے امثال کے لایق ہے وہ تعزیر جو حاکم اوسکو مناسب
سمجھے اور آدمیونکو اوسکے ساتھ ہمنشینی سے منع کرے تاکہ اونکو وہ
گمراہی مین نہ ڈالے جو وہ خود اوسکا مرتکب ہے انتہی جواب سوم
محمد بن محمد عربی البنانی مفتی مالکیہ مکہ معظمہ کا الحمد للہ وما توفیقی الا باللہ
حکام پر واجب ہے کہ اوس شخص کو عذاب کرین مارنیکے ساتھ اور
دراز کی قید طوق و زنجیر سے یہان تک وہ رجوع مذہب ثواب کے
طرف کرین اور نہین خیال کرتا ہون مگر وہ شخص اون زندیقونسے

ہے کہ بظاہر مسلمان اور یہ باطن کافر ہین اسواسطے کہ ایسا کلام شنیع مسلمان
سے خواہ سرا ہو خواہ علانیہ ہو صادر نہین ہوتا کیونکہ اِس کلام سے
چھوڑنا کلام خاتم النبوۃ اور رسالت کا لازم آتا ہے جو حضرت نے فرمایا
کہ میری امت ہرگز گمراہی پر جمع نہوگی اور ہم حق تعالی سے دعا کرتے
ہین کہ ہمکو اون گروہ مین حشر کرے کہ وہ لوگ سنت نبوی پر اجماع ہین او
حق یہی ہے کہ مقلد اور تابعین اونکے حق پر ہین جواب چہارم محمد بن
یحیی مفتی حنبلیان مکۂ معظمہ اللہم اہدنا للحق الصواب واجب ہے حکام پر کہ
تنبیہ شدید اور ضرب شنیع ایسے شخص کو کرین اور مدت دراز قید رکہین اور
تشہیر کرین اور یہانتک کہ مرجاوے تاکہ دوسرونکو گمراہ نکرے کیونکہ وہ شخص خود گمراہ ور دوسرونکو
گمراہ کرنیوالا ہے واللہ اعلم سبحانہ انتہی اب کچھ تہوڑے سے فضایل امام ہمام امام
اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ عنہ کے ذکر پر ختم کتاب کیا جاتا ہے کیا خوب
فرمایا امام شافعی علیہ الرحمہ نے سعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ ہو
المسک ماکررتہ یتضوع یعنے تو ذکر کر امام ابو حنیفہ نعمان کے بار بار پہیلایا
جاتا ہے کہ ذکر امام موصوف کا مانند مشک کے ہے جیسا اوسکو ملنا وے
خوشبوئی اوس سے نکلتی ہے امام محی الدین نووی نے کتاب تہذیب
الاسماء مین لکہا ہے کہا ابو نعیم نے کہ امام ابو حنیفہ اچھی صورت والے
عمدہ لباس والے عمدہ خوشبو والے نیک مجلس کثیر الکرم خوب ادا
کرنے والے اپنے بہائی مسلمانون پر تہے اور کہا امام ابو حنیفہ نے
مین نے ابو جعفر امیر المومنین کے پاس گیا پس کہا انہون نے آپ کس
سے علم حاصل کیا کہا مین نے حماد بن ابی سلیمان سے انہون نے
ابراہیم نخعی سے اونہون نے عمر بن الخطاب اور علی ابن ابیطالب

اور عبد اللہ بن مسعود اور عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے
پس کہا ابو جعفر نے خوب علم واثق حاصل کیا اور ایک دن ابو حنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ منصور کے پاس گئے پس منصور نے کہا کہ یہہ
شخص اسوقت مین تمام دنیا کا عالم ہے اور سفیان بن عیینہ نے
کہا کہ میری آنکہہ نے مثل ابو حنیفہ کے نہین دیکہا اور عبد اللہ
بن مبارک سے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ امام ابو حنیفہ
بڑے صاحب وقار تہے ایکدن ہم جامع مسجد مین تہے پس ایک
سانپ اونکے گود مین گرا پہر سواے اونکے اور سب آدمی بہاگ
گئے اور اونہون نے سانپ کو چہوڑ دیا اور کچہہ نکیا اور اپنی جا
پر بیٹہے رہے اور بن عبادہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے
ہین کہ مین ۱۵۰ھ ہجری سن ایک سو پچاس ہجری مین ابن جریج کے
پاس گیا پس خبر انتقال ابو حنیفہ کی اونکو پہنچی پس انا للہ وانا الیہ
راجعون کہا اور نہایت غمگین ہوے اور فرمایا کہ کیسا بڑا عالم
اوٹہہ گیا اور امام ابو یوسف سے روایت ہے کہ مین اپنے
والدین سے پہلے امام ابو حنیفہ کیواسطے دعا مانگتا ہون اور
تحقیق مین نے اونسے سنا ہے کہ فرماتے تہے کہ مین حماد کے
واسطے اپنے والدین کے ساتہہ دعا مانگتا ہون اور عبد اللہ
بن مبارک نے روایت ہے کہ انہون نے کہا کہ مین نے مسعر بن کدام کو
امام ابو حنیفہ کے حلقہ مین دیکہا کہ سامنے اونکے بیٹہے ہوے
اونسے سوال کرتے تہے اور فایدہ اوٹہاتے تہے اور نہین دیکہا
مین نے کسیکو کبہی کہ اونسے فقہہ مین امام ابو حنیفہ سے عمدہ کلام

کیا ہو اور وکیع سے روایت ہے کہ نہین ملا مین زیادہ فقیہ سے بہ نسبت
ابو حنیفہ کے اور نہ اوسنے اچھی نماز پڑہنے والے ایسے اور نضر بن
شمیل سے روایت ہے کہ لوگ فقہ سے بیخبر تہے یہان تک کہ ہوشیار
کر دیا اونکو امام ابو حنیفہ نے ساتھ اوس شرح کے جو پہنچا ذہن اونکا او
ملخص کیا اوسکو اور بیان کر دیا اوسکو اور امام شافعی سے روایت
ہے کہ تمام آدمی فقہ مین امام ابو حنیفہ کے طفیلی ہین اور جعفر بن ربیع سے
روایت ہے کہ مین ابو حنیفہ کے پاس پانچ برس رہا پس کسیکو اوسنے
زیادہ خاموش نہین پایا مگر جب کوئی بات فقہ کی سوال کیجاتی تو مثل
دریا کے بہتے اور سفیان بن عیینہ سے روایت ہے کہ ہمارے وقت
مین کوئی شخص امام ابو حنیفہ سے زیادہ نماز پڑہنے والا نظر مین نہین آیا
اور زافر بن سلمان سے روایت ہے امام ابو حنیفہ ایک رکعت مین
رات گذارتے اوسمین قرآن ختم کرتے اور اسد ابن عمر سے روایت
ہے کہ امام ابو حنیفہ نے فجر کی نماز عشا کے وضو سے چالیس برس پڑہے
اور اکثر رات کو ایک رکعت مین قرآن ختم کرتے اور اونکے رونیکی آواز
سنائی دیتی تہی یہان تک کہ ہمسایہ اونکے اون پر رحم کرتے اور شمار
کیا گیا کہ اونہون نے قرآن کو جس جگہہ وفات پائے ساتھ ہزار بار پڑہا
ہے اور مسعر بن کدام سے روایت ہے کہ مین نے ایک رات مسجد
مین گیا پس دیکہا مین نے ایک شخص کو نماز پڑہتے ہوے پس اچہی معلوم
ہوی مجہکو قرأت اوسکی پس پڑہی ایک منزل مینے کہا کہ اب رکوع
کریگا پہر تہائی قرآن پڑہا پہر نصف پڑہا پہر ایسا ہی وہ شخص پڑہتا رہا یہان
تک کہ ایک رکعت مین کل قرآن ختم کر دیا پس دیکہا مین نے تو وہ

امام ابو حنیفہ ہین اور زائدہ سے روایت ہے کہ مینے امام ابو حنیفہ
کے ساتھ مسجد مین عشا کی نماز پڑہی اور لوگ چلے گئے اور مجکو انہون
نے نہین جانا کہ مسجد مین ہے اور مینے ارادہ کیا کہ ایک مسئلہ اونسے
دریافت کرونگا پس کہڑے ہونے اور نماز شروع کئے یہانتک کہ
اوس آیت تک پہنچے فمن اللہ علینا وقنا عذاب السموم
پس اسی آیت کو دوہراتے رہے یہانتک کہ مؤذن نے صبح کی اذان
کہدی اور مین انتظار ہی مین رہا اور قاسم بن معن سے روایت
ہے کہ امام ابو حنیفہ نے تمام رات اسی آیت مین قیام کیا بل الساعۃ
موعدھم والساعۃ ادھی وامر پس باربار اوسیکو پڑہتے تہے
اور گریہ وزاری کرتے تہے اور وکیع سے روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ
جب اپنی عیال کو نفقہ دیتے اوسیقدر خیرات کرتے اور جسوقت نیا کپڑا
پہنتے اوسی قیمت کا کپڑا اپنے اساتذہ کو پہناتے اور جب اونکے سامنے
کہانا رکہا جاتا اپنے سے دو چند لیکر کسی محتاج کو دیتے اور وکیع سے
یہ روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ بڑے امانت دار تہے اور ہر شے پر
اللہ کی رضا مقدم کرتے تہے اور اگر خدا کی راہ مین تلوارین اونپر پڑین
برداشت کرتے تہے اور قیس بن ربیع سے روایت ہے کہ امام ابو حنیفہ
متقی فقیہ بہت احسان اور صلہ کرنے والے تہے ہر شخص جو اونکے پاس
التجا لیجاتا اور نہایت بخشش کرنیوالے تہے اپنے بہایون پر اور بغداد
کیطرف مال روانہ کرتے کہ اوسکا کپڑا خریدا جاتا اور کوفہ مین لایا جاتا
اور ہر سال نفع جمع کرتے اوس سے اپنے مشایخ محدثین کے حوایج
اور قوت اور لباس خرید کرتے پہر باقی اشرفیان جوڑہ جاتے

پہر اونہین کو دیتے اور کہتے کہ تم اپنے حوایج مین صرف کرو اور نہ تعریف
کرو مگر اللہ تعالی کی اسواسطے کہ مینے تمکو اپنے مال سے کچھہ نہین دیا ہے
اللہ تعالی تمہارے واسطے میرے ہاتھہ پر نفع بخشتا ہے پس رزق اللہ مین
کسی غیر کو قوت نہین اور ابو یوسف سے روایت ہے کہا اونہون نے
امام ابو حنیفہ سے کسی حاجت سے سوال نہین کرتے جاتے تھے مگر اوسکو
پورا کرتے اور عبد اللہ بن مبارک سے روایت ہے کہا انہون نے
کہ مین نے سفیان ثوری سے کہا کہ امام ابو حنیفہ غیبت سے بہت بعید
رہتے ہین مینے اونکو نہین سنا کہ کبھی کسی دشمن کی اپنے غیبت کرتے
ہون کہا واللہ وہ بڑے عقیل ہین اپنے نیکیون پر اوس شر پر مسلط نہین
کرتے جو انکو لیجاوے اور علی بن عاصم سے روایت ہے کہا انہون
نے اگر عقل امام ابو حنیفہ کی نصف اہل ارض کی عقل سے وزن کیجاتی
اونکی عقل پر غالب آتی اور اسماعیل پوتے امام صاحب کے روایت
کرتے ہین کہ ہمارے یہان ایک آٹا پیسنے والا رافضی تہا اوسکے دو خچر
تھے ایک کا نام اوسنے ابو بکر اور دوسریکا نام عمر رکہا تہا پس ایک
نے اوسکو پیر سے روند کر مار ڈالا پس امام ابو حنیفہ کو خبر دیگئی
فرمایا دیکھو جسنے اوسکو مارا ہے اوسکا نام عمر ہوگا پس دیکہا تو جیسا
اونہون نے کہا تہا ویسا ہی پایا اور اسماعیل بن سالم بغدادی سے روایت
ہے کہا انہون نے امام ابو حنیفہ قاضی ہونے پر جبر کئے گئے مگر اوسکو قبول
نہین فرمایا اور امام احمد بن حنبل جب اوسکو ذکر کرتے رویا کرتے
اور اونکو ترحم آتا خیرات الحسان مین تحریر ہے کہ جب امام
شافعی بغداد مین داخل ہوئے اور امام ابو حنیفہ کی زیارت کو گئے

اور دو رکعت نماز پڑھے اوسمین رفع یدین نکیا اور ایک روایت مین
آیا کہ دو رکعتین صبح کے پڑھین اوسمین قنوت نہ پڑھا پس کہا گیا اونسے فرمایا
بسبب ادب اس امام کے پسند نکیا ظاہر کردن مین مخالفت اوسکے روبرو
اونکی اور شاگردی اختیار کیا اونسے بڑے مشایخ ائمہ مجتہدین اور علماء
راسخین مثل جلیل عبد اللہ بن مبارک کہ جنکی جلالت اور علم اور تقدم اور
زہد پر اجماع ہے اور مثل امام لیث بن سعد کے اور امام مالک کے اور
مثل امام مسعود بن کرام اور زفر اور ابو یوسف اور محمد وغیرہم کے اور جب
عبد اللہ بن مبارک کے پاس امام ابو حنیفہ کا ذکر ہوا انہون نے کہا کیا اور
شخص کا تم ذکر کرتے ہو جسپر دنیا تمامہا پیش کی گئی اوسنے اعراض کیا جب
منصور خلیفہ عباسی نے دس ہزار درہم حسن بن قحطب کے ہاتھ سے
امام ابو حنیفہ کے پاس بھیجا تو امام اوسکو رد نہین کرسکے اپنے فرزند حماد کو
وصیت کیا کہ بعد انتقال میرے اونکو واپس کردینا پس اونہون نے ویسا
ہی کیا حسن نے کہا کہ رحمت خدا کی تمہارے والد پر کہ وہ اپنے دین پر بخیے
مضبوط تھے اور نہین مشغول ہوے امام ابو حنیفہ اپنے مذہب کیطرف دعوت
کرنے مین مگر بسبب اشارہ کرنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خواب
مین کہ دعوت کرو لوگون کو اپنے مذہب کے جانب پس جبکہ اونکو اذن ہوا
تقسیم کیا خزائن خدا کو اوسکے مستحقین پر اور جانا کہ یہ امر مجھپر واجب ہے
در دعوت کیا آدمیون کو طرف مذہب اپنے یہانتک کہ ظاہر ہوا مذہب
اوسکا اور پھیل گیا اور بہت ہوے تابعین اور مقلدین اوسکے اور رسوا
ہوے حاسدین اوسکے اور نفع بخشا حق تعالی نے مشرق اور مغرب اور
عرب اور عجم کو اور نصیب کیا بہرہ وافی اونکے مقلدین مین پس مستفی

ہوے وہ ساتھ لکہنے فروع اور اصول مذہب کے اور نظر کرنے
منقول اور معقول مذہب کے بیان تک کہ مجمد ہوگیا مذہب اونکا
محکم قواعد اور ارکان قواعد مین اور تائید کرتا ہے اس بات کو بیان
کرنا بعض اصحاب مناقب امام مین کہ ثابت والد امام کے صغر سنی
مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت مین لائے پس حضرت علی رضی اللہ
عنہ نے اونکے اور اونکی اولاد کے حق مین برکت کی دعا کئے پس
امام ابو حنیفہ جو کچہہ دیئے گئے اسی دعا کی برکت سے دئیے گئے اور
اونکے کمال تقوے سے یہہ امر ہے کہ انہون نے جبکہ سنا کہ ایک بکری کوفہ
مین گم ہوی ہے بکری کا گوشت کہانا مطلقاً ترک کیا یہان تک کہ اوسکی
موت کا اعلام ہوا اور جو شئی کہ اونکے مناقب مین بیان کیا گیا اوس سے
حصر مناقب اونکا نہین بلکہ یہہ بیان ایک قطرہ ہے اوس دریا کا کہ
جسکے ساحل کا پتا نہین اونہو عشا کے وضو سے چالیس برس نماز صبح
ادا فرمایا پس کہا گیا اونسے کہ کس شئی نے آپکو اس عبادت پر قوی
کیا اونہون نے کہا کہ مینے اسماء الہی کے ساتھ دعا مانگی تہی جسکا
مجموع دو آیتون مین ہے اول محمد الرسول اللہ آخر سورۂ فتح تک اور
دوسرے ثم انزل علیکم من بعد الغم سے آخر تک سورۂ
عمران کے اگر تو نجات کا آخرت مین ارادہ کرے تو یہہ اعتقاد رکہنا
چاہئی کہ ہر ایک ائمہ مجتہدین اور علماء عاملین ہدایت اور رضاے الہی
پر ہین اور ماجور ہین روایت کی ہے بیہقی نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے کہ جو حکم تمکو کتاب اللہ سے دئے جاسئے تو اوسپر
عمل کرو تمہیکو اوسکے ترک کرنے مین عذر نہین پہنچیا اگر کتاب اللہ مین نہو

تو سنت رسول اللہ اختیار کرو اگر سنت نہو تو جو میرے اصحاب کہین
اوسکی پیروی کروگے ہدایت پاوگے امام ابو یوسف نے کہا کہ
مین نے نہین دیکہا کسیکو زیادہ جاننے والا علم تفسیر اور حدیث کا
امام ابو حنیفہ سے کہ وہ مجہہ سے زیادہ تہے علم حدیث مین اور
امام ابو حنیفہ نے وہ کام کیا کہ دوسرے اوس سے عاجز تہے اور
باوجود اوسکے کہ حاسدین اونکے بہت تہے اور یہہ سنت اللہ کی
ہے کہ اپنی مخلوق مین ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا اور بسبب
دقت قیاسات مذہب ونکے مزنی شاگرد امام شافعی کے امام
ابو حنیفہ کے کلام کو دیکہا کرتے یہان تک کہ اونکے بہانجے امام
طحاوی کو اس بات نے برانگیختہ کی کہ مذہب شافعی سے انتقال
کرکے مذہب حنفی اختیار کیا و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین
وصلی اللہ علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین خصوصا
علی ولدہ الشریف غوث الاعظم وبارک وسلم تمت الکتاب
فی ثالثہ عشر شہر ربیع الثانی سنہ الف وثلثمائہ سنہ ١٣
وخمس من ہجرۃ نبینا علی صاحبہا افضل الصلوات



